مختصر تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ عطاریہ

تالیف

ابوکلیم فانی

مسلم کتابوی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر تذکرہ

مشائخ قادریہ رضویہ عطاریہ

مؤلف

ابو کلیم فانی

نظر ثانی

پروفیسر مجیب احمد صاحب

(شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

ناشر

مسلم کتابوی

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

نام کتاب: .... مختصر تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ عطاریہ

مؤلف: .... ابو کلیم فانی

طبع .... لاہور

سن اشاعت: ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

پروف ریڈنگ: .... محمد شکیل قادری عطاری

کمپوزنگ: .... شبیر احمد رضوی (خانیوال، کبیر والا)

ناشر: .... محمد شکیل قادری عطاری

عتیق منزل مکان نمبر 600 کالونی نمبر 1 نزد نور مسجد خانیوال

ہدیہ: 120/-

نوٹ

بیرون جات کے افراد -/100 روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج کر مندرجہ بالا پتہ سے حاصل کریں

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بفیضان کرم

امیر اہلسنت حضرت مولانا

ابو بلال

محمد الیاس عطار

قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

اسبابِ تالیف اور ہدیہ تشکر

آفتاب اپنی تابانیوں سے چمکتا ہوا آخر غروب ہوگیا، شب نے اپنی زلفیں کھولیں، ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ بادشاہوں کے محلات، امراء کی کوٹھیوں اور مکانوں میں قمقمے جگمگانے لگے، فقراء ومساکین کی جھونپڑیوں میں دیے جلنے لگے۔ گوشۂ تنہائی میں بیٹھا ہوا فنِ حدیث پر لکھی ہوئی ملا علی قاری کی ایک تالیف پڑھ رہا تھا، مطالعہ کے دوران حضرت سفیان بن عینیہ کے ایک قول پر نظر پڑی کہ صالحین کا ذکرِ خیر، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا سبب ہے، پس دل میں ایک امنگ، تڑپ، چاہت اور ولولہ پیدا ہوا کہ اولیاء کاملین کے حالات پر ایک مختصر اور جامع کتاب لکھوں۔ اس مقصد وحید کیلئے میں نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے بزرگوں کا انتخاب کیا۔

چند روز بعد ہمارے مخلص پڑوسی جناب محمد شکیل صاحب قادری عطاری غریب خانہ پر تشریف لائے اور تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ مؤلفہ مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی جو کہ عاریتاً مطالعہ کیلئے لے گئے تھے واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق وقت بڑی تیزی سے گزر رہا ہے لوگوں کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ ضخیم کتب کا مطالعہ کرسکیں۔ اس لئے میری دلی خواہش ہے کہ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے بزرگوں کے مختصر اور جامع حالات تحریر فرمائیں۔ تاکہ مسلمان اپنے بزرگوں کے حالات پڑھ کر ان کی پاکیزہ تعلیمات سے بہرہ ور ہوسکیں۔

یہ تھیں وہ چاہتیں جن کے ملنے سے جو خمیر اٹھا وہ قارئین کے سامنے ''مختصر تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ عطاریہ'' کی صورت میں موجود ہے جو کہ ہماری ۸ ماہ کی جدوجہد اور محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ جس میں خصوصی طور پر مولانا محمد الیاس عطار قادری کے شجرۂ طریقت کو نہایت ہی محنت و

جانفشانی سے ترتیب دیا گیا ہے۔ نیز ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازہری مدظلہ نے مختصر اور جامع ابتدائیہ لکھ کر اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ عالی ''من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ'' کے پیشِ نظر درج ذیل کرم فرماؤں کا بے حد مشکور وممنون ہوں جنہوں نے حوالہ جات کے سلسلہ میں حتی المقدور ہماری استعانت ومدد فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو دنیا وآخرت کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

☆...... پروفیسر مجیب احمد صاحب (پنجاب یونیورسٹی لاہور)

☆...... رانا خلیل احمد نقشبندی صاحب (جہانیاں منڈی، خانیوال)

☆...... سید منیر احمد شاہ صاحب (مسلم کتابوی لاہور)

☆...... محمد شکیل اختر رضوی (خانیوال)

☆...... محمد شہزاد حسین قادری عطاری (خانیوال)

انسان خطا کا پتلا ہے۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر کتاب ہذا میں کوئی خامی پائیں تو ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کی تنقیدات کا والہانہ استقبال کیا جائے گا اور آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا ازالہ کردیا جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

خالق کائنات اس مساعی جمیلہ کو قبول ومنظور فرما کر ذخیرہ آخرت بنائے اور بروز محشر امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

ابو کلیم فانی

مکان نمبر ۱۲، گلی نمبر ۶ کالونی نمبر ۱ خانیوال

ابتدائیہ

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازہری

☆ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور

☆ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

☆سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

محترم جناب ابوکلیم محمد صدیق فانی نے اپنی عقیدت ومحبت کی روشنی میں حضور اکرم نور مجسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے نامور مشائخ عظام واصحاب طریقت کے سوانحی حالات انتہائی اختصار کے ساتھ قلم بند کیے ہیں۔ جنہیں ایک ہی نشست میں نظر نواز کیا جاسکتا ہے۔

تبلیغ واشاعت اسلام میں مشائخ عظام کا بھی ایک اہم کردار کارفرما رہا ہے ان حضرات کی للّٰہیت پر مبنی ریاضات ومجاہدات کے نتیجے میں امت مسلمہ کے اذہان وقلوب میں اسلام کی حقانیت اس قدر راسخ ہوئی کہ ان کی زندگی گزارنے کے اطوار ہی بدل گئے۔ روحانی فیوض وبرکات نے خالق ومخلوق اور عابد ومعبود کے تعلق میں وہ چاشنی پیدا کی جس نے عبادات کا انداز ہی بدل دیا اور جب تک یہ رشتہ استوار رہا مسلمان ترقی کی جانب رواں دواں رہے اور جس جس طرح یہ رشتہ کمزور ہوتا رہا امت

مسلمہ تنزلی کا شکار ہوتی چلی گئی۔

اس مختصر کتاب کے اندر ان عظیم شخصیات کی تعلیمات اور ان کے اقوال حسنہ سے آگاہی کا سامان مہیا کیا گیا ہے جن سے آج بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر حضرت محمد الیاس عطار مدظلہٗ کا شجرہ طریقت نہایت تفصیل کے ساتھ بھی ذکر کیا گیا ہے۔

محمد سرفراز نعیمی

31/1/05

مقصود کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مقتدائے طوائف انس و جان ، سرحلقہ اولی العزم و مرسلان ، خاتم جمیع پیغمبران ، فخر اولاد خلیل الرحمٰن ، بہترین موجوداتِ کون و مکان ، متحقق بہ تصرفات کن فکان ، محبوب ذات مطلق ، سید کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاوّل (۵۷۱ء) کو کتمِ غیب سے منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے ۔ اور پوری کی پوری کائنات نے اس ظہور قدسی پر بصد ادب و احترام سر جھکا لیا ۔ فضائے بسیط میں ایک شورِ مسرت و شادمانی بلند ہوا ۔ کہ وہ مختار نبی آگیا جو کفر و شرک کی ظلمتوں کے طلسم توڑ کر رکھ دے گا۔

چندروز ثوبیہ نے دودھ پلایا۔ پھر حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کر دیئے گئے جو قبیلہ سعد بنی بکر سے تھیں ۔ حلیمہ سعدیہ کے گھر میں ہی تھے کہ پہلا واقعہ شق صدر واقع ہوا۔ ظہور ولادت سے قبل والد گرامی کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔ اور چھ سال کی عمر میں آپ کی والدہ ماجدہ بھی بمقام ابواء وصال فرما گئیں ۔ پھر پرورش حضرت عبدالمطلب کے ذمہ ہوئی ۔ ابھی آپ آٹھ سال کے ہوئے تھے ۔ کہ دادا جان بھی وفات پا گئے ۔ اور یہ خدمت آپ کے چچا ابو طالب کے ذمہ لگی ۔ ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح ہوا۔

جب عمر مبارکہ چالیس سال کی ہوئی تو آپ نے اعلان نبوت فرمایا۔ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ، آزاد عورتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی محترمہ اہلیہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ، آزاد بچوں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ، غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ، اور باندیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ باندی امّ ایمن ، سب سے پہلے مسلمان ہوئے ۔

۱۳ سال تک آپ نے مکہ معظمہ میں تبلیغ اسلام کی ۔ جب اس بات کا پوری طرح اندازہ ہو گیا کہ مکہ میں رہتے ہوئے تبلیغ اسلام میں کامیابی مشکل ہے ۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی ۔

مکی زندگی کے بڑے بڑے واقعات

نبوت کے پہلے سال

حضرت ابوبکر صدیق ، حضرت خدیجہ ، حضرت علی ، حضرت زید بن حارثہ ، حضرت ام ایمن ، حضرت عثمان ، حضرت زید بن عوام ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہم) مسلمان ہوئے ۔

نبوت کے پانچویں سال

حضرت عمر ، حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہما) مسلمان ہوئے ۔

اور صحابہ کی ایک جماعت ہجرت کر کے حبشہ گئی ۔ جس میں آپ کی جگر گوشہ حضرت رقیہ اور ان کے شوہر حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہما) بھی شامل تھے ۔

نبوت کے ساتویں سال

دوبارہ ہجرت ہوئی ۔ اور ماہ محرم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مع آپ کے تمام ساتھیوں کے شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا ۔

نبوت کے دسویں سال

شعب ابی طالب کا محاصرہ ختم ہوا۔ جس سے چھ ماہ بعد حضرت ابو طالب نے وفات پائی۔ پھر تین روز بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ مدینہ منورہ میں اسلام کا آغاز ہوا۔ اور قبیلہ اوس کے دو بزرگ حضرت اسعد بن زرارہ اور حضرت ذکوان بن عبد قیس مسلمان ہوئے۔ اسی سال آپ طائف تشریف لے گئے۔

نبوت کے گیارہویں سال

اکثر علماء کے خیال کے بموجب معراج ہوئی۔ اور نماز پنجگانہ فرض ہوئی۔
اور مدینہ منورہ کے چھ یا آٹھ افراد مسلمان ہوئے۔

نبوت کے بارہویں سال

عقبہ کی پہلی بیعت ہوئی۔

نبوت کے تیرہویں سال

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت ہوئی۔
اور عقبہ کی دوسری ہجرت ہوئی۔

جب مدینہ منورہ میں اسلام پھیلنا شروع ہوا تو مدینہ والوں کے تین گروہ ہو گئے۔ مسلمان، یہودی اور منافق، یہودیوں کے شر کو مٹانے کیلئے ان سے معاہدہ کر لیا گیا۔ مگر افسوس انہوں نے پابندی نہ کی۔ جس کا نتیجہ خود ان کی تباہی تھا۔ جو مہاجر تھے ان میں سے ایک ایک مہاجر کا ایک ایک انصاری سے بھائی چارہ قائم کر دیا گیا۔

۲ھ سے ۱۰ھ تک کے بڑے بڑے واقعات

۲ھ

(۱)۔ ۱۷ر رمضان المبارک کو جنگ بدر ہوئی۔

(۲)۔ مسلمان بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے ہجرت سے ۱۶ ماہ بعد حکم ہوا کہ اب کعبہ کی طرف رخ کیا جائے۔

(۳)۔ حضرت نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی رقیہ کا انتقال ہوا۔

(۴)۔ روزے کی فرضیت۔

(۵)۔ زکوٰۃ کا حکم۔

(۶)۔ صدقہ فطر کا حکم۔

(۷)۔ عید الفطر و عید الاضحیٰ کی نماز کا حکم۔

(۸)۔ قربانی کا حکم۔

(۹)۔ اسی ۲ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا عقد ہوا۔

۳ھ

(۱)۔ ۷ر شوال ۳ھ میں احد پہاڑی کے قریب مشہور جنگ ہوئی جس کو جنگ احد کہتے ہیں۔

(۲)۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور زینب رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ہوا۔

(۳)۔ شراب، حرام ہوئی۔

(۴)۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

۴ھ

(۱)۔ اسی سال بیر معونہ کا مشہور واقعہ پیش آیا۔ جس میں ستر (۷۰) حفاظ کرام کو عامر، رعل، ذکوان اور عطیہ قبیلے والوں نے شہید کر دیا۔

(۲)۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

(۳)۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہود کی لکھائی سیکھی۔

۵ھ

(۱)۔ جنگ خندق ہوئی۔

(۲)۔ ماہ جمادی الاوّل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت عبداللہ نے وفات پائی۔ جو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔

(۳)۔ ۸/جمادی الثانی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ذیقعد میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔

(۴)۔ مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا۔

(۵)۔ چاند گہن لگا۔

(۶)۔ عموماً علماء کا خیال ہے کہ حج بھی اسی سال فرض ہوا۔

(۷)۔ بعض علماء کا قول ہے کہ ماہ شوال میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا۔

۶ھ

(۱)۔ صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان ہوئی۔

(۲)۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید اور عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص مسلمان ہوئے۔

(۳)۔ دنیا کے بادشاہوں کے پاس اسلام کے خطوط کی روانگی ہوئی۔

۷ھ

(۱)۔ غزوہ خیبر اور فتح فدک ہوئی۔

(۲)۔ ۶ھ میں صلح حدیبیہ کے موقع پر جو طے ہوا کہ اگلے سال عمرہ کریں گے معاہدہ کی شرطوں کی پوری پابندی کے ساتھ اس سال وہ عمرہ ادا کیا گیا۔

(۳)۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اسی سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں داخل ہوئیں۔

۸ھ

(۱)۔ جنگ موتہ اور فتح مکہ ہوئی۔

(۲)۔ فتح مکہ کے بعد ماہ شوال میں جنگ حنین ہوئی۔

(۳)۔ طائف کا محاصرہ اور منجنیق کا اسلام میں پہلی مرتبہ استعمال ہوا۔

(۸)۔ ان جنگوں کے علاوہ دس دستے روانہ ہوئے۔

۹ھ

(۱)۔ غزوہ تبوک۔

(۲)۔ وفود کی آمد۔

(۳)۔ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخلہ۔

(۴)۔ اسی سال حج ادا کیا گیا جس کے انتظام کیلئے ۳۰۰ مسلمانوں کا دستہ اور

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنا کر بھیجا گیا۔

۱۰ھ

۲۶/۲۵/ ذیقعدہ بروز پیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج فرض ادا کرنے کیلئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔۴ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے۔اور حج ادا کیا۔ایک لاکھ سے زائد مسلمان شریک تھے۔۹/۱۰/اور ۱۱/کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقاریر فرمائیں جن کے جملہ گویا الفاظ تھے۔جن میں علوم و معارف دنیاوی اور دینی بھلائیوں کے سمندر بھر دیئے تھے۔قربانی میں ۱۰۰ اونٹ ذبح کئے۔اور اسی موقع پر ۹/تاریخ کو وہ آیت نازل ہوئی جس میں دین اسلام کے مکمل ہونے اور مسلمانوں پر نعمت خداوندی کے پوری ہونے کی بشارت دی گئی۔

اسی سال دو دستے بھیجے گئے۔غزوہ کوئی نہیں ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری خطبہ کا خلاصہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری وفات کا تصور آپ حضرات کو گھبرائے ہوئے ہے کیا دنیا کا کوئی نبی، کوئی رسول بھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے اپنی امت میں ہمیشہ ہمیشہ رہا ہے۔

یقیناً یہ وقت آنے والا ہے اور آپ لوگ بھی اسی طرح دنیا کو چھوڑ دیں گے۔ اور پھر جلدی مجھ سے ملیں گے۔ہم سب کے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہوگی۔ جو شخص اس سے سیراب ہونا چاہے۔اس پر لازم ہے کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو بے کار کام اور بے فائدہ بات سے روکے۔ انصار کی طرف خطاب کر کے! آپ مہاجرین سے اچھا سلوک کرتے رہیں۔اور مہاجرین پر لازم ہے کہ وہ بھی محبت اور سلوک رکھیں۔

دیکھو اگر آدمی اچھے ہوتے ہیں۔تو ان کے بادشاہ اور حاکم بھی اچھے ہوتے ہیں۔اور برے طریقے اختیار کر لینے پر خداوند تعالیٰ برے بادشاہ اور ظالم حاکم ان پر

مسلط کر دیتا ہے۔

وصال پر ملال

۱۱ھ آپ نے ۶۳ برس کی عمر میں وصال فرمایا۔اور ۱۲/ربیع الاوّل بروز پیر جان بہ مشاہدہ جاناں سپرد کر دی۔[۱]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں مدفون ہوئے۔۵۵۰ھ میں جمال الدین اصفہانی علیہ الرحمۃ نے حجرہ شریف گرد ایک جالی صندل کی کھینچی تھی۔انہیں ایام میں ابن ابی الہیجا۔ سرخ ریشمی نقوش سے منقش سفید دیبا اس حجرہ شریف پر لٹکانے کی غرض سے بھیجا۔

۶۷۸ھ میں قلاؤن صالحی نے تانبے کی جالیوں کے ساتھ قبہ خضرا بنا دیا۔جو قطیرہ شریف کے اوپر مسجد کی چھت سے بلند ہے اور اب تک اسی طرح موجود ہے۔

☆...... حضرت نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت لازم ہوگی۔

جذب القلوب صفحہ نمبر ۲۱۴ (دار قطنی) بیہقی، خلاصۃ الوفاء)

☆☆☆

---

[۱] ☆ اقتباس الانوار تالیف شیخ محمد اکرم قدوسی تالیف زمانہ ۱۱۳۰ھ

☆ مشائخ قادریہ از محمد دین کلیم لاہوری۔

☆ تاریخ اسلام از مولانا محمد میاں۔

☆ جذب القلوب از شیخ عبدالحق محدث دہلوی، صفحہ ۲۱۴ طبع کراچی۔

☆ سیرت رسول عربی از مولانا پروفیسر محمد نور بخش توکلی۔

☆ زاد المعاد از حافظ ابن قیم جوزی۔

☆ مواہب اللدنیہ: علامہ ابن حجر قسطلانی۔

☆ مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔

خلیفہ راشد امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب

کنیت ابوتراب اور ابوالحسن ہے لقب مرتضیٰ، خطاب اسد اللہ الغالب اور اسم گرامی علی کرم اللہ وجہہ ہے۔ ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ۳۵ھ میں مسند خلافت کو زینت بخشی۔ چار پانچ سال تک خلیفۃ المؤمنین کے منصب عالی پر فائز رہے۔

مقام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

☆...... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے اور علی ہر مؤمن کا دوست ہے۔

☆...... زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا میں دوست ہوں تو علی بھی اس کا دوست ہے۔

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور اس کا دروازہ علی ہے۔

☆...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کو منافق دوست نہیں رکھتا اور علی رضی اللہ عنہ کو مومن اپنا دشمن نہیں رکھتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فقہی مقام

آپ علم کا سمندر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کا قاضی بنا

کر بھیجا اور ان کے حق میں یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کی زبان کو استقامت اور دل کو ہدایت فرما۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور آپ ان خدمات سے بہرہ ور ہوئے۔ اس لئے کہ آپ نبوۃ کے گھرانہ میں پلے بڑھے۔ علوم ومعارف ان کی گھٹی میں پڑے تھے۔ سینہ مبارک مخزن العلوم تھا۔

☆...... حضرت علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے۔ مدینہ کے سب سے بڑے قاضی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

☆...... حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ آنحضور کے صحابہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر عالم کون تھا؟ انہوں نے فرمایا! خدا کی قسم مجھے ایسا کوئی شخص معلوم نہیں جوان سے بڑھ کر عالم ہو۔

☆...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بات ثابت ہو جاتی تو ہم کسی دوسرے کی طرف رجوع نہ کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تفسیری پایہ

بہترین قاضی ومفتی ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کے اسرار ورموز کے بھی عظیم عالم تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تفسیر قرآن کے متعلق جو کچھ بھی سیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے۔

☆...... ابونعیم الحلیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں

بخدا مجھے ہر آیت کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ کس ضمن میں اور کہاں

اتری مجھے ذات ربانی نے روشن دماغ اور زبان گویا بخشی ہے۔

☆...... حضرت ابوالطفیل کا قول ہے

میں نے بذات خود سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، خدا کی قسم تم جو بات پوچھو گے میں وہی تمہیں بتاؤں گا مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں دریافت کرلو بخدا کوئی آیت ایسی نہیں جس کے بارے میں مجھے علم نہ ہو، وہ دن کو اتری یا رات کو، میدان میں اتری یا پہاڑ پر۔

☆...... محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ اگر آپ کا جمع کردہ (باعتبار تنزیل) قرآن پاک ہم کو مل جاتا تو ہم کو مزید معلومات حاصل ہو جاتیں۔

تاثرات

☆......حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

ان آئمہ صحابہ میں سے برادر مصطفیٰ، غریق بحر بلا، حریق نار ولا، مقتدائے جملہ اولیاء واصفیاء سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہیں۔ علم طریقت میں آپ کی شان عظیم اور درجہ رفیع ہے۔ اصول حقائق کی تعبیرات میں آپ کو کمال دسترس حاصل تھی۔

☆......حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

اصول وبلا میں ہمارے پیشوا اور راہنما علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں۔

☆......علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم

؎ اسلام کے دامن بس اس کے سوا کیا ہے
اک ضرب یداللّٰہی اک سجدہ شبیری

☆......حضرت عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ

حضرت علی سر عارفاں ہیں۔ آپ کے حقائق آمیز کلمات کسی دوسرے سے بیان نہیں ہوئے اور آپ کے بعد بھی کوئی شخص بیان نہیں کر سکے گا۔

اقوال زریں

(۱)۔ خندہ روئی سے پیش آنا سب سے بڑی نیکی ہے۔

(۲)۔ کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔

(۳)۔ ادب بہترین کمالات سے اور خیرات افضل ترین عبادات سے ہے۔

(۴)۔ شکر نعمت حصول نعمت کا باعث ہے اور ناشکری حصول زحمت کا موجب ہے

(۵)۔ عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔

(۶)۔ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے۔

(۷)۔ فاسق کی برائی بیان کرنا غیبت نہیں۔

(۸)۔ آدمی کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

(۹)۔ معافی نہایت ہی اچھا انتقام ہے۔

(۱۰)۔ علماء اس لئے غریب و بے کس ہیں کہ جاہل لوگ زیادہ ہیں جو ان کی قدر نہیں کرتے۔

(۱۱)۔ اعمال کے وزن کو حشر کے دن خیرات کے وزن سے بھاری کرو۔

(۱۲)۔ ہمسایہ کی بدخوئی اور نیکوں کے ساتھ برائی انتہائی شقاوت ہے۔

(۱۳)۔ حیاء کی غایت یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ سے حیاء کرے۔

(۱۴)۔ خدا کی اطاعت اپنی جان پر جبر کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

(۱۵)۔ کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور لوگوں کو گناہ کرنے کی ڈھیل نہ دے۔

(۱۶)۔ جو شخص لوگوں میں انصاف کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کیلئے پسند کرے۔

(۱۷)۔ انار کے دانے کو جھلی کے ساتھ کھانا چاہیئے جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہے یہ مقوی معدہ ہے۔

(۱۸)۔ یہ سات باتیں شیطان کی طرف سے ہیں۔

(۱) بہت زیادہ غصہ۔ (۲) زیادہ پیاس۔ (۳) جلد جلد جماہی کا آنا۔

(۴) قے آنا۔ (۵) نکسیر پھوٹنا۔ (۶) بول و براز۔ (۷) یادالٰہی میں نیند کا غلبہ۔ [۱]

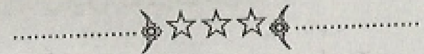

[۱] ۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۶۱ طبع لاہور۔
مشکوٰۃ شریف جلد ۳ (عربی اردو) طبع لاہور۔
اسد الغابہ از ابن اثیر (م ۶۳۰ھ) صفحہ نمبر ۵۹۶ جلد ۳۔
تاریخ تفسیر و مفسرین صفحہ نمبر ۸۹ طبع فیصل آباد ۱۹۷۸ء۔
کشف المحجوب صفحہ نمبر ۸۱ طبع لاہور۔
شواہد النبوۃ صفحہ نمبر ۱۲۷۹ از مولانا عبدالرحمٰن جامی۔
مخزن اخلاق صفحہ نمبر ۹۷ (منتخب)۔
تاریخ الخلفاء از امام جلال الدین سیوطی۔

حضرت سیدنا امام حسین بن علی المرتضٰی رضی اللہ عنہما

آپ ۴ھ/۶۲۵ء میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ کنیت ابو عبداللہ، لقب سید الشہداء اور نام نامی حسین ابن علی ہے۔ والدہ محترمہ کا اسم گرامی سیدہ فاطمۃ الزہرا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسین رکھا۔ آپ اس قدر حسین و جمیل تھے کہ تاریکی میں آپ چاند کی طرح چمکتے۔ ۶ سال کی عمر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہے۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تربیت میں رہے۔

☆...... ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن و حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

☆...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن و حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

☆...... حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں (حسن و حسین) میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس شخص سے محبت فرما، جو ان سے محبت کرتا ہے۔

☆...... حضرت یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو حسین سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت

رکھے۔

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسین کو کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے دیکھا اور کہا: اے لڑکے تو اچھی سواری پر سوار ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سوار بھی بہت اچھا ہے۔

آپ نے کافی حج پا پیادہ کئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی علامات و عادات آپ میں موجود تھیں۔ آپ سے روایت کردہ احادیث کتب صحاح میں موجود ہیں۔ محدثین آپ کی عملی زندگی کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحبِ علم وفضل تھے۔ سلاسل اولیاء کے اکثر شجرہ جات آپ ہی کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر منتہی ہوتے ہیں۔

یزید کے ساتھ جنگ

جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور ان کی وصیت کے مطابق یزید بن معاویہ تخت نشین ہوا۔ اور تمام اہل شام نے اس کی بیعت کی۔ تو اس نے ولید بن عقبہ حاکم مدینہ کو حکم دیا کہ ان چار شخصوں سے میری بیعت لو۔ (۱) حسین بن علی۔ (۲) عبدالرحمٰن بن ابی بکر۔ (۳) عبداللہ بن عمر۔ (۴) عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) چنانچہ ولید نے مروان بن حکم سے مشورہ کر کے ان چار حضرت کو بیعت کی دعوت دی۔ لیکن وہ شر وفساد سے بچنے کیلئے مکہ مکرمہ چلے گئے۔ یہ خبر سن کر اہل کوفہ خوش ہوئے اور امام حسین کی خدمت میں قاصد بھیجے کہ آپ خلافت کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ ہم لوگ آپ پر جان نثار کریں گے۔ قبیلہ سمیت آپ کوفہ کی طرف روانہ

ہو گئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ چالیس سوار اور ایک سو پیادہ آدمی تھے۔ یزید کے حامیوں نے فوراً خبر اس کو پہنچا دی۔ یزید نے عبداللہ بن زیادہ کو خط لکھا کہ بصرہ سے لشکر جمع کر کے امام حسین کے مقابلہ کیلئے چلے جاؤ۔ عبداللہ بن زیاد نے عمر بن سعد کو چار ہزار فوج کا دستہ دے کر امام حسین کے مقابلہ کیلئے بھیجا۔ ماہ محرم ۶۱ ھ میں پہلے ہفتے میں امام حسین نے قادسیہ سے تین میل دور قیام فرمایا۔ عمر بن سعد نے ایک آدمی بھیجا کہ لشکر کیلئے مناسب جگہ تلاش کرے۔ اس نے امام حسین کو دیکھ کر کہا کہ اے مسلمانوں کے امام آپ کہاں جا رہے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ کوفہ جا رہا ہوں۔ اس نے کہا آپ واپس چلے جائیں۔ عمر بن سعد چار ہزار فوج کا لشکر لے کر آپ کے ساتھ لڑنے کیلئے آ رہا ہے۔

امام موصوف وہاں سے کوچ کر کے دشت کربلا میں پہنچے۔ ادھر اہل کوفہ امام حسین سے بے وفائی کر کے عمر بن سعد کے ساتھ مل گئے۔ اور باہمی اتفاق سے دریائے فرات کا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پر بند کر دیا۔ تا کہ پیاس کے مارے مر جائیں۔ ایک ہفتہ گفت وشنید میں گزر گیا۔

شہادت عظمیٰ

آخر دسویں محرم ۶۱ ھ بوقت صبح بروز جمعہ جنگ کا آغاز ہوا۔ اور امام حسین اپنے تمام بھائیوں اور بیٹوں سمیت پیاسے لڑائی میں مشغول ہو گئے۔ اور شام کے وقت امام موصوف نے پانچ بھائیوں تین بیٹوں اور اسی افراد سمیت جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کا سر مبارک کاٹ کر یزید کے پاس لے گئے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک اٹھاون سال تھی۔ آپ کے چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں۔

امام زہری فرماتے ہیں کہ سب قاتلان حسین کو اسی دنیا میں سزا ملی کچھ قتل ہو گئے۔ کچھ اندھے ہو گئے۔ کچھ کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ اور کچھ کی حکومت تھوڑے عرصہ میں ختم ہو گئی۔

تاثرات

☆......صاحبِ اقتباس الانوار

آں شہید تیغ محبت و وفا، شہید معرکہ کربلا، ابوالائمہ ابوعبداللہ الحسین رضی اللہ عنہ۔

☆......صاحبِ مشکوٰۃ محمد بن عبداللہ الخطیب

آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور شجر نبوت کے پھول ہیں۔ جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔

☆......علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم

درمیانِ امت کیواں جناب　　ہمچو حرف قل ہو اللہ در کتاب
سر ابراہیم و اسماعیل بود　　یعنی آل اجمال را تفصیل بود
رمز قرآن از حسین اموختیم　　زآتش او شعلہ ہا اندوختیم

☆......حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

ان آئمہ اہل بیت میں سے شمع آل محمد، تمام دنیاوی علاقوں سے جدا، اپنے زمانے کے امام وسردار ابوعبداللہ الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ......جب تک حق غالب وظاہر رہا، آپ حق کے فرمانبردار رہے اور جب حق مغلوب و مفقود ہو گیا تو تلوار کھینچ کر میدان میں نکل آئے اور جب تک خدا کی راہ میں اپنی جان

عزیز قربان نہ کر دی آرام وچین نہ لیا۔

اقوال زریں

(۱)۔ کمال اور بزرگی کو غنیمت جانو اور اس کے حاصل کرنے میں جلدی کرو۔

(۲)۔ حاجت مندوں کا تمہارے پاس آنا یہ انعامات الٰہیہ سے ہے۔ تو اس کو غنیمت جانو اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرتے رہو۔

(۳)۔ جو سخاوت کرے گا سردار ہو گا، جو بخل کرے گا وہ ذلیل وخوار ہو گا۔

(۴)۔ جو اپنے بھائی کی بھلائی کرے گا وہ کل اس کا اجر پائے گا۔

(۵)۔ دین تمہارا شفیق ترین بھائی ہے جس طرح شفیق بھائی فائدہ پہنچانے کی غرض سے پند ونصیحت کرتا ہے اس کی مطابعت میں فائدہ اور مخالفت میں نقصان ہوتا ہے۔ یعنی دین کی مطابعت میں نجات اور اس کی مخالفت میں ہلاکت ہے تو عقلمند وہ ہے کہ اپنے شفیق بھائی کی شفقت کو سمجھے اور اس کی پوری متابعت کرے اور مخالفت سے دور رہے۔

(۶)۔ کسی نے بندگی کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بندگی یہ ہے کہ بندہ آپے سے باہر ہو جائے یعنی ذات حق (احدیت) میں ایسا غرق وفنا ہو جائے کہ اپنے وجود کو درمیان میں حائل نہ کرنے۔

اولاد کرام

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ صاحبزادے اور تین

صاحبزادیاں تھیں جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱)۔ حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ۔ (۲)۔ حضرت علی اوسط رضی اللہ عنہ۔

(۳)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ (۴)۔ حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ۔

(۵)۔ حضرت محمد رضی اللہ عنہ۔ (۶)۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ۔

(۷)۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔ (۸)۔ حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا۔

(۹)۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔[۱]

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

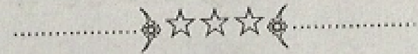

[۱] ۔جامع کرامات اولیاء از علامہ نبہانی صفحہ نمبر ۳۸۷ طبع لاہور۔
تاریخ الخلفاء از امام جلال الدین سیوطی صفحہ نمبر ۳۰۵ طبع کراچی۔
تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۰۰۔
شواہد النبوۃ از مولانا عبدالرحمٰن جامی صفحہ نمبر ۱۰۰۔
اقتباس الانوار از محمد اکرم قدوسی صفحہ نمبر ۱۲۲۔
مشکوٰۃ شریف: مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر ۲۴۸۔
مشکوٰۃ شریف: اسماء الرجال جلد ۳ (اردو) صفحہ نمبر ۳۰۸۔
تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۶۵۔
تہذیب التہذیب از حافظ ابن حجر عسقلانی تذکرہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما۔

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوالحسن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ کا لقب سجاد اور زین العابدین ہے۔ ۳۸ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے دو برس تک سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آغوش عاطفت میں پرورش پائی۔ بعدہٗ والدگرامی سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علوم معرفت اخذ کئے۔ اور اپنے تایا محترم امام حسن رضی اللہ عنہ سے بھی اکتساب فیض کیا۔ ان نفوس قدسیہ کی خدمت میں رہ کر علوم و معرفت کے عظیم مراحل طے کئے۔

آپ اپنے اسلاف کے اخلاق وفضائل کے پیکر تھے۔ آپ بہت ہی شائستہ اور باادب تھے۔ اپنے بڑوں کا احترام کرتے۔ مصیبت زدوں کی فریادرسی کرتے۔ بے شمار غلام خرید کر آزاد کئے۔ آپ اپنے بدترین دشمنوں سے بھی ہمدردی و مہربانی کا برتاؤ کرتے تھے۔

آپ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ عبادت گزار اور کشف و حقائق میں بہت مشہور تھے۔ اور بہت ہی حلیم اور صابر تھے۔ آپ کا سینہ خوف وخشیت الٰہی کا گنجینہ تھا۔ نماز کا وضو کرتے وقت آپ کا چہرہ متغیر ہوجاتا تھا۔ قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔

۹۴ھ میں وصال ہوا۔ آپ کو ولید بن عبدالملک نے زہر دیا تھا جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ قبر اقدس جنت البقیع میں ہے۔

تاثرات

☆......امام زہری رحمۃ اللہ علیہ

میں نے کسی قریشی کو امام زین العابدین سے افضل واعلیٰ نہیں دیکھا۔

☆......ابو حازم علیہ الرحمۃ

ہم نے آپ سے زیادہ افضل وفقیہ نہیں دیکھا۔

☆......سفیان بن عینیہ علیہ الرحمۃ

ہم نے کوئی قریشی آپ سے افضل نہیں دیکھا۔

☆......امام مالک علیہ الرحمۃ

آپ اہل فضل میں سے تھے۔

☆......ابن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ

حدیث کی مسندوں میں سب سے زیادہ صحیح مسند وہ جس میں امام زین العابدین اپنے والد امام حسین اور وہ اپنے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

☆......حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

اوران آئمہ اہل بیت اطہار میں سے، وارث نبوۃ، چراغ امت، سید مظلوم، امام مرحوم، زین عباد، شمع اوتاد سیدنا ابوالحسن المعروف زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

☆......شیخ محمد اکرم قدوسی علیہ الرحمۃ

آں وارث کمالات نبوۃ، ناشر اسرار ولایت امام علی الملقب زین العابدین آئمہ اہل بیت کے چوتھے امام ہیں۔

☆......صاحب مشکوٰۃ علیہ الرحمۃ

اہل بیت میں سے اکابر سادات میں سے تھے۔ تابعین میں جلیل القدر اور شہرت یافتہ حضرات میں سے تھے۔

☆...... ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ نیک بخت اور سعید کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! وہ شخص جب راضی ہو تو اس کی رضا اس کو باطل پر آمادہ نہ کرے۔ اور جب ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اسے حق سے نہ نکالے یہ وصف راست لوگوں کے اوصاف کمال میں سے ہیں۔ اس لئے کہ باطل سے راضی ہونا بھی باطل ہے اور غصہ کی حالت میں حق کو ہاتھ سے چھوڑنا بھی باطل ہے، مومن کی شان نہیں کہ وہ بطلان میں مبتلا ہو۔ [1]

---

[1] ۔ مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۳۷۷ جلد ۳ (اردو)۔

تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۱۹۔

اقتباس الانوار صفحہ نمبر ۱۲۹۔

کشف المحجوب صفحہ نمبر ۸۵۔

شواہد النبوۃ صفحہ نمبر ۳۰۹۔

تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۶۷۔

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو جعفر محمد بن زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ کرام

آپ حدیث میں سیدنا علی بن الحسین وابن عباس وجابر بن عبداللہ وابوسعید خدری وحضرت عائشہ صدیقہ وبی بی ام سلمہ وغیرہا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے محبوب تلامذہ میں سے ہیں۔

آپ بڑے عابد وزاہد، خاشع، خاضع، پاک طینت اور بزرگ نفس تھے۔ اپنے تمام اوقات کو عبادت واطاعت الٰہی سے معمور رکھتے تھے۔ اور انتہائی مستجاب الدعوات تھے۔

۱۱۴ھ میں وصال مبارک ہوا۔

اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

اقوال زریں

(۱)۔ آپ نے اپنے بیٹے امام جعفر صادق کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے بیٹے! اللہ تعالیٰ جب تجھے کوئی نعمت دے تو اس پر الحمد للہ کہو اور جب کوئی صدمہ پہنچے تو اس وقت **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھو۔

(۲)۔ کوئی عبادت عفت بطن اور شرم گاہ سے افضل نہیں۔

(۳)۔ تو اپنے دین میں جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھے نگہبان بنایا ہے اسی اللہ کا دھیان رکھ۔

(۴)۔ ایمان والے دنیا پر مطمئن نہیں ہوتے اس کے فانی ہونے کی وجہ سے اور آخرت سے بے پرواہ نہیں ہوتے بسبب اس کے ہول کے۔

تاثرات

☆......حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

اوران آئمہ اہل بیت سے، طریقت میں دلیل، ارباب مشاہدہ کے برہان، امام اولاد علی ونبی، برگزیدہ نسل علی سیدنا ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

☆......مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ

آپ کو باقر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ آپ مختلف علوم میں وسعت نظر کے مالک تھے اور ان کی خوب تشریح وتصریح فرماتے تھے۔

☆......شیخ محمد اکرم قدوسی علیہ الرحمۃ

آں کاشف سرائر، مطلع برخمائر، آثار سید المرسلین، امام محمد باقر ابن امام زین العابدین، اہل بیت کرام کے پانچویں امام ہیں۔

۳۸ سال تک مسند خلافت پر تشریف فرما رہے۔

آپ تابعین میں شامل ہیں۔ صحاح ستہ میں احادیث بھی آپ سے مروی ہیں۔ علوم ظاہری وباطنی آپ نے اپنے والد گرامی امام زین العابدین، ابن مسیب اور ابن حنیفہ سے حاصل کئے۔

☆......صاحب مشکوٰۃ شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ

ان کا نام باقر اسی لئے ہے کہ ان کا علم نہایت وسیع تھا جس کیلئے ''متبقر فی العلم'' کا محاورہ عربی زبان میں مستعمل ہے۔

☆...... حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے پانچویں امام ہیں آپ طریقت میں دلیل، ارباب مشاہدہ کے برہان، امام اولاد نبی، برگزیدہ نسل علی ہیں کتاب الٰہی کے بیان کرتے وقت علوم کی باریکیاں اور لطیف اشارات کو واضح کرنے میں مخصوص تھے۔

☆......امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

قاضی ابو یوسف سے منقول ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ آپ نے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے ملاقات کی ہے اور ان سے ایک مسئلہ دریافت کیا۔ جس کا جواب اتنا شاندار عطا فرمایا کہ اس سے شاندار جواب میں نے کسی سے نہ سنا۔[۱]

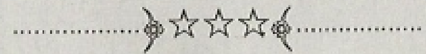

۱۔ مشکوٰۃ (اردو) جلد ۳ صفحہ نمبر ۴۰۱۔

اقتباس الانوار صفحہ نمبر ۱۳۴۔

کشف المحجوب صفحہ نمبر ۸۹۔

تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۶۹۔

شواہد النبوۃ صفحہ نمبر ۲۱۷۔

تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۳۵۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد، صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸۳ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ زہد و تقویٰ ریاضت و مجاہدات اور عبادت گزاری میں مشہور تھے۔ مستجاب الدعوات و کثیر الکرامات تھے۔ غرباء و مساکین کے ساتھ بڑی دلجوئی سے پیش آتے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلسفہ الحاد و دہریت کے خلاف دین کی تحفظ کی خاطر جہاد باللسان میں مصروف رہتے اور آپ نے کئی ایک دہریوں سے کامیاب مناظرے کئے۔

حضرت امام ابوحنیفہ (م ۱۵۰ھ) علیہ الرحمۃ نے بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اکتساب فیض کیا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی حضرت امام جعفر صادق کی بارگاہ میں سقائی کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے نظر شفقت سے توجہ فرمائی اور آپ کے فیض صحبت سے روشن ضمیر اور اکابر اولیاء کرام سے ہو گئے۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ۔

(۲)۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ۔

(۳)۔ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ۔

۱۴۸ھ میں مدینہ منورہ میں وصال ہوا۔ اور جنت البقیع میں امام باقر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

اقوال مبارکہ

(۱)۔ دروغ گو کو مروت اور حاسد کو راحت نہیں۔

(۲)۔ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے محارم سے بچاؤ تاکہ عابد ہو اور جو کچھ قسمت میں ہوگیا اس پر راضی رہو۔

(۳)۔ فاجر سے صحبت مت رکھ کہ تجھ پر فسق و فجور غالب آجائے گا۔

(۴)۔ خوشامدی لوگ تیرے لئے تکبر کا تخم ہیں۔

(۵)۔ توبہ کو اللہ تعالیٰ نے عبادت پر مقدم کیا ہے۔

(۶)۔ توبہ کرنا آسان ہے لیکن گناہ کا ترک کرنا مشکل ہے۔

(۷)۔ دین اسلام سراپا ادب ہے۔

(۸)۔ زیادہ شکم سیری اور فاقہ کشی دونوں مانع عبادت ہیں۔

(۹)۔ جہاد بالسیف سے جہاد بالمال سخت تر ہے۔

(۱۰)۔ غذا سے جسم کو اور قناعت سے روح کو راحت نصیب ہوتی ہے۔

(۱۱)۔ نزول بلا ہلاکت کیلئے نہیں بلکہ امتحان کیلئے ہوتا ہے۔

(۱۲)۔ گناہ ناسور ہے اگر ترک نہ کرو تو برابر بڑھتا رہے گا۔

تاثرات

☆.....حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

انہی آئمہ اہل بیت اطہار میں سے ، یوسف سنت ، جمال طریقت ، منبر معرفت مزین صفوت ، سید امام ابومحمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ کا حال

بلند، سیرت پاکیزہ، ظاہر آراستہ اور باطن و خصلت میں منور تھے۔

☆.....علامہ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ

آپ صدق و تحقیق پر عمل پیرا، اولیاء کرام کے باغ کا ثمر، آل علی، سرور انبیاء کے جگر کا گوشہ اور صحیح معنوں میں وارث نبی بھی ہیں۔

☆.....حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی علیہ الرحمۃ

آں سوختہ نار محبت و جلال ، مستغرق در مشاہدہ ، انور جمال ، در تربیت مریدین از ہمہ فائق امام ابوعبداللہ جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئمہ اہل بیت کے چھٹے امام ہیں کہ جن کے نور حقیقت و تصرف سے سارا جہان روشن ہوا۔

☆.....مورخ لاہور محمد دین کلیم قادری

آپ کا زمانہ امامت تاریخ اسلام میں سنہری زمانہ کہلاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے ہی عہد حیات میں حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر سب وشتم کئے جانے کا سلسلہ بند کرایا۔ اسلام کا پرچم سرزمین اندلس پر لہرایا گیا اور تدوین حدیث کرائی گئی۔

☆.....حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ

میں سرزمین عرب وعجم میں چار سو اولیاء کرام کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اگر آپ کی خدمت میں نہ پہنچتا تو مسلمان نہ ہوتا۔

☆.....صاحب تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ

آپ وقت کے (امام) اہل ذوق کے پیش رو، صاحبان عشق ومحبت کے

پیشوا تھے عابدوں کے مقدم اور زاہدوں کے مکرم تھے۔

☆...... حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں آئے اور کہا! اے فرزند رسول خدا، مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ کیونکہ میرا دل سیاہ ہوگیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوسلیمان تو خود اپنے زمانے کا برگزیدہ زاہد ہے، تجھے میری نصیحت کی کیا حاجت ہے؟ حضرت داؤد طائی نے فرمایا ہے اے فرزند رسول اللہ! آپ کو تمام مخلوق پر برتری حاصل ہے اور ہر کسی کو نصیحت کرنا آپ پر واجب ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوسلیمان میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے جدِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم میرا گریبان پکڑ کر یہ پوچھنے لگیں کہ تو نے حق متابعت کے ادا کرنے میں کوتاہی کیوں کی؟ تو میں کیا جواب دوں گا۔ اس لئے یہ کام رشتہ صحیح یا عالی خاندان پر منحصر نہیں بلکہ اس کا تعلق اچھے اعمال سے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کئے جائیں۔ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ کو اس بات پر رونا آگیا اور کہنے لگے کہ یا خدا! وہ شخص جس کی طینت آبِ نبوت سے مرکب ہے۔ اور جس کی طبیعت کا خمیر برہان وحجت سے اٹھایا گیا ہے جس کے جد امجد پیغمبر خدا ہیں۔ جن کی والدہ ماجدہ حضرت بتول جیسی خاتون ہیں۔ اس بات پر اتنے فکر مند ہیں تو داؤد طائی کی کیا مجال جو اپنے معاملات پر ناز کرے۔[1]

---

[1]۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۴۴ طبع لاہور۔
تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۷۰ طبع لاہور۔
اقتباس الانوار صفحہ نمبر ۱۳۶ طبع لاہور۔
تذکرۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۶ طبع کراچی۔
کشف المحجوب صفحہ نمبر ۹۰ طبع لاہور۔
شواہد النبوت صفحہ نمبر ۳۲۶ طبع لاہور۔ مخزن اخلاق صفحہ نمبر ۱۰۹ طبع لاہور۔

حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا اسم گرامی موسیٰ، کنیت ابوالحسن اور لقب کاظم ہے۔ آپ مقام ابواء (جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے) ۱۲۸ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

آپ بڑے عابد و زاہد، قائم الیل اور صائم النہار تھے۔ بسبب کثرت عبادت و ریاضت اور شب بیداری کے عبدالصالح کے نام سے مشہور ہوئے اور حلم و بردباری کا یہ عالم تھا کہ آپ کا لقب کاظم ہوا۔ جس کے معنی ہیں غصہ پی جانے والے کے ہیں۔ اور جود وکرم کا یہ حال تھا کہ فقراء مدینہ کو تلاش کر کے ہر ایک کو حسب ضرورت راتوں کو رقم پہنچایا کرتے تھے۔

خلفاء کرام

آپ کے مشہور خلفاء کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ جنہوں نے آپ کے مشن کو جاری رکھا اور دین متین کی لازوال خدمات انجام دیں۔

(۱)۔ حضرت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۲)۔ حضرت شیخ مطلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ ۲۵ سال تک مسند امامت وخلافت پر فائز رہے۔

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

آپ عالم تبحر اور ولی کامل اور صاحبِ مناقب فاخرہ تھے۔

☆......صاحبِ تذکرہ مشائخ قادریہ

آپ نہایت پاکباز اور متقی بزرگ تھے۔ تمام عمر دین مصطفوی کی خدمت میں گزار دی۔ طریقت وشریعت کے مشکل مسائل کا حل تمام علمائے عصر آپ ہی سے کرایا کرتے تھے۔ زمانہ کے تمام علماء، صلحاء، عرفاء اور فقہاء سے افضل ترین تھے۔ ریاضت ومجاہدہ میں کوئی بھی آپ کا ہم پلہ نہ تھا۔

☆......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے تمام فرزندوں میں موسیٰ کاظم بہترین فرزند ہیں وہ ایک موتی ہیں اللہ تعالیٰ کے موتیوں سے۔

☆......حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی علیہ الرحمۃ

آں مقتدائے جمیع امم، امام ابوالحسن موسیٰ کاظم بن جعفر الکاظم رضی اللہ عنہ آئمہ اہل بیت میں سے ساتویں امام ہیں۔ آپ کے القابات بوجہ عنایت حلم وصبر، کاظم ،صالح، صابر اور امین تھے۔

☆......مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ

آپ ساتویں امام ہیں اور ان کی کنیت کاظم ہے یہ حقیقت ہے کہ کاظم کے لقب نے آپ کے حلم کو بڑھایا اور آپ نے حد سے بڑھنے والوں سے درگزر کیا۔

☆......حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام موسیٰ کاظم کی قبر انور دعا قبول ہونے کیلئے اکسیر ومجرب ہے۔

☆......ابوعلی خلال مشہور محدث علیہ الرحمۃ

جب بھی مجھ پر کوئی مشکل پیش آتی ہے اور میں موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہو کر ان کے توسل سے دعا کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ میری مراد بھر لاتا ہے۔

۱۸۸ھ میں زہر کی وجہ سے شہید ہوئے۔ خلیفہ ہارون الرشید نے آپ کو قید خانہ میں ڈال دیا تھا۔

تغیر بدن کی پیشگوئی

آپ کو کھجور میں ملا کر زہر دیا گیا تھا۔ اور کھجور کھانے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ دشمنوں نے مجھے زہر دیا ہے چنانچہ فرمایا کہ کل میرا بدن زرد ہوگا۔ پرسوں نصف سرخ اور نصف سیاہ ہو جائے گا۔ اور میری وفات اس کے بعد ہوگی۔ پس ایسا ہی ہوا۔ اور فرمایا تھا اس کے بعد جانا ہوگا تو واپسی نصیب نہ ہوگی۔ وہ بھی ویسا ہی وقوع میں آیا۔

☆...... آپ کا مزار مقدس شہر بغداد میں بمقام کاظمین شریف واقع ہے۔ [۱]

- حاشیہ مشکوٰۃ باب زیارت القبور صفحہ نمبر ۱۵۴۔
- تاریخ بغداد از علامہ خطیب بغدادی۔

[۱] تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۵۵۔

تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۷۳۔

شواہد النبوۃ صفحہ نمبر ۳۳۶۔

اقتباس الانوار صفحہ نمبر ۱۴۴۔

حضرت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا اسم گرامی علی کنیت ابوالحسن اور لقب رضا ہے۔ ۱۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

آپ نہایت ذہین وفطین اور اعلیٰ درجہ کے عالم وفاضل تھے۔ حضرت ابراہیم بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ علوم ومعارف کا جانکار نہیں دیکھا اور آپ اکثر سائل کے سوال کا جواب آیاتِ قرآنی سے دیا کرتے تھے۔

آپ بہت کم سوتے اور اکثر روزہ رکھتے۔ اور ہر ماہ میں تین روزے آپ سے کبھی ترک نہ ہوئے۔ اندھیری رات میں خیرات کرتے تھے۔ غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے۔

آپ کی تبلیغی کوشش نے بے شمار افراد کو اسلام کا شیدائی بنا دیا۔ آپ ہی کی مساعی جمیلہ سے حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پرانے مذہب سے تائب ہو کر آپ کے دست حق پرست پر ایمان لائے۔ اور آپ کی نظر کیمیا اور صحبت نے اولیائے کاملین کی صف میں کھڑا کر دیا اور آپ کی نیابت سے سلسلہ عالیہ قادریہ کے ایک عظیم امام ہوئے۔ علم طب ایک رسالہ تصنیف فرمایا۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲)۔ حضرت امام تقی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳)۔ حضرت میر ابوالقاسم مکی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۰۲ھ میں ۵۵ سال کی عمر میں شہادت پائی۔

مزار پرانوار مشہد (ایران) میں مرجع خلائق ہے (۱۹۷۳ء) میں راقم زیارت سے مشرف ہوا۔

تاثرات

☆......صاحبِ تذکرہ مشائخ قادریہ

آپ آٹھویں امام ہیں۔ حضرت معروف کرخی جو تمام اکناف عالم کے مقتدیٰ ہیں۔ آپ کے ہی تربیت یافتہ اور پروردہ ہیں ان کے علاوہ حضرت بایزید بسطامی جو عارفوں کے سرتاج ہیں آپ ہی کے فیوض وبرکات سے فیض یاب ہوئے تھے۔

☆......شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ علیہ

آں محبوب وحبیب الرحمٰن، مطلوب جملہ موحدان، فانی در ذات مولیٰ، امام ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئمہ اہل بیت میں سے آٹھویں امام ہیں۔

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم کا کوہ گراں اور علوم ومعارف کا سمندر اور مخلوق نوازی اور رحم وکرم کا مجسمہ تھے .... بے شمار افراد آپ کے حلقہ تدریس میں رہ کر آپ کے علمی وروحانی فیضان سے سیراب ہوئے۔

اولاد امجاد

(۱)۔ حضرت محمد جواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۲)۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳)۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۴)۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۵)۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۶)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

شکم مادر میں آپ کی کرامت

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب میں حاملہ ہوئی تو کبھی بھی اپنے شکم میں گرانی محسوس نہیں کی۔ اور جب سو جاتی تو اپنے شکم سے تسبیح وتہلیل کی آواز سنتی جس سے میرے دل میں خوف کا غلبہ طاری ہو جاتا۔ لیکن جب میں بیدار ہو جاتی تو پھر کوئی آواز سننے میں نہیں آتی تھی۔ اور جب آپ کی ولادت ہوئی تو اپنے دست مبارک کو زمین پر رکھا اور روئے انور آسمان کی طرف کر لیا۔ اور لبہائے مبارک ہل رہے تھے جیسے کوئی مناجات کرتا ہو۔[۱]

[۱] ۔ شواہد النبوۃ از مولانا عبدالرحمٰن جامی صفحہ نمبر ۳۴۲ طبع ۱۹۹۳ء لاہور۔
تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۶۵ طبع لاہور ۱۹۸۹ء۔
مشائخ قادریہ از محمد دین کلیم قادری صفحہ نمبر ۴۷ طبع لاہور ۱۹۸۵ء۔
اقتباس الانوار، از شیخ محمد اکرم قدوسی صفحہ نمبر ۱۴۸ طبع لاہور ۱۹۹۳ء۔

حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ معروف کرخی بن فیروز کرخ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اسم مبارک اسد الدین اور کنیت ابو محفوظ ہے۔ آپ نے حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ کر سلوک و معرفت اور علم و حکمت کی منازل طے کیں۔ اور خلافت سے سرفراز کیے گئے۔ امام علی رضا رضی اللہ عنہ کے علاوہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ (م ۱۵۰ھ) اور حضرت حبیب راعی سے بھی اکتساب فیض کیا۔ ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ غرباء و یتامیٰ سے بے حد انس تھا ہر ممکن ان کی امداد و استعانت فرماتے۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت شیخ سری سقطی علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ حضرت شاہ محمد علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ حضرت شاہ قاسم بغدادی علیہ الرحمۃ۔

(۴)۔ حضرت عثمان مغربی علیہ الرحمۃ۔

(۵)۔ حضرت حمزہ خراسانی علیہ الرحمۃ۔

(۶)۔ حضرت ابو نصر ابرار علیہ الرحمۃ۔

(۷)۔ حضرت شاہ مستغانی علیہ الرحمۃ۔

(۸)۔ حضرت شاہ ابو سعید علیہ الرحمۃ۔

(۹)۔ حضرت ابو ابراہیم داؤدی علیہ الرحمۃ۔

(۱۰)۔ حضرت ابوالحسن ہارونی علیہ الرحمۃ۔

(۱۱)۔ حضرت جعفر شاہ خلیدی علیہ الرحمۃ۔

(۱۲)۔ حضرت شاہ محمد رومی علیہ الرحمۃ۔

(۱۳)۔ حضرت شاہ منصور عارف علیہ الرحمۃ۔

(۱۴)۔ حضرت شاہ عبدالحق حقائق آگاہ علیہ الرحمۃ۔

(۱۵)۔ شاہ علی رودباری علیہ الرحمۃ۔

تاثرات

☆......حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

یہ متقدمین سادات مشائخ کرام میں سے تھے اور جوانمردی وانکساری میں مشہور ومعروف اور تقویٰ وپرہیزگاری میں زبان زد تھے۔

☆......علامہ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ

آپ حقیقت وطریقت کے مقتداء وپیشوا تھے۔

☆...... حضرت معروف کرخی وہ تھے جنہوں نے اپنی تمام زندگی اللہ اور اس کے رسول کے عشق میں گزار دی۔ (سیارہ ڈائجسٹ اولیاء کرام نمبر ۲۸۹ / جلد ۳)

اقوال زریں

(۱)۔ بغیر عمل کئے ہوئے بہشت کی آرزو کرنا گناہ ہے اور بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت محض غرور اور دھوکا ہے۔

(۲)۔ دولت کے بھوکے کو کبھی حقیقی راحت نصیب نہیں ہوسکتی۔

(۳)۔ ایسی بات کرنا جس سے کسی کا فائدہ نہ ہو علامت گمراہی ہے۔

(۴)۔ اللہ تعالیٰ جب کسی پر بھلائی کرنا چاہتا ہے تو حسن عمل کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔

(۵)۔ شرک ظاہر بتوں کی پرستش اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا ہے۔

(۶)۔ امیروں کی صحبت کے نقصانات احاطہ تحریر سے باہر ہیں بچو بچو۔

۲۰۹ھ میں انتقال ہوا۔

مزار مقدس بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۲ھ) ارشاد فرماتے ہیں: حضرت معروف کرخی کا مزار مقدس حاجتیں پوری ہونے کیلئے مجرب ہے۔ (یعنی وہاں جاکر جو دعا اللہ سے طلب کی جائے اللہ مانگنے والے کی مراد پوری فرماتا ہے)۔

حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب تجھے کوئی حاجت پیش ہو تو قسم دے کہ اے رب، بحق معروف کرخی میری حاجت روائی کر تو اسی وقت دعا قبول ہوجائے گی۔[1]

.............☆☆☆.............

۱۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۷۷۔
تذکرۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۱۵۸ طبع کراچی۔
کشف المحجوب صفحہ نمبر ۱۲۲ طبع لاہور۔
مخزن اخلاق صفحہ نمبر ۱۵۱ طبع لاہور۔
تاریخ بغداد از علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۲ھ)۔
تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۷۹۔
نفحات الانس صفحہ نمبر ۱۲۵۔

حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام نامی سر الدین اور کنیت ابوالحسن ہے اور مشہور نام سری سقطی ہے تقریباً ۱۵۵ھ میں بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حضرت مغلس علیہ الرحمۃ تھا۔

آپ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمۃ کے مرید وخلیفہ ہیں اور انہیں سے علوم ظاہر و باطن اکتساب کیا۔ آپ کا معمول تھا کہ روزانہ ایک ہزار رکعت نفل نماز ادا فرماتے تھے۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ عابد وزاہد کامل کسی کو نہیں دیکھا۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ حضرت شاہ ابومحمد علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ حضرت شیخ کبیر علیہ الرحمۃ۔

(۴)۔ حضرت شاہ حرتبون علیہ الرحمۃ۔

(۵)۔ حضرت شاہ ابوالعباس مظروف علیہ الرحمۃ۔

(۶)۔ حضرت شاہ ابوحمزہ علیہ الرحمۃ۔

(۷)۔ حضرت شاہ ابوالحسن نوری علیہ الرحمۃ۔

(۸)۔ حضرت شاہ فتح موصلی علیہ الرحمۃ۔

(۹)۔ حضرت شاہ عبداللہ احرار علیہ الرحمۃ۔

(۱۰)۔ حضرت شاہ سعید ابرار علیہ الرحمۃ۔

۲۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

مزار مقدس بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

تاثرات

☆......علامہ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ

آپ اہل کمال میں پہلے فرد ہیں جنہوں نے بغداد میں حقائق و توحید کی بنیاد ڈالی۔ آپ معروف کرخی سے بیعت اور حضرت جنید بغدادی کے ماموں تھے۔

☆......حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

تصوف کے تمام علوم میں ان کی بڑی عظمت تھی، سب سے پہلے جس نے باطنی مقامات کی ترتیب اور بسط احوال میں غور وخوض کیا ہے وہ یہی تھے۔ عراق کے بکثرت مشائخ ان کے مرید تھے۔ انہوں نے حضرت حبیب راعی علیہ الرحمۃ کو دیکھا اور ان کی مجلس میں رہے۔

اقوال مقدسہ

(۱)۔ عبادت تو عہد شباب ہی میں کرنی چاہیئے۔

(۲)۔ مالدار ہمسایہ، بازاری قاری اور امیر علماء سے دور ہی رہنا چاہیئے۔

(۳)۔ سلامتی دین اور سکون جسم وجان صرف گوشہ نشینی میں ہے۔

(۴)۔ جو خدا کا اطاعت گزار ہوتا ہے پورا عالم اس کے زیر نگیں رہتا ہے۔

(۵)۔ رموز قرآنی کی تفہیم کیلئے غور و فکر کرنے والا ہی سب سے زیادہ دانشمند ہوتا ہے۔

(۶)۔ حشر میں امتیوں کو انبیاء علیہم السلام کی جانب سے ندا دی جائے گی۔ لیکن اولیاء کرام کو خدا کی جانب سے پکارا جائے گا۔

(۷)۔ ریاکاری سے ملنا خدا سے دور کر دیتا ہے۔ اور کثرت سے میل ملاپ کرنے والے کو صدق حاصل نہیں ہوتا۔

(۸)۔ اخلاق یہ ہے کہ لوگوں کو اذیت دینے کی بجائے ان کی اذیت رسانی پر صبر سے کام لے۔ اور غصہ پر قابو پانا بھی داخل اخلاق ہے۔

(۹)۔ عبادات کو خواہشات پر ترجیح دینے سے بندہ عروجِ کمال پر پہنچ جاتا ہے۔

کاروبار کی سچائی

حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ ابتداء میں تجارت کرتے تھے۔ اور پانچ فیصدی سے زیادہ نفع لینا پسند نہیں کرتے تھے۔ ایک بار آپ نے بادام خریدے، دلال نے نرخ پوچھا آپ نے فرمایا: ۵ فیصدی نفع سے اس کی قیمت ۶۳ دینار بنتی ہے۔ اس نے کہا اب تو اس کا نرخ ۹۰ دینار ہے۔ آپ نے فرمایا میں تو ۶۳ دینار ہی میں دوں گا، کیونکہ میں نے ۵ فیصد نفع لینے کا عہد کیا ہوا۔ دلال چلا گیا، اور وہ مال عرصہ تک پڑا رہا۔[۱]

۱۔ تذکرۃ الاولیاء، از علامہ فرید الدین عطار صفحہ نمبر ۱۶۱۔

کشف المحجوب صفحہ نمبر ۱۱۹ طبع لاہور۔

تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۸۲ طبع لاہور۔

تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۸۱ طبع لاہور۔

حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ ابو القاسم جنید بغدادی قدس سرہٗ غالباً ۲۱۸ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے۔ حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ فنون علم میں کامل، سلوک و معاملات کے اصول و فروع میں امام و مفتی تھے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلفیہ اجل تھے۔ تیس سال تک آپ کا یہ معمول رہا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ اللہ کا ذکر کرتے اور اسی وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ آپ کا فرمانِ عالی ہے کہ بیس برس تک تکبیر اولیٰ مجھ سے فوت نہ ہوئی۔

خلفاء کرام

آپ کے مشہور چار خلفاء ہیں۔ جنہوں نے آپ کے سلسلہ کو فروغ بخشا۔

(۱)۔ حضرت شیخ ابوبکر شبلی علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ حضرت منصور علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ شاہ محمد بن اسود دینوری علیہ الرحمۃ (آپ صائم الدہر تھے)۔

(۴)۔ حضرت شاہ اسماعیل العزیز علیہ الرحمۃ۔

تاثرات

☆ ..... حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

طریقت کے شیخ المشائخ، شریعت کے امام الآئمہ حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد بن جنید بغدادی علیہ الرحمۃ ہیں۔

☆......علامہ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ

آپ بحر شریعت، طریقت کے شناور، انوار الٰہی کا مخزن و منبع اور مکمل علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے اہل زمانہ نے آپ کو شیخ الشیوخ زاہد کامل اور علم و عمل کا سرچشمہ تسلیم کرلیا تھا۔

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

شیخ علی الاطلاق، قطب بالاستحقاق، منبع اسرار، مرقع انوار، سلطان طریقت و ارشاد، سیدالطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے گیارہویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ اصول و فروع میں مفتی اور علوم و فنون میں کامل تھے۔ کلمات عالیہ اور ارشادات لطیفہ میں سبقت رکھتے تھے۔ ابتدائی حالت سے لے کر دورِ آخر تک تمام جماعتوں کے محمود و مقبول تھے۔ اور سبھی لوگ آپ کی امامت پر متفق تھے۔ آپ کا سخن طریقت میں حجت ہے۔ اور تمام زمانوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور کوئی شخص بھی آپ کے ظاہر و باطن پر انگشت نمائی نہ کرسکا۔

اقوال مبارکہ

(۱)۔ تمام مدارج صرف فاقہ کشی، ترکِ دنیا اور شب بیداری سے حاصل ہوتے ہیں۔

(۲)۔ صوفی وہ ہے جو خدا اور رسول کی اس طرح اطاعت کرے کہ ایک ہاتھ میں

قرآن اور دوسرے ہاتھ میں حدیث ہو۔

(۳)۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنی معرفت عطاء کی اور وہ خدا ایسا یکتا ہے کہ نہ کوئی اسکے مشابہ ہوسکتا ہے وہ دور رہتے ہوئے بھی نزدیک ہے اور نزدیک رہتے ہوئے بھی دور،

(۴)۔ صدیق کا جو کمال اور انتہا ہے وہ انبیاء علیہم السلام کے حالات کی ابتداء ہے

(۵)۔ شیطان کا وسوسہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کے پڑھنے سے دور ہوجاتا ہے۔

(۶)۔ آپ نے فرمایا: بندہ وہ ہے جو دوسروں کی بندگی سے آزاد ہو۔

(۷)۔ صوفی وہ ہے جس کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح دنیا کی دوستی سے پاک ہو اور فرمان الٰہی بجالانے والا ہو۔

(۸)۔ تصوف وہ نعمت ہے کہ بندے کا قیام اس پر منحصر ہے۔

(۹)۔ تصوف تمام علاقوں کو ترک کرکے حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہونا ہے۔

(۱۰)۔ درویش وہ ہے جو رضائے الٰہی پر راضی رہے۔

(۱۱)۔ صدیق وہ ہے جس کے اقوال و احوال و افعال میں ہمیشہ صدق پایا جائے۔

(۱۲)۔ تفکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات میں غور کرے۔

۲۹۷ھ میں انتقال فرمایا۔

مزار منورہ بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔[۱]

☆☆☆

[۱]۔ کشف المحجوب صفحہ نمبر ۱۳۵ (اردو) طبع لاہور۔
تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ ۱۹۲ تا صفحہ ۲۰۰ طبع لاہور۔
تذکرۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۱۹۱ طبع کراچی۔
تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۱۸۳ از محمد دین کلیم لاہوری طبع لاہور۔
نفحات الانس از مولانا جامی علیہ الرحمۃ صفحہ نمبر ۱۸۳ طبع صادق آباد۔

حضرت شیخ جعفر ابو بکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ جعفر ابو بکر شبلی بن شیخ یونس قدس سرہما ۲۴۷ھ میں سامرہ (بغداد) میں پیدا ہوئے۔ آپ کو شبلی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آپ موضع شبلہ یا شبیلہ میں رہنے والے تھے۔

تعلیم و تربیت

آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تیس سال تک حدیث وفقہ کا درس لیا، جس سے میرے سینے میں ایک خورشید طلوع ہو گیا۔ اور جب مجھ کو خدا کی طلب کا اشتیاق پیدا ہوا تو میں نے بہت سے اساتذہ کی خدمت میں رجوع کیا، اور اپنا مقصد و مدعا ظاہر کیا، لیکن کوئی بھی مجھے راستہ نہ دکھا سکا۔ کیونکہ ان میں سے ایک بھی بذات خود راستے سے واقف نہیں تھا۔ بس مجھ سے تو اتنا کہہ دیتے تھے کہ ہم غیب کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ چنانچہ میں نے حیرت زدہ ہو کر ان سے عرض کیا کہ آپ لوگ تاریکی میں ہیں اور میں روز روشن میں اور میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں نے اپنی ولایت چوروں کے سپرد نہیں کی۔ یہ سن کر تمام لوگ برہم ہو گئے۔ اور میرے ساتھ بہت ہی ناروا سلوک کیا

آپ نے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔ آپ نے شیخ کی خدمت میں رہ کر بہت ہی ریاضت وعبادت کی۔ حدیث کی مشہور کتاب مؤطا امام مالک آپ کو زبانی یاد تھی۔

بارگاہ رسالت میں مقام

حضرت ابو بکر بن مجاہد جو اپنے وقت کے عظیم محدث وفقیہ اور بزرگ ہیں۔ ان کی مجلس میں علماء وفقہا کا مجمع رہتا۔ ایک روز حضرت شبلی علیہ الرحمۃ ان کی مجلس میں تشریف لے گئے۔ تو وہ آپکی تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے۔ اور اپنے سینے سے لگایا اور پیشانی مبارک کو بوسہ دیا۔ ایک ناواقف نے کہا حضرت یہ تو دیوانہ ہے آپ اس قدر احترام فرما رہے ہیں؟ تو حضرت ابو بکر بن مجاہد نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں کیا خبر میں نے ان کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ سلوک کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر اپنے خواب کا واقعہ بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارکہ قائم ہے پھر جس وقت حضرت شبلی علیہ الرحمۃ اس مجلس میں تشریف لائے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبلی پر اتنی شفقت ومہربانی کس وجہ سے ہے؟ تو حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد "لقد جاء کم رسول" الخ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ کہتا ہے، "صلی اللہ علیک یا محمد"۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت خواجہ عبدالواحد تمیمی علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ حضرت ابوالحسن نیالم علیہ الرحمۃ۔

۳۳۴ھ میں وصال ہوا۔

مزار مقدس بمقام سامرہ مرجع خلائق ہے۔

اقوال مبارکہ

(۱)۔ صوفی وہ ہے جو لوگوں سے منقطع ہو حق سے متصل ہو۔

(۲)۔ جو شخص محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور محبوب کے سوا اور طرف مشغول ہو۔ وہ حبیب کا نہیں بلکہ کسی اور کا طلبگار رہتا ہے اور گویا وہ اپنے محبوب کا مذاق اڑاتا ہے۔

(۳)۔ محبت یہ ہے کہ ہر چیز کو دوست پر نثار کردے۔

(۴)۔ عارف وہ ہے جو کبھی تو ایک مچھر کی تاب نہ لاسکے اور کبھی ساتوں زمینوں اور آسمانوں کو نوک پلک میں اٹھا کر پھینک دے۔

(۵)۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور! سنت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، دنیا کو ترک کردینا۔

(۶)۔ فرماتے ہیں کہ شکر یہ ہے کہ نعمت کو نہ دیکھے بلکہ منعم کو دیکھے۔

(۷)۔ فرماتے ہیں کہ شریعت یہ ہے کہ تو اس کی پیروی کرے۔ طریقت یہ ہے کہ تو اس کی طلب کرے اور حقیقت یہ ہے کہ تو اسے دیکھے۔

(۸)۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ عارف وہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے بینا اور گویا نہ ہو اور سوائے اپنے نفس کا محافظہ نہ جانے۔

تاثرات

☆.....**حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ**

انہیں آئمہ طریقت میں سے سکینہ احوال، سفینہ مقال حضرت ابو بکر شبلی ہیں۔ جو اکابر مشائخ اور ان کے ممدوح و مذکور تھے۔ ان کے حالات و اوقات حق تعالیٰ کے ساتھ مہذب و پاکیزہ تھے۔

☆.....**علامہ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ**

آپ معرفت و حقیقت کے منبع و مخزن تھے۔ اور آپ کا شمار معتبر صوفیاء کرام میں ہوتا ہے۔ آپ امام مالک علیہ الرحمۃ کے پیروکار تھے۔

☆.....**مولانا عبد المجتبیٰ رضوی**

صاحبِ علم و حال، جامع علوم ظاہری و باطنی، واقف رموز خفی و جلی حضرت شیخ جعفر ابو بکر شبلی علیہ الرحمۃ۔ آپ سلسلہ قادریہ رضویہ کے بارہویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ عبادت و مجاہدات میں آپ کا مقام بہت ہی بلند ہے۔ اور آپ کے نکات و عبادات اور رموز و اشارات و ریاضت و کرامات احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے [۱]

[۱]۔ القول البدیع از علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) صفحہ نمبر ۱۷۲، جلد الافہام از ابن قیم جوزی صفحہ نمبر ۲۵۸ طبع مصر۔
تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۰۳ طبع لاہور۔
تذکرۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۳۱۰ (اردو) طبع کراچی۔
کشف المحجوب صفحہ نمبر ۱۵۶ طبع لاہور (اردو)۔
مسالک السالکین، جلد اول صفحہ نمبر ۳۱۶ از مرزا عبد الستار بیگ سہرامی۔
تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۸۶ طبع لاہور۔
نفحات الانس از مولانا جامی علیہ الرحمۃ صفحہ نمبر ۳۰۰۔

حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی بن شیخ عبدالعزیز تمیمی بن حارث قدس سرہم مشہور اولیاء کاملین میں سے ہیں۔آپ کے شیخ طریقت حضرت ابوبکر شبلی علیہ الرحمۃ ہیں جن کے فیض صحبت میں آپ نے راہ سلوک کی منازل طے کیں۔اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔اور موصوف ہی سے خرقہ زیب تن فرمایا۔

آپ کے عادات و خصائل حضرت ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ کے عادات و صفات کے مطابق تھے۔عبادت وریاضت وتقویٰ وعبادت میں یگانہ روزگار تھے۔سنت نبوی کی محافظت ہرآن ولحہ فرماتے تھے۔آپ اپنے مرشد کامل کے وصال کے بعد تقریباً نوے سال تک مسند رشد وہدایت پر فائز رہے۔

حضرت شیخ محمد یوسف بن عبداللہ طرطوسی علیہ الرحمۃ آپ کے مشہور خلیفہ ہیں

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

خادم شریعت، سالک طریقت، واقف حقیقت، امام اہل سنت حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رضی اللہ عنہ آپ اپنے زمانے کے ممتاز ترین مشائخ میں سے تھے۔آپ آئمہ اربعہ میں سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی (م ۱۵۰ھ) کے مقلد تھے۔بلاد عرب وعجم کی اکثر سیاحت کی۔

۴۲۵ھ میں بغداد میں انتقال فرمایا۔[۱]

۱۔تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۱۲ طبع لاہور۔تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۸۸ طبع لاہور۔

حضرت شیخ محمد یوسف ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محمد یوسف ابوالفرح بن شیخ عبداللہ طرطوسی خلیفہ ومرید حضرت عبدالواحد تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔

شہر طرطوس ملک شام کے عمدہ ترین شہروں میں سے ایک بہترین شہر ہے۔آپ نے اس شہر کو اپنے قیام کیلئے منتخب فرمایا۔اور اسی شہر میں بود وباش اختیار فرمائی۔اسی لئے آپ کو طرطوسی کہتے ہیں۔

خلفاء کرام

آپ کے صرف ایک خلیفہ کا نام کتب سیر میں ملتا ہے جو حضرت ابوالحسن علی ہکاری ہیں۔

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

قدوۃ الاولیاء زماں، زبدۂ مشائخ جہاں، حضرت شیخ محمد یوسف ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..........آپ ولی کامل اور عالم وفاضل جمیع علوم ظاہری و باطنی ہیں۔آپ بہت بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔اور اپنے پیرو مرشد کے نقش قدم پر رہ کر خلق خدا کی ہدایت کا فریضہ انجام دیا۔

۴۴۷ھ میں وفات پائی۔

شہر طرطوس میں آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔[۱]

۱۔تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، تذکرہ مشائخ قادریہ از محمد دین کلیم لاہوری۔

حضرت ابراہیم ابوالحسن علی ہاشمی ہکاری قدس سرہ العزیز

اکثر مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کا نام علی ابن محمد ہے۔ لقب شیخ الاسلام اور کنیت ابوالحسن ہے۔ ۴۰۹ھ میں بمقام ہکار پیدا ہوئے۔ [1]

ابن خلقان تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے وقت کے ممتاز ترین علماء و مشائخ کی بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کر کے علم ظاہری و باطنی حاصل کیا۔ علم حدیث و فقہ وغیرہ میں مہارت تامہ حاصل کی۔ شیخ ابوالعلاء مصری سے بھی ملے اور ان سے بھی حدیث سنی ہے۔ یہاں تک کہ اپنے زمانہ میں شیخ الاسلام کے لقب سے مشہور ہوئے۔ اپنے وقت کے فاضل اجل اور عالم بیدل تھے۔

آپ کو قطب وقت ابوالفرح محمد طرطوسی علیہ الرحمۃ سے شرف بیعت کی سعادت حاصل ہے۔ اور حضرت طرطوسی علیہ الرحمۃ کے اجلّہ خلفاء میں شمار ہوتے ہیں

ہمعصر علماء و مشائخ

(۱)۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی طوسی علیہ الرحمۃ (م ۵۰۵ھ)۔

(۲)۔ ابن سینا شیخ الفلاسفہ علیہ الرحمۃ (م ۵۲۷ھ)۔

(۳)۔ امام قدوری شیخ الحنفیہ علیہ الرحمۃ (م ۴۲۸ھ)۔

(۴)۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۱۶ھ)۔

(۵)۔ عبدالقاہر جرجانی علیہ الرحمۃ (م ۴۷۱ھ)۔

(۶)۔ شیخ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ (م ۴۲۴ھ)۔

[1]۔ موصل کے قریب ایک گاؤں کا نام ہے۔

آپ نے پوری زندگی اسلام کی نشرواشاعت میں صرف فرمائی اور اپنے فیوض و برکات سے مخلوق کو فیضیاب کرتے رہے۔ سنت نبوی پر مضبوطی سے قائم و دائم رہے۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ فرزندار جمند شیخ طاہر علیہ الرحمۃ۔

تاثرات

☆......صاحبِ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ

مقتدائے طریقت واقف اسرار حقیقت، دانا اسرار الٰہی، پابند شریعت، حضرت شیخ الاسلام ابراہیم ابوالحسن علی ہاشمی ہکاری رضی اللہ عنہ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے پندرہویں امام و شیخ طریقت ہیں۔

آپ اپنے وقت کے علم شریعت و طریقت کے امام تھے۔ علم کے ساتھ عمل میں بھی آپ یکتائے روزگار تھے۔ آپ ہمیشہ صائم الدہر اور قائم الّیل رہتے۔ عشاء کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت شروع فرماتے اور نماز تہجد سے پہلے ہی دو قرآن مجید ختم کرلیا کرتے تھے۔

۴۸۶ھ میں انتقال فرمایا۔

بغداد شریف کے قصبہ ہکار میں آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔ [1]

[1]۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۱۸ طبع لاہور۔ بستان المحدثین صفحہ نمبر ۱۸۷ از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔ تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۸۹۔

حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی بغدادی علیہ الرحمۃ

آپ کا اسم مبارک بن علی بن حسین البغدادی المخزومی اور کنیت ابوسعید ہے آپ کی ولادت باسعادت بغداد شریف میں ہوئی۔

آپ نے اپنے وقت کے ممتاز علماء و مشائخ سے علوم دینیہ کا اکتساب کیا۔ یہاں تک کہ فقہ، حدیث اور علم معقولات و منقولات میں مہارت تامہ حاصل کی اور حدیث شریف کی روایت قاضی ابی لیلیٰ اور ایک جماعت ائمہ سے کی۔ اور فقہ شیخ ابی جعفر بن ابی موسیٰ سے پڑھی۔ آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابراہیم ابوالحسن علی ہکاری قدس سرہٗ کے ہیں۔

خلفاء کرام

آپ کے خلفاء و اولاد امجاد کی فہرست سے اکثر مؤرخین نے سکوت اختیار کیا ہے۔ خلفاء میں صرف ایک شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسم گرامی ہی پر اکثر مؤرخین نے اکتفا کیا ہے۔

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

سلطان الاولیاء، برہان الاصفیاء، قطب عارفاں، قبلہ سالکاں، واقف حقیقت، جامع علوم معرفت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ...... آپ ہمیشہ یاد الٰہی اور عبادت مولیٰ میں مصروف رہتے۔ موصوف اپنے وقت کے ممتاز

ترین فقیہ اور بزرگ ترین امام تھے۔ علوم ظاہری و باطنی کے منبع تھے۔ مذاہب اربعہ میں سے حنبلی مذہب کے مقلد و متبع تھے۔ باب الازج بغداد شریف کا تاریخ ساز مدرسہ آپ ہی نے قائم فرمایا۔'' محشی نزہۃ الخاطر لکھتے ہیں آپ صاحبِ کمال بزرگ تھے حضرت خضر کے رفیق و ندیم آپ کا وصال مبارک ۵۱۳ھ میں بغداد شریف میں ہوا۔ مزار مبارک مدرسہ باب الازج بغداد میں ہے۔[1]

بو سعید آں اسعد دور زمن
جلوہ گر شد درجناں چوں ماہ عید
''قافلہ سالار'' سالش ہست نیز
۵۰۸ھ
عابد طیب مبارک بو سعید
شمس حق گویا ز قطب عارفاں
۵۱۳ھ
سال وصلش طرفہ بے گفت و شنید

..............☆☆☆..............

[1] ۔تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۲۳۔
نزہۃ الخاطر (اردو) صفحہ نمبر ۳۵ حاشیہ ا۔
مشائخ قادریہ صفحہ ۱۹۱ از محمد دین کلیم لاہوری۔

حضرت سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست قدس سرہما ۴۷۰ھ کو گیلان میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں سایہ پدری سر سے اٹھ گیا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ مزید تعلیم کیلئے ۴۸۸ھ میں بغداد پہنچے جو اس وقت علم و فضل کا گہوارہ ،علماء و مشائخ کا مسکن اور علمی و سیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا دارالسلطنت تھا۔ یہاں آپ نے اپنے زمانہ کے معروف اساتذہ اور آئمہ فن سے اکتساب فیض کیا۔ آپ کے اساتذہ میں ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی ، ابو زکریا یحییٰ بن علی تبریزی ، ابوالغالب محمد بن حسن باقلائی اور ابو سعید محمد بن عبدالکریم نہایت نامور اور معروف بزرگ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ بغداد کی مشہور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم رہے ہیں۔

روحانی علوم اور تزکیہ نفس کی خاطر آپ نے شروع میں حضرت ابوالخیر حماد بن مسلم الایاس علیہ الرحمۃ سے اپنا رابطہ قائم کیا۔ جو اپنے زمانے کے مشہور شیخ طریقت اور روحانی بزرگ تھے۔ لیکن روحانی مقامات اور منازل کی تکمیل آپ نے حضرت شیخ ابو سعید مبارک المخزومی کے ہاتھوں سے کی۔ آپ نے شیخ مخزومی سے بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

چھٹی صدی ہجری میں ارشاد و تلقین اور اصلاح احوال کا جو ہنگامہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے برپا کیا بعد میں اس کی نظیر نہیں ملتی ۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے تصوف کو ایک فن کا درجہ دیا تو غوث الثقلین نے عملی طور پر اس میں جان ڈال دی۔

حضرت شیخ سے پہلے ان طنطنے کے ساتھ صوفیانہ انداز تبلیغ کو کسی نے اسلام کی نشرو اشاعت کا ذریعہ نہیں بنایا۔

آپ کے وعظ انتہائی پرتاثیر ہوتے تھے۔ آپ نے جس وقت وعظ کی محافل شروع کیں۔ تو لوگ ان پر ٹوٹ پڑے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لوگ اس زندگی بخش اور یقین و ایمان بخشنے والی آواز کو سننے کیلئے بے تاب تھے۔ تھوڑے ہی دنوں میں مدرسہ کی جگہ ناکافی معلوم ہونے لگی تو صاحب ثروت لوگوں نے آس پاس کی عمارتیں خرید کر مدرسہ اور خانقاہ کیلئے وقف کیں۔ اور غریب لوگوں نے کشادہ دلی کے ساتھ مدرسہ اور خانقاہ کی تعمیر میں مزدور اور معمار کا کام سرانجام دیا۔

تصانیف

(۱)۔غنیۃ الطالبین۔ (۲)۔فتوح الغیب۔ (۳)۔فتح الربانی۔

(۴)۔دیوان غوث اعظم (۵)۔جلاء الخواطر۔ (۶)۔ یواقیت الحکم۔

(۷)۔کبریت احمر۔ (۸)۔اسبوع شریف۔ (۹)۔قصیدہ غوثیہ۔

(۱۰)۔مکتوبات محبوب سبحانی۔

۵۶۱ھ میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔

نماز جنازہ سید سیف الدین عبدالوہاب علیہ الرحمۃ نے پڑھائی اور لاتعداد لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ مزار مبارک بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

تاثرات

☆......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

قطب الاقطاب ، فرد الاحباب ، الغوث الاعظم ، شیخ الشیوخ ، غوث الثقلین ،

امام الطائفین، شیخ الطالبین، شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆......علامہ محمد بن یحییٰ تادنی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ الفقہاء والفقراء امام زماں، قطب دوراں شیخ الشیوخ تھے۔

☆......علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلطان الاولیاء، امام الاصفیاء ولایت کے پختہ ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔آپ ان اولیاء کاملین میں سے ہیں جن کی ولایت پر امت محمدیہ کے علماء وغیرہ تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔

☆......مولوی احتشام الحسن کاندھلوی (دیوبندی)

حضرت شیخ المشائخ، قطب الاقطاب، امام اولیاء، محی الدین، غوث اعظم، ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ سلسلہ قادریہ کے بانی اور سرخیل اولیاء کرام ہیں۔جو مقام غوثیت اور مقام قطبیت اور مقام فردانیت سے عروج کر کے مقام محبوبیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔

(غوث اعظم از مولوی احتشام الحسن صفحہ ۵ طبع ۱۹۷۸ء لاہور)

☆......صاحبِ خزینۃ العلم والعرفان

حضرت غوث المستغیثین محی الملۃ والدین، سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ نے ملت اسلامیہ کو نئے سرے سے درس توحید اور شریعت وطریقت و

معرفت وحقیقت دیا۔صوفیاء جو اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر راہبوں کی طرح حق ہو کے ورد میں مصروف تھے۔ان کو نئے سرے سے ارکان شریعت وطریقت کے تحت عملی زندگی شروع کر کے جہاد زندگانی شروع کرائے گئے۔آپ نے ایک مدت تک ملت اسلامیہ کو رموز واسرار، علم وعرفان کے جام پلائے۔

اقوال زریں

(۱)۔ تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہمنشین ہیں۔

(۲)۔ تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور عمل کرنا، پھر اوروں کو سکھانا ہے۔

(۳)۔ خستہ (ٹوٹی ہوئی) قبروں پر غور کر کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔

(۴)۔ جب تک تیرا اترانا اور غصہ کرنا باقی ہے اپنے آپ کو اہل علم میں شمار نہ کر۔

(۵)۔ شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا خدا کا۔

(۶)۔ عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے۔پھر منہ سے بولتا ہے۔

(۷)۔ تنہا محفوظ ہے اور ہر گناہ کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔

(۸)۔ مومن کیلئے دنیا ریاضت کا گھر اور آخرت راحت کا گھر ہے۔

(۹)۔ بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔

(۱۰)۔ بے ادب خالق ومخلوق دونوں کا معتوب ومغضوب ہے۔

(۱۱)۔ کفران نعمت اور خودستائی قرب حق کی ضد ہیں۔

(۱۲)۔ افلاس پر رضامندی بے حد ثواب کا موجب ہے۔

(۱۳)۔ رحمت کو لے کر کیا کرے گا، رحیم کو لے۔

(۱۴)۔ ہر متقی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے۔

(۱۵)۔ موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

(۱۶)۔ اہل اللہ کے نزدیک مخلوق بمنزلہ اولاد کے ہے۔

(۱۷)۔ بے نمازی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

عمل کشائش

شیخ محمد بزاز قطیعی فرماتے ہیں کہ جب شیخ عبدالقادرؒ پر کوئی حادثہ پیش آتا تو آپ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھتے نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھتے اور کہتے:

اغثنی یا رسول علیک الصلوٰۃ والسلام

''پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر دل ہی دل میں عربی کے دو اشعار پڑھتے۔[۱]

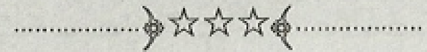

---

[۱] تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ از مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی صفحہ نمبر ۳۲۶۔
اخبار الاخیار (فارسی) صفحہ نمبر ۹۔
تقدیم: خلاصۃ المفاخر (اردو) از علامہ سید فاروق القادری صفحہ نمبر ۱۰۔
قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر از علامہ محمد بن یحییٰ تادفی طبع کراچی۔
جامع کرامات اولیاء از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ۔
مقدمہ غنیۃ الطالبین (اردو) از شمس بریلوی۔
خلاصہ بہجۃ الاسرار (اردو) از شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔
نزہۃ الخاطر الفاتر از ملا علی قاری حنفی۔
تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۹۳۔
مخزن اخلاق از مولانا رحمت اللہ سبحانی۔
غوث اعظم از مولوی احتشام الحسن کاندھلوی طبع لاہور۔
خزینۃ العلم والعرفان از سید اکبر شاہ گیلانی طبع ۱۹۸۵ء۔

حضرت سید عبدالرزاق بغدادی نوراللہ مرقدہٗ

حضرت سید عبدالرزاق بن سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہما ۵۲۸ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوبکر، ابوالفرح اور عبدالرحمٰن ہے۔ اور لقب تاج الدین ہے۔

آپ کی تعلیم و تربیت حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی آغوش میں ہوئی اور والد ماجد سے آپ کو بیعت و خلافت کا شرف حاصل تھا۔ والد گرامی سے تکمیل علوم فرما کر درج ذیل علماء کرام سے بھی استفادہ کیا۔

(۱)۔ الشیخ ابوالحسن محمد بن الصائغ علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ الشیخ قاضی ابوالفضل محمد الارمی علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ الشیخ ابوالقاسم سعید بن البنا علیہ الرحمۃ۔

(۴)۔ الشیخ حافظ ابوالفضل محمد بن ناصر علیہ الرحمۃ۔

(۵)۔ الشیخ ابوبکر محمد بن الزاغوانی علیہ الرحمۃ۔

(۶)۔ الشیخ ابوالظفر محمد الہاشمی علیہ الرحمۃ۔

(۷)۔ الشیخ ابی العالی احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ) نے تاریخ اسلام میں تحریر فرمایا ہے۔ آپ نے بہت سے مشائخ سے احادیث سنیں اور جا بجا سے اجزائے حدیث کو جمع کیا۔ مؤلف روض الظاہر کا بیان ہے کہ ذہبی ابن نجار، عبدالطیف، اور تقی البلدانی وغیرہم بہت سے

مشاہیر نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ نے مندرجہ ذیل اصحاب کو سند حدیث اور اجازت عطا فرمائی۔

(۱)۔شیخ شمس الدین۔(۲)۔عبدالرحمٰن۔(۳)۔شیخ کمال۔

(۴)۔عبدالرحیم۔(۵)۔احمد بن شیبان۔(۶)۔خدیجہ بنت شہاب۔

(۷)۔اسماعیل عسقلانی۔

آپ زہد وتقویٰ میں کامل اور اپنے پدر بزرگوار کے مظہر تھے۔ ساتھ ہی شرم وحیا آپ کی ذات میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

"جلاء الخواطر" آپ کی مشہور تصنیف ہے جس میں والد گرامی کے معمولات وملفوظات موجود ہیں۔ جو اپنے اندر بے شمار خوبیاں لئے ہوئے ہیں۔

اولاد امجاد

(۱)۔ حضرت قاضی القضاۃ شیخ ابوصالح نصر۔

(۲)۔ حضرت شیخ ابوالقاسم عبدالرحیم۔

(۳)۔ شیخ ابومحمد اسماعیل (۴)۔ شیخ ابوالمحاسن فضل اللہ۔

(۵)۔ حضرت شیخ جمال اللہ۔ (۶)۔ حضرت بی بی سعادۃ۔

(۷)۔ حضرت ام محمد عائشہ (رحمۃ اللہ علیہم)۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت سیدنا ابوصالح نصر علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ حضرت سیدنا شیخ جمال اللہ علیہ الرحمۃ۔

۶۰۳ھ میں بغداد شریف میں انتقال ہوا۔

سات مرتبہ نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ مزار مقدس بغداد میں مرجع خلائق ہے۔

تاثرات

☆.....صاحبِ تذکرِ مشائخ قادریہ رضویہ

قدوۃ الاولیاء، زبدۃ الاصفیاء، فقیہ العصر وراہنمائے اہل نظر، سراج السالکین تاج الملت والدین سید تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے اٹھارہویں امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے پانچویں شہزادے ہیں۔ آپ حافظ قرآن وحدیث تھے۔ اپنی جلالت علمی کی بنیاد پر عراق کے مفتی تھے۔ اور آپ معرفت حدیث میں ید طولیٰ تھے۔ آپ میں انتہا درجے کی فقاہت تواضع وانکساری تھی۔ آپ صبر وشکر اور اخلاق حسنہ وعفت شعاری میں مشہور معروف تھے۔

☆.....صاحبِ خزینۃ العرفان

حضرت سید قطب الاقطاب تاج الدین عبدالرزاق علیہ الرحمۃ۔

☆.....مرزا محمد اختر دہلوی

آپ فرزند پنجم غوث پاک کے تھے۔ تحصیل ظاہری وباطنی والد گرامی سے کی۔ اور صاحبِ سلسلہ وگروہ ہوئے۔ ہزار ہا فقراء آپ کے سلسلہ سے وابستہ ہیں۔[1]

[1]۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ ۲۵۷۔

خزینۃ العلم والعرفان صفحہ نمبر ۳۲۰، تذکرہ اولیائے برصغیر صفحہ نمبر ۲۰۶ مطبع لاہور۔

حضرت سید ابو صالح عبداللہ نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید ابو صالح عبداللہ نصر بن سید عبدالرزاق قدس سرہما ۵۶۲ھ میں بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور اپنے والد محترم کی نگرانی میں نشو ونما پائی۔ اور انہیں سے علوم دینیہ مکمل کئے اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے جید علماء سے علم فقہ وحدیث حاصل کیا۔

خلیفہ وقت کی طرف سے آپ قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔ اور خلیفہ کے انتقال تک آپ منصب قضا پر فائز رہے۔ معزولی کے بعد آپ نے اپنے مدرسہ میں درس وافتاء کا سلسلہ شروع کیا۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے علم فقہ وحدیث حاصل کیا۔ اور آسمان علم وفضل پر درخشندہ ستارے بن کر چمکے۔

حضرت محی الدین ابو نصر محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے مشہور خلیفہ ہیں جن کو آپ نے خلافت ونیابت سے نوازا تھا۔

تاثرات

☆......حافظ ابن رجب حنبلی

آپ قاضی القضاۃ، شیخ وقت، فقیہہ، مناظر، محدث، عابد وزاہد اور بہترین واعظ تھے۔ اور اپنے جد امجد سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کے متولی تھے۔

☆......حافظ ابن کثیر (م [illegible]ھ)

آپ بنو عباس میں عمر بن عبدالعزیز کے مماثل تھے.......... اسلاف کے نقش قدم پر چلتے اور شدت سے حق پر قائم رہتے۔

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

شیخ طریقت، واقف اسرار حقیقت، پروردہ صحبت غوثیت حضرت سید عبداللہ ابو صالح نصر رضی اللہ عنہ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے انیسویں (۱۹) امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے محقق، عارف حدیث ثقہ، نہایت شیریں کلام اور خوش طبع ومتین تھے۔ فروعی مسائل میں بھی آپ کی معلومات وسیع تھی...... آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پیکر تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جو کبھی کسی سے خوفزدہ نہیں ہوئے۔ صادق القول ہونے کے ساتھ ساتھ امور مملکت میں اصلاح کی کوشش بلیغ فرمائی۔ روئی کا لباس پہنتے اور مقدموں پر غور وخوض کے بعد فیصلہ دیتے، اسلاف کے نقش قدم پر چلتے، شریعت وطریقت پر بڑی مضبوطی کے ساتھ قائم رہتے۔

علم فقہ میں آپ کی تصنیف ''ارشاد المبتدئین'' اپنی نظیر آپ ہے۔

۶۳۲ھ کو انتقال ہوا۔ [1]

..........☆☆☆☆..........

[1] ۔شذرات الذہب از ابی الفلاح عبدالحیٔ حنبلی صفحہ نمبر ۱۶ جلد ۵، تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ ۲۶۶ شجرۃ الکاملین صفحہ نمبر ۲۸۲ جلد ۲ از محمد محی الدین۔

حضرت سید محی الدین ابونصر محمد بغدادی قدس سرہ العزیز

سید محی الدین ابونصر محمد بن ابوصالح نصر بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت والد گرامی کے ظلِّ عاطفت میں ہوئی۔ فقہ، حدیث و دیگر علوم کی تحصیل بھی والد ماجد ہی سے کی۔ ان کے علاوہ درج ذیل اساتذہ سے بھی استفادہ کیا

(۱)۔ حسن بن علی بن مرتضٰی علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ ابواسحٰق یوسف بن ابی حامد علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ ابی الفضل محمد بن عمار موی علیہ الرحمۃ۔

آپ نے علم دین کے فروغ کیلئے کامیاب کوشش کی، نہایت جلیل القدر عالم و زاہد اور متورع شخصیت تھے۔ اپنے جد امجد کے مدرسہ میں درس و تدریس میں مشغول رہتے تھے۔ آپ سے مشہور محدث حافظ دمیاطی (م ۷۰۵ھ) نے احادیث کی سماعت کی

تاثرات

☆.....صاحب قلائد الجواہر علامہ تادفی

آپ اعلیٰ درجہ کے محقق، محدث اور مدرس تھے۔ علم کے بے حد شوقین اور اس کے متلاشی تھے۔ اپنی عظیم فقاہت کی بنا پر عراق کے مفتی مقرر ہوئے۔

☆.....صاحبِ مشائخ قادریہ رضویہ

عزیز العلم، کثیر الحکم، سراج العلماء حضرت سید محی الدین ابونصر محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے بیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ اعلیٰ

درجے کے محقق مدرس اور محدث تھے۔ علم کے بے حد شوقین اور اس کے متلاشی تھے۔ آپ اپنے تمام معاملات میں کوشش بلیغ فرماتے تھے۔ اور اپنی عظیم فقاہت کی بناء پر عراق کے مفتی مقرر ہوئے۔ جس وقت آپ کے والد ماجد قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز تھے آپ کو بھی دارالخلافہ میں مسند عدالت پر سرفراز کیا گیا تھا۔ لیکن آپ صرف ایک ہی مرتبہ عدالت میں بیٹھے اس کے بعد استعفیٰ دے کر باب الازج کے مدرسہ میں درس دینے لگے۔ پھر تقویٰ کے پیش نظر کبھی عہدہ قضا کو قبول نہ فرمایا...... آپ کا گھرانہ علم و فن کا منبع تھا آپ نے علم دین کے فروغ کیلئے کامیاب کوشش کی۔

حضرت سید علی رضی اللہ عنہ، آپ کے مشہور خلفاء میں سے ہیں۔

۶۵۶ھ میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔[1]

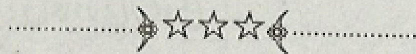

[1] قلائد الجواہر، از محمد یحییٰ تادفی صفحہ نمبر ۱۷۱ (اردو)
تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۶۸۔
بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صفحہ نمبر ۱۵۴۔

حضرت سید علی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید علی بن سید محی الدین ابو نصر قدس سرہما بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم وتربیت والد گرامی کی صحبت بابرکت ہوئی۔ اور دیگر مشائخ وقت سے بھی حدیث وفقہ ودیگر علوم کی تعلیم حاصل کی۔ اور بہت سے لوگوں نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔

آپ کو والد گرامی ہی سے شرف بیعت حاصل تھا۔ اور ان کے ارشد خلفاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ قادری رضوی

شیخ المشائخ، عمدۃ الاولیاء، زبدۃ الاصفیاء، عاشق محبوب رب العالمین، واقف اسرار جلی وخفی حضرت شیخ سید علی رضی اللہ عنہ۔

☆......صاحبِ عمدۃ الصحائف

آپ علوم ظاہر وباطنی میں یکتا روزگار تھے۔ اور معاملات واشارات میں اپنی نظیر آپ تھے۔ بڑے عالی ہمت بزرگ تھے۔ مروّت کے شہسوار، سخاوت، بخشش اور جود وعطاء میں یگانہ روزگار تھے...... تجرید وتوحید ومشاہدہ میں فانی اور طریقت میں مجتہد لاثانی تھے۔ جامع شریعت وطریقت اور عبادت وریاضت تھے۔ ۷۳۹ھ میں وصال ہوا۔[1]

۱۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۱۷۲ طبع لاہور۔ عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف صفحہ نمبر ۱۷۲۔

حضرت میر سید موسیٰ بن میر سید علی رحمۃ اللہ علیہ

موصوف بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔

آپ نے اپنے والد گرامی میر سید علی رضی اللہ عنہ سے نسبت وارادت اور تلقین اذکار وخلوت گزینی پائی۔

شیخ المشائخ، سردار الاولیاء، سرور زمرۂ اصفیاء سرکار میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے کامل، عبادت وریاضت میں بے مثل اور صاحب تصرفات ظاہر وباطن تھے آپ کی ذات سے اکثر افراد نے فیض پایا۔ اور علوم ومعارف کو بڑی لگن سے پھیلایا۔ علوم حدیث کا درس دیا۔ اور بے شمار افراد نے آپ سے علمی استفادہ کیا۔

حضرت سید حسن رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مشہور خلفاء میں سے ہیں۔

۷۶۳ھ میں انتقال فرمایا۔

مزار مبارک بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔[1]

طور عرفاں و علو و حمد حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

☆☆☆

۱۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ
عمدۃ الصحائف صفحہ نمبر ۱۷۲۔

حضرت سید حسن قادری بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسن بن میر سید موسیٰ قدس سرہما بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت والد بزرگوار کی صحبت میں ہوئی۔ اور انہیں سے بیعت و خرقہ خلافت پہنا تھا۔

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ قادری رضوی

سردار الاولیاء، مشاہیر عصر، شیخ الوقت، واقف رموز حقائق، حضرت الشیخ سید حسن قادری رضی اللہ عنہ.......... آپ عبادت و ریاضت میں جملہ معاصرین سے فائق تھے۔ اور ذکر و فکر میں مشہور تھے۔ علو حال اور رموز احوال میں کمال رکھتے تھے۔

خلفاء کرام

آپ کے خلفاء کرام کی تفصیل دستیاب نہ ہو سکی۔ صرف سید احمد الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا حال معلوم ہو سکا ہے۔

۷۸۱ھ کو وصال ہوا۔

مزار پر انوار بغداد شریف میں ہے۔ ۱

۱۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۷۵ طبع لاہور۔

عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف صفحہ نمبر ۱۷۴۔

حضرت سید احمد جیلانی بن سید میر حسن قدس سرہ العزیز

حضرت سید احمد جیلانی بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت حضرت میر حسن رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں ہوئی اور انہیں سے خلافت بھی پائی۔

آپ کے خلفاء میں سے سرفہرست حضرت شیخ بہاؤالدین شطاری کا نام نامی آتا ہے۔

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

طریقت کے امام، محبوب سید فخر انام، قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین حضرت میر سید احمد جیلانی رضی اللہ عنہ......... آپ درویش کامل و فیض رساں عالم تھے۔ آپ مشاہیر اولیاء کاملین میں سے ہیں۔ آپ نے درجہ عالی پایا۔ ریاضت و مجاہدہ کی تکمیل کے بعد مسند رشد و ہدایت پر جلوہ گر ہو کر ہزاروں گم کردہ راہ کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا، ہزاروں کو اسرار الٰہی سمجھایا اور بہت سے بزرگوں نے فیض باطنی حاصل کیا۔ آپ جامع علوم صوری و معنوی تھے۔ تجرید و تفرید، ریاضت و عبادت اور عامل شریعت و طریقت میں مشہور زمانہ تھے۔

۸۵۳ھ کو بغداد میں وصال ہوا۔ اور بغداد شریف میں آپکا مزار شریف ہے۔ ۱

۱۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۷۷۔

عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف صفحہ نمبر ۱۷۴، ۱۷۵۔

حضرت شیخ بہاؤالدین شطاری رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت شیخ بہاؤالدین بن ابراہیم الانصاری شطاری جنیدی علیہ الرحمۃ سرہند (انڈیا) میں جنید نامی شہر میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علوم دینیہ کو کامل طور پر حاصل کیا۔ اور علوم عربیہ وفقہ واصول میں مہارت تامہ حاصل کی۔

آپ کے شیخ طریقت حضرت شیخ احمد جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ آپ زیارت حرمین شریفین کو تشریف لے گئے تھے۔ اسی دوران خاص حرم شریف میں بیعت کا شرف حاصل ہوا اور خلافت واجازت عطا ہوئی۔

تصانیف

آپ صاحب تصانیف بزرگ تھے۔ آپ کی تصانیف میں علوم ومعارف بھرے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ کا ایک رسالہ آپ کی یادگار ہے جس کو آپ نے اپنے مرید وارشد خلیفہ شیخ ابراہیم ابن معین ایرجی کیلئے تحریر فرمایا تھا۔ جس کا نام ''رسالہ فی الاذکار والاشغال'' ہے۔ جس کی تفصیل شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''اخبار الاخیار'' میں لکھی ہے۔

۹۲۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار پرانوار دولت آباد (دکن) میں مرجع خلائق ہے۔ سن وصال ''عارف شرع وذاکر'' آمد سال۔

۹۲۱ھ

تاثرات

☆..... شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

شیخ بہاؤالدین بن ابراہیم الانصاری القادری الشطاری صاحب حالات و جامع برکات وکرامات بود۔

☆..... مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

قدوۃ السالکین، نورالعارفین، منہاج العابدین فی الہند، رہبر علوم سنت، مظہر مذہب اہلسنت شیخ بہاؤالدین بن ابراہیم بن عطاء اللہ علیہ الرحمۃ۔ صاحب حالات وجامع کرامات وبرکات تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے پچیسویں (۲۵) امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ سلطان غیاث الدین بن سلطان محمد خلجی کے عہد میں مندو میں تشریف لائے۔ آپ کی ذات مقدس سے ہندوستان میں قادریہ سلسلے کی ترویج ہوئی۔ جوق درجوق لوگ آپ کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور آپ کے فیض صحبت سے بے شمار خلق سلسلہ ارادت میں شامل ہوکر ہندوستان کے کونے کونے میں پھیل گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی ہندوستان میں سلسلہ قادریہ سے کروڑوں افراد منسلک ہیں۔ اور آپ کا فیض روحانی اہل ہند پر جاری وساری ہے۔

درازی عمر کا وظیفہ

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ھوالحی القیوم طلوع آفتاب تک ایک ہزار بار پڑھے۔ ظہر کی نماز کے بعد ھوالعلی العظیم ایک ہزار بار پڑھے اور عصر کے بعد ھوالرحمٰن الرحیم ہزار بار پڑھے اور عشاء کے بعد ھواللطیف الخبیر ایک ہزار بار پڑھے۔ [1]

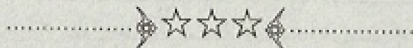

[1] اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۱۹۸، تذکرہ اولیاء ہند وپاک از مرزا اختر دہلوی صفحہ ۱۹ جلد ۳ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ ۹۷ مطبع لاہور۔

حضرت سید ابراہیم ایرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید ابراہیم بن حضرت سید معین ایرج کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ نے علم شریعت وطریقت کی مکمل تعلیم حاصل کی۔ اور وقت کے جید علماء ومشائخ کرام سے استفادہ کیا، حضرت شیخ سلیم الدین محدث قدس سرہ' سے آپ نے علوم ظاہر کی تکمیل کی۔ اور اپنے شیخ طریقت شیخ بہاؤالدین بن العطاء الجنیدی علیہ الرحمۃ سے علم طریقت اخذ کیا۔ آپ نے شیخ بہاؤالدین قادری شطاری علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔

آپ کا دستور تھا کہ لوگوں کی جہالت، ناقدری اور ناانصافی کی وجہ سے گوشہ نشین ہوکر کتابوں کا مطالعہ فرماتے۔ اور ان کی تصحیح فرماتے، بہت کم لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ مگر صوفیاء کرام نے آپ کی بارگاہ سے عظیم فیض پایا۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت شیخ رکن الدین بن عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حسن دہلوی علیہ الرحمۃ۔ [۱]

(۳)۔ حضرت شیخ نظام الدین بن سیف الدین کاکوروی علیہ الرحمۃ۔

(۴)۔ حضرت شیخ عبداللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

---

[۱] ۔حضرت شیخ عبدالعزیز بن حسن دہلوی، جامع شریعت وطریقت تھے، سماع سے رغبت تھی۔ ملا عبدالقادر بدایونی مؤلف منتخب التواریخ نے بھی تصوف کی بعض کتابیں اور رسالے موصوف سے پڑھے۔ ۹۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔
(تذکرہ علماء ہند صفحہ ۳۰۱، اخبار الاخیار صفحہ ۲۸۲)

(۵)۔ بندگی شیخ پیارے بن شیخ الاسلام شیخ چاند علیہ الرحمۃ۔

(۶)۔ حضرت شیخ میاں لادن علیہ الرحمۃ۔

(۷)۔ حضرت شیخ مولانا عبدالقادر صابون گر علیہ الرحمۃ۔

تاثرات

☆......**شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ)**

حقیقت حال یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں اس وقت دہلی میں کوئی شخص علم و دانش میں آپ کے برابر نہیں تھا۔ اور آپ کے جس ہمصر نے آپ سے استفادہ نہیں کیا اور آپ کی علمی قابلیت کا اقرار نہیں کیا وہ بڑا ہی بے انصاف ہے۔ [۱]

☆......**صاحب تذکرہ علمائے ہند**

سید ابراہیم ایرجی بن معین بن عبدالقادر حسینی، فاضل، کامل، علوم عقلی ونقلی اور سمعی وحقیقی میں مہارت رکھتے تھے ....ان کے زمانہ میں دہلی میں کوئی دوسرا شخص ان کی فہم وفراست کے برابر نہ تھا۔ [۲]

☆......**صاحب تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ**

استاذ العلماء، کثیر العلم، فاضل اکمل، مصنف اعظم، حضرت شیخ سید ابراہیم ایرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ [۳]

۹۵۳ھ میں وصال فرمایا۔

مزار شریف احاطہ درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء میں واقع ہے۔

..................☆☆☆☆

---

[۱] ۔اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۲۵۰۔

[۲] ۔تذکرہ علمائے ہند صفحہ نمبر ۸۳ طبع کراچی۔

[۳] ۔تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۸۴ طبع لاہور۔

حضرت سید قاری نظام الدین عرف شاہ بھیکا رضی اللہ عنہ

قاری نظام الدین بن سیف الدین قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ میں ۸۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا لقب دانشمند ہے۔ چنانچہ ایک شاہی فرمان جو دربار اکبری سے ۹۸۲ھ میں جاری ہوا تھا۔ آپ کو "قاری آبائی نظام الدین شیخ بھیکہ دانشمند" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

آپ کی تعلیم و تربیت والد ماجد کی آغوش میں ہوئی، اور انہی کی نگرانی میں آپ نے علوم عقلیہ و تفاسیر و تجوید نیز اعمال و اذکار حاصل کئے۔

آپ سے رویاء صادقہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہاری تکمیل علوم ظاہر و باطن سات کاملین سے ہوگی۔ جن میں سے پانچ میں ظاہر سے اور دو سے عالم ارواح میں ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۱)۔ استاذ اوّل: والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲)۔ استاذ دوم: مولانا ضیاء الدین محدث مدنی علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ استاذ سوم: حضرت حاجی عبداللطیف ہراتی علیہ الرحمۃ۔

(۴)۔ استاذ چہارم: حضرت میر سید ابراہیم بن معین الدین ایرجی علیہ الرحمۃ۔

(۵)۔ استاذ پنجم: حافظ سید محمد ابراہیم بن احمد بن حسن بغدادی علیہ الرحمۃ۔

(۶)۔ استاذ ششم: حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۷)۔ استاذ ہفتم: حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ۔

آپ کو بیعت کا شرف حضرت سید ابراہیم ایرجی سے حاصل تھا اور سید موصوف ہی سے

خرقہ خلافت و اجازت حاصل ہوا تھا۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت شیخ عبداللہ بن مخدوم نظام الدین بھیکاری علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ حضرت قاضی ضیاء الدین عرف جیاء علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ حضرت ملا عبدالرشید ملتانی مصنف زاد الآخرت علیہ الرحمۃ۔

(۴)۔ حضرت میر شرف الدین شکارپوری علیہ الرحمۃ۔

(۵)۔ حضرت شیخ محمد خورجوی علیہ الرحمۃ۔

(۶)۔ حضرت شیخ بدیع الدین مانکپوری علیہ الرحمۃ۔

(۷)۔ حضرت مولانا نصر الدین سنبھلی علیہ الرحمۃ۔

(۸)۔ حضرت محب اللہ خیرآبادی علیہ الرحمۃ۔

(۹)۔ حضرت مرزا شمس الدین خاں کوکا علیہ الرحمۃ۔

(۱۰)۔ حضرت ملا عبدالکریم نبیرہ حضرت شاہ نظام الدین بھیکاری علیہ الرحمۃ۔

تصانیف

(۱)۔ کتاب منہج۔ (۲)۔ کتاب المعارف۔ (۳)۔ ترجمہ و شرح کتاب ملہمات۔ (۴)۔ تحفہ نظامیہ۔ (۵)۔ قصائد نعتیہ۔ (۶)۔ مثنوی صبح تجلی۔ (۷)۔ میلاد مبارک۔

تاثرات

☆ ......صاحب تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ

عمدۃ الاولیاء، سرتاج زمرۃ الاصفیاء، رہبر دین اعظم، ثانی امام اعظم، حضرت سیدنا شیخ محمد بھیکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سلسلہ قادریہ رضویہ کے

ستائیسویں (۲۷) امام وشیخ طریقت ہیں۔آپ مشاہیر واکابرین علمائے ہند میں سے ہیں۔آپ قادری مشرب، حنفی مذہب، حافظ کلام، قاری ہفت قرأت، عالم بے نظیر اور فاضل بے بدل تھے۔آپ نے متعدد بار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔اور بارگاہ رسالت سے عظیم بشارتوں سے فیض یاب ہوئے۔ اکثر مرتبہ سرکار غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کی بھی زیارت فرمائی۔چنانچہ آپ خود ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اکثر زیارت حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوا ہوں، مگر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو تنہا کبھی بھی نہیں دیکھا بلکہ آپ کے ساتھ شہاب الدین عمر سہروردی رضی اللہ عنہ بھی ہوتے ہیں۔

☆......مولانا رحمٰن علی صاحب تذکرہ علماء ہند

آپ علوم ظاہر و باطن کے جامع تھے۔اور علم باطنی میں شاہ ابراہیم ایرجی کے مرید تھے

۹۸۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

مزار آپ کا قصبہ کاکوری کے وسط میں محلہ جھجھری میں واقع ہے۔ [۱]

[۱] ۔تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۸۷ طبع لاہور۔

تذکرہ علمائے ہند، مولانا رحمٰن علی صفحہ نمبر ۱۳۲ طبع کراچی۔

حضرت قاضی ضیاء الدین عرف شیخ جیاء رضی اللہ عنہ

قاضی ضیاء الدین بن سلیمان قدس سرہ ۹۲۵ھ میں نیوتی ضلع لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔اس کے بعد گجرات کا سفر کیا اور وہاں علامہ وجیہہ الدین [۱] ابن نصر اللہ علوی سے علوم وفنون کی تکمیل کی۔ دوران تعلیم ہی علامہ موصوف نے اپنی بیٹی کا نکاح قاضی ضیاء الدین سے کر دیا۔

آپ نے خرقہ خلافت واجازت حضرت شیخ نظام الدین شاہ بھیکاری علیہ الرحمۃ سے حاصل کیا۔اور وہی آپ کے پیر طریقت اور روحانی پیشوا تھے۔

آپ زیارت حرمین شریفین کے بعد ہندوستان تشریف لائے اور اپنے شہر میں واپس آ کر علوم ومعارف کے دریا بہائے اور آپ کی ذات بابرکات سے تحصیل علوم اسلامیہ کے علاوہ کثیر افراد رشد وہدایت حاصل کر کے اسلام کے سچے وفادار بن کر چکے

۹۸۹ھ میں وصال فرمایا۔ [۲]

[۱] ۔شیخ وجیہہ الدین علوی گجراتی، عالم ماہر فاضل متبحر، زاہد، عابد، فقیہ، محدث، جامع کمالات ظاہر وباطنی تھے۔ ۹۱۱ھ میں قصبہ چاپانیر (گجرات) میں پیدا ہوئے۔ملا عماد طاری سے علوم اخذ کئے۔شیخ قاضن سے خرقہ پہنا۔تمام عمر تدریس علوم اور تصنیف کتب میں مصروف رہے۔۹۵۸ھ میں وفات پائی۔قبر آپ کی احمد آباد (گجرات میں زیارت گاہ ہے۔ (حدائق الحنفیہ صفحہ ۳۱۰ تذکرہ علمائے ہند صفحہ ۵۳۹، رود کوثر صفحہ ۳۳۸)

[۲] ۔تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۰۲ طبع لاہور۔

حضرت شیخ جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جمال الاولیاء بن حضرت مخدوم جہانیاں ثانی بن بہاؤالدین ۹۷۳ھ میں کوڑہ جہان میں پیدا ہوئے۔

آپ نے اپنے والد ماجد مخدوم جہانیاں ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اور انہی کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور خلافت کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ پھر آپ کے والد گرامی نے مزید تعلیم وتربیت کیلئے حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بھیجا۔ ۵ سال تک ان کی خدمت میں رہ کر علوم ظاہری وباطنی کی تکمیل کی اور آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔

اساتذہ کرام

(۱)۔ حضرت شیخ مخدوم جہانیاں ثانی علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ حضرت شیخ قیام الدین جونپوری علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ حضرت شیخ ضیاء الدین عرف شیخ جیاء علیہ الرحمۃ۔

خلفاء کرام

(۱)۔ حضرت میر سید محمد بن ابی سعید علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔ حضرت یاسین بن احمد بنارسی علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ مخدوم شاہ طیب بنارسی رحمۃ اللہ علیہ۔

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

قطب الاقطاب، شیخ الاصحاب حضرت شیخ محمد جمال الدین عرف جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے انتیسویں امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ آپ مادرزاد ولی ہیں۔ اور نسبت عالی رکھتے تھے۔ جب آپ سات سال کے ہوئے تو فقراء کی خدمت کرنے لگے۔ اور جب آپ ۲۲ سال کے ہوئے تو باشارہ سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ (م۱۵۰ھ) تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحصیل علوم دینیہ میں مشغول ہوئے اور بیس (۲۰) سال تک علوم دینیہ کی تحصیل کی۔ آپ نے بلاواسطہ ارواح مبارکہ سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، خواجہ بہاؤالدین نقشبند اور حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہما سے فیض اویسیہ حاصل کیا۔ اور بزرگان عصر سے فیض و خرقہ خلافت چاروں سلاسل کا اخذ فرمایا۔

آپ کا وصال مبارک شب عیدالفطر ۱۰۴۰ھ میں ہوا۔ روضہ مبارک قصبہ کوڑا جہان آباد ضلع فتح پور ہنسوا میں ہے۔ عرس پہلی شوال کو ہوتا ہے۔ [1]

۱۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۰۶ طبع لاہور۔

حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہٗ العزیز

حضرت سید میر محمد بن ابی سعید الحسینی الترمذی ثم الکالپوی ۱۰۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت سے قبل ہی حضرت ابی سعید علیہ الرحمۃ شہر دکن کی طرف تشریف لے گئے اور مفقود الخبر ہوگئے۔

آپ اپنی والدہ محترمہ کی آغوش تربیت میں پروان چڑھے۔ ۷ برس کی عمر میں اپنے وقت کے مشہور محدث شیخ محمد یونس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے۔ اور ان سے کسب علوم کیا۔ ان کی خدمت میں رہ کر آپ نے مطول تفتازانی تک تعلیم حاصل کی اور سند حدیث حاصل کی۔ استاذ صاحب کی متشرح زندگی کا آپ پر گہرا اثر پڑا۔ بعدہٗ کچھ کتابیں حضرت عمر جاجھوٹی سے پڑھیں۔ پھر اس کے بعد آپ نے کوڑہ جہان کا سفر کیا۔ اور حضرت شیخ جمال ابن مخدوم جہانیاں ثانی قدس سرہما سے تمام کتب درسیہ کی تکمیل کی۔

آپ جب جمال الاولیاء علیہ الرحمۃ کی خدمت میں کسب علم کیلئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کے عالی ظرف وصلاحیت کو دیکھتے ہوئے اپنے سلسلہ بیعت میں داخل کیا اور تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عطا کی۔

آپ پر ہر وقت ایک کیفیت طاری رہتی تھی۔ دل بریاں دیدہ گریاں رکھتے تھے۔ سات سال کی عمر سے نماز باجماعت آپ کی کبھی قضا نہ ہوئی۔ آخر عمر میں ۲۶ سال تک متصل صائم رہے سوائے ان دونوں کے جن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

اپنے مرشد کامل سے اکتساب فیض کے بعد کالپی شریف واپس آئے اور درس وتدریس میں مشغول ہوگئے۔ بے شمار افراد آپ سے فیض یاب ہوئے۔

۱۳ مفید تصانیف یادگار چھوڑیں اور ۱۴ آپ کے خلفاء کرام تھے جن کی وجہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کو عظیم فروغ حاصل ہا۔

۱۰۷۱ھ کو وصال ہوا۔

تاثرات

☆......مولانا عبد المجتبیٰ رضوی

سید الاولیاء، برہان الاصفیاء، مظہر انواع خوارق، مظہر اقسام کرامت، حضرت سید شاہ میر محمد کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے تیسویں امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ کی ذات بڑی باکرامت تھی۔ ہر طالب حق کی طلب کو پوری فرماتے۔ اور آن واحد میں عقدۂ لاینحل کو کھودیتے۔

آپ کی زبان پاک گویا بحر عرفان تھی۔ شریعت کی گتھیوں کے سلجھانے میں آپ کے ہم عصروں میں کوئی آپ کا مدمقابل نہ تھا۔ اور آپ ایسے صاحب کمال تھے کہ لعل وگوہر کی کوئی حقیقت آپ کی نظر میں نہ تھی آپ کی توجہ احیائے قلوب کی ضامن ہوتی تھی۔ [1]

۱۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۱۴۔

تذکرہ اولیائے پاک وہند از ظہور الحسن شارب ۳۱۵۔

حضرت میر سید احمد کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت میر سید احمد بن حضرت میر سید محمد بن ابی سعید الحسنی ترمذی، کالپی شہر (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔آپ نے ابتدائی کتب دینیہ اپنے والد گرامی سے پڑھیں۔ اس کے بعد آپ کے والد محترم نے آپ کی تعلیم و تربیت کیلئے اپنے مرید و خلیفہ حضرت سید شاہ افضل بن عبدالرحمٰن الہ آبادی قدس سرہ کو منتخب فرمایا۔جن کی خدمت میں آپ نے حسامی سے بیضاوی شریف تک جملہ علوم متداولہ کی تکمیل فرمائی،

آپ نے جملہ علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد اپنے والد معظم سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔اور صرف ۲۴ سال کی عمر میں مسند والد ماجد پر رونق افروز ہوئے،اور تلقین و ارشاد کی محفل کو رونق بخشی۔

آپ کے اخلاق و عادات اپنے اسلاف کے قدم بقدم تھے۔رحم و کرم، بخشش وعطا،عفوودرگزر میں اپنے اسلاف کے آئینہ دار تھے۔علم نبوی اور اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت میں مثالی کارنامے انجام دیئے۔

تصانیف

(۱)۔جامع الکلم فارسی۔(۲)۔شرح اسماء الحسنی۔(۳)۔شرح بسیط علی عقائد النسفیہ۔(۴)۔رسالہ معارف۔(۵)۔مشاہدات صوفیہ۔(۶)۔دیوان شعر۔

تاثرات

☆.....صاحب معین الارواح

آپ وارث ولایت محمدیہ اور حامل روایت احمدیہ ہیں۔

☆.....صاحب تذکرہ مشائخ،قادریہ رضویہ

شیخ المشائخ، واقف اسرار حقائق، وارث علم نبی، آفتاب ہدایت ماہتاب ولایت حضرت سید میر احمد کالپوی رضی اللہ عنہ۔آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے اکتیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔آپ جامع علوم ظاہر و باطن اور شناور بحار حقیقت و معرفت تھے۔زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت میں کامل تھے۔اخلاق و عادات میں یگانہ عصر تھے۔اور علوم و معارف کے عقدہ کشا تھے۔کشف و کرامات وخوارق وعادات اکثر آپ سے سرزد ہوئے۔یہاں تک کہ عنفوان جوانی ہی سے نور ہدایت آپ کی جبین ہمایوں سے چمکتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو جمال صوری و کمال معنوی دونوں سے ممتاز فرمایا تھا۔چنانچہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میرے شیخ نے مجھ سے فرمایا کہ پہلی بار جب میں پیر دستگیر کی ملاقات سے مشرف ہوا تو ان کے اندر سرخی جمالی و عشق حقیقی کو مجتمع پایا۔اور اس کی وجہ سے جو شعاع نورانی ان سے ہویدا ہوتی اس کو دیکھنے سے میری نگاہ خیرہ ہو جاتی تھی۔

۱۰۸۴ھ میں انتقال فرمایا۔مزار آپ کا کالپی شریف میں مرجع خلاق ہے۔[1]

۱۔تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۲۴ طبع لاہور۔

معین الارواح، صفحہ نمبر ۱۹۶ از نواب محمد خادم حسن شاہ دہلوی۔

حضرت میر سید فضل اللہ کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میر سید فضل اللہ بن میر سید احمد قدس سرہما کالپی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی مکمل تعلیم وتربیت والد ماجد کی زیرنگرانی پوری فرمائی۔ اور اپنے وقت کے جملہ علوم وفنون کو حاصل فرما کر مقتدائے وقت وامام بن کر خلق خدا کی ہدایت و رہنمائی میں مشغول ہوگئے۔

آپ اپنے وقت کے عظیم مشائخ میں سے تھے۔ آپ جامع علم ودانش ظاہرو باطن تھے۔ اور زہدوتقویٰ، عبادت وریاضت میں ممتاز اور مشائخین عصر میں معزز و مقبول تھے۔ تواضع وحسن خلق میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ بے شمار افراد آپ کے دست مبارک پر تائب ہوئے اور آپ کی ذات بابرکات سے مستفیض ہوئے۔

آپ کا وصال مبارک ۱۴/ ذیقعدہ بروز پنجشنبہ بوقت شام ۱۱۱۱ھ میں ہوا۔

آپ کا مزار مبارک کالپی شہر میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

تاثرات

☆.....مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

سید السالکین، زبدۃ الکاملین، سراج العلماء، رہبر فضلا، خضر راہ ہدایت، مشعل جادہ صداقت میر سید فضل اللہ کالپی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔[1]

.............☆☆☆☆.............

۱۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۲۸ طبع لاہور۔

حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہ العزیز

سید شاہ برکت اللہ بن سید شاہ اویس قدس سرہما ۱۰۷۰ھ کو بلگرام میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد ہی کی خدمت میں رہ کر تفسیر وحدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ کا درس لیا، اور بہت ہی قلیل مدت میں ان تمام علوم مروجہ میں مہارت تامہ حاصل کی۔ بعدہٗ علوم باطن وسلوک بھی اپنے والد ماجد ہی سے حاصل کئے۔ اور والد ماجد نے جملہ سلاسل کی اجازت وخلافت مرحمت فرما کر سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ میں بیعت لینے کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ ان کے علاوہ ابن سید عبدالنبی ابن سید طیب اور غلام مصطفیٰ ابن سید فیروز علیہم الرحمۃ سے بھی کسب فیض کیا۔

آپ مسلسل ۲۶ سال تک صائم رہے اور صرف ایک کھجور سے روزہ افطار کرتے، جذبات واستغراق کا یہ عالم تھا کہ تین دن تک یہ حالت رہی کہ شب وروز میں صرف دو فلوس تناول فرماتے اور چاولوں کے صرف پانی پر قناعت کرتے۔

آپ کا معمول تھا کہ ظہر کی نماز کے بعد تلاوت قرآن کریم فرماتے۔ عصر کی اذان ہونے پر اٹھتے۔ نماز فجر سے لے کر اشراق تک اوراد و وظائف میں رہتے۔ چاشت کے وقت مدرسہ میں تشریف لاتے اور مرید وطلباء کو درس دیتے۔ مغرب کے بعد سے لے کر عشاء تک بادہ عرفان کی برکتوں کو بکھیرتے اور یہی وقت توجہ خاص اور تعلیم خاص کا ہوتا۔

حضور قبلہ علیہ الرحمۃ تمام مقامات فقر کو طے کرنے کے بعد ۱۱۱۱ھ سے ۱۱۱۷ھ کے درمیان مارہرہ شریف تشریف لائے۔ حضرت غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے آپ کو بڑی قربت اور عقیدت حاصل تھی۔ تمام سلاسل کی اجازت ہونے کے باوجود سلسلہ قادریہ میں بیعت فرماتے۔ آپ کے ۱۴ خلفاء کرام تھے۔ جنہوں نے آپ کی تعلیمات کو عام کیا۔ ۱۱۴۲ھ میں انتقال فرمایا اور مارہرہ شریف میں دفن ہوئے۔ مزار آپ کا مرجع خلائق ہے۔ بہت سی تصانیف یادگار چھوڑیں۔

فنافی اللہ شد آں پیر مردم
۱۱۴۲ھ

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

سلطان المناظرین، سید المتکلمین، شہنشاہ تقریر وتحریر، مایہ ناز ادیب، سلطان العاشقین، قدوۃ الواصلین، صاحب البرکات حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہ العزیز آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے تینتسویں امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ کی ذات مبارک ایسی تھی کہ ہر دیکھنے والا پہلی ہی نظر میں پکار اٹھتا کہ ہذا ولی اللہ، ہذا قطب العالم۔

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشق عشق انتما کے واسطے

..........☆☆☆..........

[1] ۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۳۰ طبع لاہور ۱۹۸۹ء۔

الشاہ ابوالبرکات سید آل محمد مارہروی علیہ الرحمۃ

آپ ۱۱۱۱ھ میں بلگرام میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم وتربیت والد گرامی حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کی آغوش میں ہوئی۔ اور والد مکرم ہی سے شرف بیعت وخرقہ خلافت واجازت حاصل تھا۔ حضرت میر شاہ لطف اللہ لدھان علیہ الرحمۃ نے بھی خلافت سے سرفراز فرمایا۔

عبادت وریاضت اور تقویٰ وطہارت میں آپ درجہ کمال پر تھے اور اخلاق و عادات میں اپنے اسلاف کے صحیح ترجمان تھے۔ ۱۸ سال تک ریاضت میں مصروف رہے۔ اور کامل تین سال تک اعتکاف میں خلوت گزیں رہے اور جو کی روٹی سے افطار فرماتے۔

والد گرامی نے طالبان وسالکان کی خدمت وتعلیم وتعلم آپ کے حوالے کردیا تھا۔ بایں وجہ آپ کی خدمت میں جو شخص آتا، اس کو ظاہر وباطن میں پورا پورا شریعت مطہرہ سے آراستہ ہونے کی وصیت وتاکید فرماتے، اور مآثر الکرام میں لکھا ہے کہ حضرت آل محمد علیہ الرحمۃ امراض قلبی کے ازالہ میں شان مسیحائی رکھتے تھے۔

آپ کے ۲۲ خلفائے کرام تھے۔ جن کی وجہ سے سلسلہ قادریہ کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ ۱۱۶۴ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار مبارک مارہرہ شریف میں والد بزرگوار کے روضہ میں بجانب مشرق واقع ہے۔

قطعہ تاریخ

چراغ آل عبا شمع دودمان علا — فزود جلوۂ او رونق حریم بہشت

اناده کرد بہ من سال رحلتش ہاتف　　نصیب آل محمد بود نعیم بہشت [1]
۱۱۶۴ھ

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

قدوۃ العارفین، اسوۃ الواصلین حضور الشاہ ابوالبرکات سید آل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے چونتیسویں (۳۴) امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ کی پوری عمر بزرگوں کے زیر سایہ گزری اور فیوض وبرکات سے مستفیض ہوئے۔ جب کوئی طالب آپ کے پدر بزرگ وارشاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو آپ ارشاد فرماتے کہ: آل محمد کے پاس جاؤ۔ اس نے میرے سر سے بہت سا بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور راحت بخشی ہے۔

آپ کی شان بے نیازی واستغناء کا یہ عالم تھا کہ بادشاہوں اور نوابوں سے اکثر دور رہتے اور ان کو اپنے پاس تک آنے نہ دیتے۔

حب اہل بیت ذے آل محمد کیلئے
کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

......☆☆☆☆......

[1] ۔تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۶۴ طبع لاہور ۱۹۸۹ء۔

حضرت الشاہ سید حمزہ مارہروی قدس سرہٗ العزیز

آپ ۱۱۳۱ھ میں مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے والد گرامی الشاہ ابوالبرکات آل محمد علیہ الرحمۃ سے جملہ علوم وفنون کی تکمیل کی۔ اور ان ہی کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کیں۔ قبلہ الشاہ ابوالبرکات آل محمد قدس سرہٗ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ مولانا محمد باقر علیہ الرحمۃ اور شیخ ڈھڈھا لاہوری سے بھی استفادہ کیا۔ حکیم عطاء اللہ سے علم طب حاصل کیا۔

آپ علم وفضل میں یکتا، مایہ ناز مصنف، عدیم النظیر عارف اور اکابر اولیاء کرام سے تھے۔ صاحب کرامت وتصرف بزرگ تھے۔

آپ کے عادات وخصائل اپنے اسلاف کرام خصوصاً والد معظم کے نقش قدم پر تھے۔ جود وسخا، اخلاق ومروت میں اپنی مثال آپ تھے۔ ہمہ وقت تلقین و ہدایت اور مخلوق خدا کی تعلیم وتربیت میں مصروف رہتے۔ عبادت وریاضت میں یگانہ عصر تھے۔

تصنیفات

(۱)۔کاشف الاستار۔(۲)۔فیض الکلمات۔یہ کتاب دنیا کے علوم وفنون پر مشتمل ہے۔ جلد اول الٰہ آباد (انڈیا) اور جلد ثانی مارہرہ شریف میں موجود ہے۔ (۳)۔مثنوی انتقاقیہ۔(۴)۔قصیدہ گوہربار (اردو) (۵)۔رسالہ عقائد وغیرہ۔

آپ کے ۳۱ خلفاء کرام تھے۔ جنھوں نے آپ کے مشن کو جاری رکھا۔

۱۱۹۸ھ میں اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔

تاریخ وصال: اُدْخُلِیْ فِیْ جَنَّتِیْ
۱۱۹۸ھ

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

اسد العارفین، قطب الکاملین الشاہ سید شاہ حمزہ قدس سرہٗ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے پینتیسویں (۳۵) امام وشیخ طریقت ہیں۔ بڑے بڑے مجاہدات کی منزلوں کو آپ نے طے فرمایا۔ آپ نہایت ہی ذہین تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں ہی آپ نے جملہ علوم وفنون کو حاصل کرلیا تھا۔ اور گیارہ سال کی مدت تک اپنے جدّ امجد حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کی تربیت میں رہ کر فیوض وبرکات حاصل کئے۔ علامہ ابن العربی نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیفات سے خاص ذوق تھا۔

آثار مقدسہ

☆...... آپ کو موئے مبارک حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قدم شریف اور نعلین شریف حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حاجی جمال الدین کی معرفت جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ یا ان کے بھائی کی اولاد میں تھے ملے۔ جن کی زیارت اعراس کے موقع پر کرائی جاتی ہے۔ [۱]

........☆☆☆........

۱۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۵۰ طبع لاہور ۱۹۸۹ء۔

حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی قدس سرہٗ

آپ کی ولادت باسعادت ۲۸ر رمضان المبارک ۱۱۶۰ھ میں ہوئی۔ اسم گرامی سید آل احمد اور لقب اچھے میاں ہے۔ آپ خلف رشید وسجادہ نشین حضرت سید شاہ حمزہ نور اللہ مرقدہٗ کے ہیں۔ آپ نے علوم ظاہری وباطنی ومنازل سلوک کی تکمیل اپنے والد ماجد سے فرمائی۔ طب کی باقاعدہ تعلیم حکیم نصر اللہ صاحب مارہروی سے حاصل کی۔

تاثرات

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

قدوۃ الکاملین، قطب العارفین، عاشق خدا، مظہر غوثیت مآب۔ شمس الدین ابوالفضل حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں قدس سرہٗ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے چھتیس ویں امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ بڑے باکمال وعارف باللہ تھے کرامات و تصرفات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ نے سخت ترین ریاضتیں کیں۔ غلاموں کی حفاظت وکفالت خود فرماتے۔ اور اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر تھے۔ اکثر علماء وفضلاء آپ کے خدام تھے۔ علماء کے دقیق ومشکل مسائل ایسی خوبی سے حل فرما دیتے کہ عقلیں حیران رہ جاتیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت نقیب الاشرف بغدادی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوکر ''مسئلہ وحدت الوجود'' سمجھنا چاہا۔ تو حضرت نے ہندوستان

کے سفر کی ہدایت فرمائی۔ وہ صاحب علماء و مشائخ سے ملتے ہوئے، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی خدمت میں پہنچے۔ عرض مدعا کیا۔ مگر تشفی نہ ہوئی۔ حضرت محدث دہلوی نے فرمایا کہ آپ مارہرہ میں حضرت اچھے میاں کی خدمت میں جائیے وہ آپ کی تسکین فرمادیں گے۔

تصانیف (۱) آئین احمد، جملہ علوم وفنون پر بحث کی گئی ہے۔ تقریباً ۳۴ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی، سید مہدی حسن اور مولانا فضل رسول بدایونی کے کتب خانوں میں اس کے متفرق نسخے موجود ہیں۔ (۲) بیاض عمل ومعمول

خلفاء کرام

آپ کے خلفاء چاردانگ عالم میں تھے اور آپ کے مریدین کی صحیح تعداد نہیں بتائی جاسکتی۔ ایک اندازے کے مطابق قریب دولاکھ تھی۔ آپ کے خلفاء کی تعداد تقریباً ۷۰ کے قریب تھی۔

اقوال مبارکہ

(۱)۔ جہاں تک ہوسکے خدا سے خدا کے سوا طلب نہ کرے۔ جب اللہ تعالیٰ ہی اس کا ہوگیا تو سب خلق اس کی ہوگئی۔

(۲)۔ جس طرح حق تعالیٰ کو بالذات اپنے ظاہر و باطن کے سب احوال پر مطلع جانے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بعطائے الٰہی اسی طرح اپنے احوال ظاہری و باطنی پر مطلع جانے اس صورت میں اس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت نہ ہوسکے گی۔

(۳)۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہر چھوٹے بڑے کام میں بہت کوشش سے اپنے اوپر لازم جان کہ محبوبی کا درجہ اسی سے ملتا ہے۔

(۴)۔ اپنے کل امور کو خواہ وہ نفس کے ورغلانے سے ہوں یا قلب وروح کے قوت دینے سے، بہرحال تمام وقتوں میں خود کو حوالہ بخدا کرنا چاہئیے۔

(۵)۔ جس قدر ہوسکے کم کھانے اور کم سونے کی کوشش کرے اس میں بہت سے فائدے ہیں۔

(۶)۔ اپنے پیرومرشد کو اپنے حق میں کل جہان کے شیوخ سے افضل جانے۔

۱۷؍ربیع الاوّل ۱۳۳۵ھ میں وصال فرمایا۔

آپ کا مزار مقدس حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ کی مزار مبارک کے دائیں جانب مرجع خلائق ہے۔

حضرت عبادت و ریاضت میں بہت بلند رتبہ کے حامل تھے۔ آپ ہمیشہ اکتساب واذکار ومراقبات واشغال میں مصروف رہتے یہاں تک کہ فرائض پنجوقتہ کے علاوہ حبس کبیر، صلوٰۃ معکوس وصوم ونوافل اور مجاہدات قویہ وریاضت باطنیہ اوراد و اشغال کا التزام رکھتے تھے۔ اور طاعات پر طاعات بجالاتے۔ ل

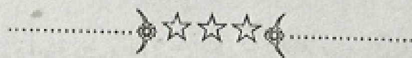

ل۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۵۶ طبع لاہور ۱۹۸۹ء۔

تذکرہ علمائے اہلسنت از محمود احمد قادری (کانپوری) صفحہ نمبر ۱۷۔

خاندان برکات، برکات مارہرہ۔

حضرت شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ العزیز

موصوف تیرھویں صدی ہجری کے اکابر اولیاء اللہ سے تھے۔ ۱۲۰۹ھ میں ولادت باسعادت ہوئی۔ اپنے بڑے چچا حضرت اچھے میاں اور والد ماجد حضرت شاہ آل برکات ستھرے میاں قدس سرہما کی آغوش شفقت ومحبت میں تربیت اور نشوونما پائی۔ حضرت عین الحق شاہ عبدالمجید بدایونی (م ۱۲۶۳ھ) حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ کشفی بدایونی (م ۱۲۸۱ھ) قدس سرہما سے خانقاہ برکاتی سے ابتدائی درسیات پڑھ کر فرنگی محل کے علماء ملا نواب علیہ الرحمۃ اور مولانا عبدالواسع علیہ الرحمۃ سے تکمیل کی۔ ۱۲۳۶ھ میں مخدوم شیخ العالم عبدالحق رودلوی (التوفی ۸۷۰ھ) کے عرس کے موقع پر مشاہیر علماء ومشائخ کی موجودگی میں دستار بندی ہوئی۔ اسی سنہ میں حضرت اچھے میاں کے ارشاد کے بموجب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے درس حدیث میں شریک ہوئے۔ صحاح ستہ کا دور کرنے کے بعد سلاسل حدیث اور طریقت کی اسناد مرحمت ہوئیں۔

حضرت کو اجازت وخلافت حضرت اچھے میاں قدس سرہٗ سے تھی۔ والد ماجد نے بھی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ مگر مرید اچھے میاں کے سلسلہ میں فرماتے تھے

خلفاء کرام

حضرت کے خلفاء کرام اپنے وقت کی نابغہ روزگار ہستیاں ہیں جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱)۔ حضرت سید ظہور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲)۔ حضرت حاجی فضل رزاق فرشوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳)۔ حضرت سید مہدی حسن مارہروی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۴)۔ حضرت شیخ منور علی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵)۔ حضرت سید شاہ ظہور حسن مارہروی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶)۔ حضرت سید تجمل حسین شاہ شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۷)۔ حضرت شاہ ابوالحسین نوری میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۸)۔ حضرت حافظ مظہر حسین فرشوی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۹)۔ حضرت شاہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۰)۔ حضرت حافظ مجاہد الدین صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۱)۔ حضرت سید شاہ محمد صادق برادرزادہ رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۲)۔ مولانا قاضی عبدالسلام عباسی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۳)۔ حضرت سید شاہ امیر حیدر ہمشیر زاد حضور رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۴)۔ مولانا احسان اللہ بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۵)۔ حضرت سید شاہ حسین حیدر رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۶)۔ مفتی محمد حسن خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۷)۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۸)۔ مفتی شرف علی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۹)۔ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۰)۔ مولوی ضیاء اللہ خان عباسی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

تاثرات

☆......مولانا محمود احمد قادری استاذ مدرسہ احسن المدارس قدیم کانپور (انڈیا)

حضرت شاہ آل رسول علیہ الرحمۃ تیرھویں صدی ہجری کی وہ عظیم شخصیت تھے جن کے فیض یافتہ افراد کی مساعی وکوشش سے اسلام کی گرتی ہوئی دیوار سنبھل گئی

☆......مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

آپ کی عادات وصفات میں شریعت کی پوری جلوہ گری تھی اور شریعت مطہرہ کی غایت درجہ پابندی فرماتے۔ نہایت کریم النفس، عیب پوش اور حاجت برآری میں یگانہ عصر تھے۔

☆......آخری وصیت

وقت رحلت لوگوں نے استدعا کی کہ حضور! کچھ وصیت فرمادیجئے۔ بہت اصرار پر فرمایا۔ مجبور کرتے ہو تو لکھ لو ہمارا وصیت نامہ۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ بس یہی کافی ہے اور اس میں دین ودنیا کی فلاح ہے۔ ۱۸/ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ کو وصال ہوا[1]

.... ☆☆☆☆ ....

[1] تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۶۸، ۳ طبع لاہور ۱۹۸۹ء۔
تذکرہ علمائے اہل سنت صفحہ نمبر ۲۱ طبع فیصل آباد ۱۹۹۲ء۔
تذکرہ علمائے ہند صفحہ نمبر ۲۱۹ طبع کراچی ۱۹۶۱ء۔

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

موصوف ۱۰/ شوال ۱۲۷۲ھ/۱۴/ جون ۱۸۵۶ء میں شہر بریلی (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ اردو فارسی کی ابتدائی کتابیں مولانا غلام قادر بیگ ولد حسن جان بیگ (م ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء) سے پڑھیں۔ پھر تمام دینیات کی تعلیم اور جملہ علوم وفنون اپنے والد ماجد امام المتکلمین حضرت مولانا الشاہ نقی علی خاں قدس سرہ سے مکمل کئے۔ ان کے علاوہ درج ذیل اساتذہ کرام سے اکتساب فیض کیا۔

☆...... حضرت مولانا عبدالعلی رامپوری (م ۱۳۰۳ھ)۔

☆...... حضرت مولانا شاہ ابوالحسن نوری مارہروی (م ۱۳۲۴ھ)۔

☆...... حضرت مولانا شاہ آل رسول مارہروی (م ۱۲۹۶ھ)۔

☆...... شیخ احمد بن زین دحلان مکی مفتی شافعیہ (م ۱۳۰۴ھ)۔

☆...... شیخ عبدالرحمٰن مکی مفتی حنفیہ (م ۱۳۰۱ھ)۔

☆...... شیخ حسین بن صالح امام شافعیہ (م ۱۳۰۲ھ)۔

۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خاں اور تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی (م ۱۹۰۲ء) کے ہمراہ شاہ آل رسول مارہروی نوراللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے بیعت ہوئے اور تمام سلسلوں کی اجازت وخلافت اور سند حدیث حاصل کی۔

تمام عمر درس وتدریس اور گم گشتگان راہ کی تعلیم وتربیت اور اصلاح میں بسر کی۔ ۱۳۱۱ھ کے پیداشدہ "فتنہ ندوہ" کا مقابلہ کیا۔ اور فتنہ تفضیلیت کے انسداد میں سعی

بلیغ فرمائی۔تحریک خلافت کی غیر اسلامی روش پر تنقید کی۔قادیانیت کے بڑھتے ہوئے کفری اثرات کو روکا۔تصوف کی غلط ترجمانی پر ضرب کاری لگائی۔ترک تقلید کی وباء کا سد باب کیا۔اور دیوبندیت کی طاغوتی قوت کو پوری طاقت ایمان سے روکا۔کتابیں اور رسالے تالیف کیے۔یہی آپ کا امتیاز خاص اور سرمایہ حیات ہیں۔

آپ کی ذات عشق رسول میں پگھلی ہوئی ایسی شمع فروزاں تھی جس سے نگر نگر میں عشق رسول کا اجالا ہوا۔حفاظت و صیانت دین کی انہیں مساعی کے پیش نظر ۱۳۱۸ھ کے جلسہ اصلاح ندوۃ العلماء پٹنہ میں اکابر علماء و مشائخ کی موجودگی میں حضرت مطیع الرسول شاہ عبدالقادر بدایونی علیہ الرحمۃ نے اپنی تقریر کے دوران آپ کو مجدد مائۃ حاضرہ کے لقب سے یاد کیا اور موجودہ و غیر موجودہ اکابر نے اس پر اتفاق کیا

حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف بہار شریعت) کے شدید اصرار پر ۱۹۱۱ء میں ترجمہ قرآن مکمل کیا۔جس کا نام کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن رکھا گیا۔جو کہ قرآن مجید کی حقیقی جھلک کا آئینہ دار ہے۔

۱۳۰۳ھ میں مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کے تاسیسی جلسہ میں علماء سہارنپور لاہور، کانپور، جونپور و بدایوں وغیرہ کی موجودگی میں حضرت علامہ محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خواہش پر اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہٗ نے علم حدیث پر متواتر تین گھنٹے تک پُر مغز اور مدلل، کلام فرمایا۔جلسہ میں موجود تمام علمائے کرام نے خوب حیرت و استعجاب کے ساتھ تحسین و تعریف کی۔

مولانا خلیل الرحمٰن بن مولانا احمد علی سہارنپوری نے تقریر کے اختتام پر بے ساختہ اٹھ کر اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ کی دست بوسی کی۔اور فرمایا کہ اگر اس وقت آپ کے والد ماجد (مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمۃ المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۵ء)

ہوتے تو وہ علم حدیث میں آپ کے کلام و تبحر علمی کی دل کھول کر داد دیتے۔اور مولانا وصی احمد محدث سورتی اور علماء کے جم غفیر نے بھی پر زور تائید کی۔غرضیکہ آپ کا محدثانہ مقام ہر ایک کو مسلم تھا۔

۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ میں وصال ہوا۔شیخ الاسلام والمسلمین مادہ وفات ہے۔

آپ کو علوم درسیہ کے علاوہ علوم جدیدہ وقدیمہ پر بھی مکمل دسترس و عبور حاصل تھا۔حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ان میں بعض علوم ایسے ہیں جن میں کسی استاذ کی رہنمائی حاصل کیے بغیر اپنی خداداد صلاحیت و ذہانت سے کمال حاصل کیا۔ایسے تمام علوم وفنون جن پر امام احمد رضا محدث بریلوی کو مکمل عبور حاصل تھا۔جدید تحقیق کے مطابق تقریباً ۷۱ ہیں۔ان میں کئی فن تو ایسے ہیں کہ دور جدید کے بڑے بڑے محققین اور ماہرین علوم وفنون ان کے ناموں سے بھی آگاہ نہ ہوں گے۔ [1]

نیا دن نئی شان

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان کے بانی اور صدر رسید ریاست علی قادری مرحوم و مغفور نے اپنے ایک مضمون ''امام احمد رضا ایک عظیم سائنسدان'' مشمولہ معارف رضا ۱۹۸۹ء میں ۱۰۵ علوم وفنون کی فہرست شائع کی ہے۔اس کے بعد مولانا عبدالستار ہمدانی نے اپنی غیر مطبوعہ کتاب خزینۃ العلم میں یہ تعداد ۱۱۵ فنون تک پہنچائی۔مولانا محمد اسحاق رضوی مصباحی نے اندازہ کیا کہ یہ تعداد ۲۰۰ سے بھی زائد ہے۔

---

[1] ۔ ماہنامہ فیضان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۱ شمارہ ۷ جنوری ۲۰۰۴ء صفحہ ۱۵۔

رضویات پر کام کی رفتار

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ الرحمۃ الواسعہ نے اپنی ۶۵ر سالہ حیاتِ مستعار میں وہ کام انجام دیئے جن کی تکمیل میں صدیاں بیت جائیں۔ انہوں نے وہ علمی کارنامے تنہا انجام دیئے جو بیسیوں ادارے مل کر بھی انجام نہیں دے سکتے بلکہ آپ نے پوری ملت کا کام سرانجام دیا۔ غرض کہ ان کی خدمات علمیہ اور ملّیہ کی ایک طویل فہرست ہے جو اس وقت ہمارا موضوع نہیں ہم زیرِ نظر سطور میں مختصراً اس بات کا جائزہ لیں گے اس ''دائرۃ المعارف العلوم'' (Encyclopedia of Knowledge) شخصیت پر عالمی جامعات کی سطح پر اب تک کتنے تحقیقی مقالات (تھیس) لکھے جا چکے ہیں اور جامعات سے باہر کن شخصیات یا اداروں نے ''رضویات'' کے حوالے سے کیا پیش رفت کی ہے، خصوصاً ماضی قریب کے دس (۱۰) برسوں میں۔

امام احمد رضا پر کام کا آغاز آج سے تقریباً ۳۵ر برس پہلے (۱۹۶۸ء میں) ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے عالم میں پھیل گیا۔ امام احمد رضا کے کارناموں کے حوالے سے ملکی اور غیر ملکی جامعات میں بہت سے فضلاء مختلف موضوعات پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کی تھیسس لکھ کر ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں اور دیگر بہت سے نئے اسکالرز اپنی تھیسس کی تیاری میں مشغول ہیں، جن میں سے بعض تکمیل کے مرحلے میں ہیں۔ ہر سال کسی نہ کسی ملکی یا عالمی جامعہ میں اس حوالے سے رجسٹریشن کی خبریں ماہر رضویات علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب اور ان کی وساطت سے یا براہِ راست راقم کو ملتی رہتی ہیں۔ اس سے امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت اور فکر کی پہنائیوں اور وسعتوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سید عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کی ہمہ جہت اور عظیم شخصیت ہونے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ گزشتہ ۳۵ر سال میں عالمی جامعات

کی سطح پر پی ایچ ڈی، ایم فل، ایم اے اور ایم ایڈ کے تحقیقی مقالہ جات جس تواتر اور دل جمعی سے لکھے جا رہے ہیں اس کی مثال برصغیر پاک و ہند (اور شاید عالم اسلام) کی کسی دوسری شخصیت میں نظر نہیں آتی۔ اب تک جن عالمی جامعات میں کسی نہ کسی نہج سے امام احمد رضا کی شخصیت پر کام ہونے کی اطلاعات ہم تک پہنچی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) جامعہ کراچی۔ (۲) جامعہ پنجاب، لاہور۔ (۳) سندھ یونیورسٹی حیدرآباد، جام شورو سندھ۔ (۴) بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔ (۵) الجامعۃ الاسلامیہ، بہاولپور۔ (۶) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔ (۷) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (انڈیا)۔ (۸) پٹنہ یونیورسٹی، بہار (انڈیا)۔ (۹) روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی شریف (انڈیا)۔ (۱۰) ہندو یونیورسٹی، بنارس (انڈیا)۔ (۱۱) کانپور یونیورسٹی، یوپی (انڈیا)۔ (۱۲) پشاور یونیورسٹی، پشاور۔ (۱۳) کلہار یونیورسٹی، کلہار (انڈیا)۔ (۱۴) رانچی یونیورسٹی، بہار (انڈیا)۔ (۱۵) بہار یونیورسٹی، مظفر پور۔ (۱۶) میسور یونیورسٹی (انڈیا)۔ (۱۷) پورنیہ یونیورسٹی، پورنیہ، بہار (انڈیا)۔ (۱۸) بمبئی یونیورسٹی، بمبئی (انڈیا)۔ (۱۹) کلکتہ یونیورسٹی، مغربی بنگال (انڈیا)۔ (۲۰) ویر کنور سنگھ یونیورسٹی، آرہ بہار (انڈیا)۔ (۲۱) عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، دکن (انڈیا)۔ (۲۲) کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک (امریکہ)۔ (۲۳) جامعۃ الازہر، قاہرہ (مصر)۔ (۲۴) قاہرہ یونیورسٹی، قاہرہ (مصر)۔ (۲۵) صدام یونیورسٹی للعلوم الاسلامیہ، بغداد شریف (عراق)۔ (۲۶) ساگر یونیورسٹی (انڈیا) (۲۷) اے دیوی یونیورسٹی، اندور (انڈیا) (۲۸) پونا یونیورسٹی، پونا (انڈیا)۔ (۲۹) جامعہ ملّیہ یونیورسٹی، نیو دہلی (انڈیا)۔ (۳۰) مگدھ یونیورسٹی (انڈیا)۔ (۳۱) برمنگھم یونیورسٹی (یوکے)۔ (۳۲) جواہر لال یونیورسٹی، نیو دہلی (انڈیا)۔ (۳۳) ڈربن یونیورسٹی (جنوبی افریقہ)۔

جدید یونیورسٹیوں کے علاوہ برصغیر پاک وہند، بنگلہ دیش کے طول وعرض میں اسلامی مدارس اور جامعات میں اساتذہ کرام اور فارغ التحصیل طلباء نے گزشتہ پچاس برسوں میں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے جو قابل قدر تصنیفی اور تحقیقی خدمات انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں ان کی اہمیت بھی کسی سے کم نہیں ہے۔

جامعات کے علاوہ جن مختلف اداروں میں امام احمد رضا پر بڑے پیمانے پر کام ہو رہا ہے ان کی حسب اطلاع فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) مرکزی مجلس رضا، لاہور۔ (۲) المجمع الاسلامی، مبارک پور (انڈیا)۔ (۳) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی۔ (۴) رضا اکیڈمی، بمبئی (انڈیا)۔ (۵) رضا اکیڈمی، لاہور۔ (۶) رضا اکیڈمی، اسٹاک پورٹ (برطانیہ)۔ (۷) امام احمد رضا اکیڈمی (ساؤتھ افریقہ)۔ (۸) سنی دارالاشاعت، مبارک پور (انڈیا)۔ (۹) الرضا اسلامک سینٹر ڈیرہ غازی خان (پنجاب، پاکستان)۔ (۱۰) رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔ (۱۱) کنزالایمان سوسائٹی، لاہور۔ (۱۲) ادارہ افکار رضا، بمبئی (انڈیا)۔ (۱۳) مرکز اہل سنت برکات رضا، پوربندر، گجرات (انڈیا)۔ (۱۴) سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل (ماریشس، ڈربن، مانچسٹر)۔ (۱۵) رضا دارالاشاعت بہیڑی، بریلی (انڈیا)۔ (۱۶) ادارہ اشاعت تصنیفات رضا، بریلی شریف (انڈیا)۔ (۱۷) ادارہ تصنیفات امام احمد رضا، کراچی۔

ان کے علاوہ جن جدید اداروں نے امام احمد رضا رحمہ اللہ پر تحقیق وتدقیق اور تصنیف وتالیف کا کام گزشتہ ۲؍سالوں کے اندر شروع کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:

المجمع الرضوی العلیمی (بالہند) بغداد شریف

مولانا ابو ساریہ، عبداللہ العلیمی الہندی طالب علم جامعہ صدام للعلوم

اسلامیہ بغداد کی سربراہی میں یہ ادارہ قائم ہوا ہے۔ اس ادارے کے مقاصد میں اہم بات یہ ہے کہ برصغیر پاک وہند کے علمائے اہل سنت کی شخصیت خصوصاً امام احمد رضا محدث بریلوی اور ان کی خدمات کا تعارف علمائے عرب میں کرایا جائے۔

اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن (سن تاسیس ۱۹۹۸ء)

شبدانیر، لوسائی بلڈنگ، پہلی منزل، نزد روزنامہ آزادی، ۵ مومن روڈ، چاٹگام بنگلہ دیش، مولانا محمد بدیع العالم رضوی حفظہ اللہ اس کے صدر اور ایڈووکیٹ مصاحب الدین بختیار اس کے جنرل سیکرٹری ہیں۔

رضا اسلامک اکیڈمی (سن تاسیس ۱۹۹۸ء)

طیبہ مارکیٹ، بہادر ہاٹ، چاندگاؤں، چاٹگام، بنگلہ دیش (ڈائریکٹر مولانا محمد بدیع العالم رضوی صاحب)۔

فاضل نوجوان مولانا بدیع العالم صاحب بہت پرجوش، مخلص اور فعال شخصیت ہیں یہ دونوں ادارے ان کی سربراہی میں تصنیف وتالیف اور نشرواشاعت کا کام مستقل بنیادوں پر کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا اکیڈمی پیلی کوٹھی

حسین باغ، باقر گنج، بریلی شریف (یوپی، انڈیا)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے شہر بریلی شریف میں امام الہمام پر تحقیق وتدقیق اور تصنیف وتالیف کے کام کو آگے بڑھانے کیلئے پہلی بار ایک ریسرچ انسٹیٹیوٹ "امام احمد رضا اکیڈمی" کے نام سے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ تحسین رضا خاں مدظلہ (نبیرہ علامہ حسن رضا خاں علیہ الرحمہ والرضوان) کی سرپرستی میں قائم ہوا ہے۔ یہ رضویات پر

کام کرنے والوں کیلئے ایک بڑی خوش آئین بات ہے۔

علامہ مولانا محمد حنیف خاں رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ پرنسپل جامعہ نوریہ رضوی، بریلی شریف، اس ادارے کے صدر ہیں ان کے ساتھ ہندوستان کے مخلص افاضل علماء اور محققین کی ایک ٹیم ہے جس میں زیادہ تر نوجوان اسکالرز ہیں۔

المدینۃ العلمیہ، کراچی

حال ہی میں کراچی میں فاضل نوجوان علامہ مفتی ڈاکٹر محمد ابوبکر قادری عطاری حفظہ اللہ تعالیٰ مہتمم جامعۃ المدینہ، گلستان جوہر، کراچی کی زیرنگرانی ''مدینۃ العلمیہ'' کے نام سے نشرواشاعت کا ایک جدید ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کے خاص مقاصد یہ ہیں:

''علمائے اہل سنت خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ سامی کی گرانمایاں تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر عربی عبارات کے ترجموں و تخریج وحواشی کے ساتھ سہل ترین اسلوب میں پیش کرنا ہے اور ان تصانیف کو عربی اور انگریزی میں ترجمہ کر کے عالم اسلام کی جامعات کو بھیجنا ہے۔ اس کے علاوہ مدارس اسلامیہ اور یونیورسٹی اور کالجز کی نصابی کتب کو بھی اسلامی عقائد کے مطابق تخریج وتحشی کے ساتھ شائع کرانا ہے۔ رابطہ کا پتہ ای میل یہ ہے ilmia26@hotmail.com سال بھر کی مختصر مدت میں اس ادارے سے اعلیٰ حضرت کے ۵/عدد عربی اور ۳/عدد اردو رسائل تسہیل تخریج اور حواشی کے ساتھ شائع ہوئے ہیں''۔

جامعہ ازہر قاہرہ

قاہرہ میں مولانا نعمان اعظمی کی سربراہی میں مولانا اسید الحق بدایونی، مولانا منظر الاسلام اور مولانا جلال رضا اور مولانا ممتاز احمد سدیدی حفظہم اللہ تعالیٰ کی ایک ٹیم ایک فعال ادارے کی حیثیت سے کام کررہی ہے۔ انہوں نے اب تک، امام احمد رضا کی درج ذیل کتب کی تعریف کی ہے جو قاہرہ سے ہی طبع ہوئی ہیں:

(۱)۔ ''القادیانیہ'' ردقادیانیت پر تین رسائل کا مجموعہ " السوء العقاب علی مسیح الکذاب " . " الجراز الدیانی علی المرتد القادنی " . " المبین ختم النبیین " .

(۲)۔ ''محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور

(۳)۔ اسلام اور فلسفہ (۳/رسائل) کا مجموعہ: مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید " التبجیربات التدبیر اور " القمع المبین الآمال المکذبین" .

ان کی کتب کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ جامعہ ازھر کے جید علماء کی تقاریظ اور مقدمات سے مزین ہیں۔

مصر میں رضویات

''حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی شخصیت مصر کے دینی اور علمی حلقوں کی معروف شخصیت بن گئی ہے۔ کیونکہ ان کے بارے میں سرزمین قاہرہ پر کئی علمی تخلیقات منظر عام پر آچکی ہیں۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے بارے میں منظر عام پر آنے والی علمی تخلیقات اگرچہ چند سال پہلے شروع

ہوئی ہیں لیکن یہ سب کتب ہمہ جہت ہیں۔ ہم نے ان کاوشوں کو یونیورسٹیوں کے تحقیقی مقالات، مضامین تحسین، عربی قصائد، یونیورسٹی کے نصاب اور مراسلات کی شکل میں دیکھا ہے۔ میں اردو داں قارئین کے سامنے ایک فہرست پیش کرتا ہوں تاکہ ان کے سامنے واضح ہو کہ مصر میں اہل علم نے رضویات کا کتنا اہتمام کیا ہے۔

یونیورسٹیوں کے تحقیقی مقالات

(۱)۔ ''الامام احمد رضا خاں واثرہ فی الفقہ الحنفی'' (امام احمد رضا خاں اور فقہ حنفی میں ان کا اثر) ایم فل مقالہ از مولانا مشتاق احمد شاہ فاضل جامعہ محمدیہ غوثیہ سرگودھا، پاکستان۔

(۲)۔ ''الشیخ احمد رضا خاں البریلوی شاعراً عربیاً'' (مولانا احمد رضا خاں بریلوی بحیثیت عربی شاعر) ایم فل مقالہ از مولانا ممتاز احمد سدیدی، ابن علامہ عبدالحکیم شرف قادری، لاہور، پاکستان۔[1]

ایک ہزار کے قریب کتابیں ۷۱ موضوعات پر تحریر فرمائیں۔ جن میں سے چند عربی کتب وحواشی اور دیگر کتب کے نام درج ذیل ہیں۔

حاشیہ تفسیر بیضاوی، حاشیہ معالم التنزیل، حاشیہ تفسیر خازن، حاشیہ عنایت القاضی، حاشیہ الاتقان فی علوم القرآن، الروح البہیج فی آداب التخریج، مدارج طبقات الحدیث، النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب، حاشیہ صحیح بخاری، حاشیہ صحیح مسلم، حاشیہ ترمذی، حاشیہ نسائی، حاشیہ ابن ماجہ ان کے علاوہ ۳۷ کتابیں عربی زبان میں فن حدیث پر لکھیں۔

حاشیہ فقہ اکبر، حاشیہ خیالی، حاشیہ عقائد عضدیہ، حاشیہ شرح مواقف، حاشیہ

[1] ماہنامہ معارف رضا کراچی اپریل تا جون ۲۰۰۳، صفحہ نمبر ۷۲، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴ مضمون مولانا اسحاق مصباحی۔

شرح مقاصد، حاشیہ مسامرہ، حاشیہ الیواقیت الجواہر وغیرہ۔

جد الممتار (شرح در المختار شامی ۵ جلد، کفل الفقیہ الفاہم، نور عینی فی الانتصار للامام عینی رحمۃ اللہ علیہ، حاشیہ فواتح الرحمت، حاشیہ کتاب الخراج للامام ابی یوسف، حاشیہ میزان الشریعۃ الکبریٰ، حاشیہ ہدایہ آخرین، حاشیہ فتح القدیر، عنایہ حلبی، حاشیہ جوہرہ نیرہ، حاشیہ مراقی الفلاح، حاشیہ بحر الرائق، حاشیہ طحطاوی، حاشیہ عالمگیری، فتاویٰ رضویہ ۱۲ جلدوں میں عربی اردو وغیرہ۔

تلامذہ

آپ کے مشہور تلامذہ کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱)۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲)۔ حضرت مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔ حضرت مولانا سید احمد کچھوچھوی علیہ الرحمۃ۔

(۴)۔ حضرت مولانا سید محمد جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمۃ۔

(۵)۔ حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ۔

(۶)۔ حضرت مولانا عبدالواحد علیہ الرحمۃ پیلی بھیتی۔

(۷)۔ حضرت مولانا حسنین رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ۔

(۸)۔ حضرت مولانا سلطان احمد خاں علیہ الرحمۃ۔

(۹)۔ حضرت مولانا سید امیر احمد علیہ الرحمۃ۔

(۱۰)۔ حضرت مولانا حافظ یقین الدین علیہ الرحمۃ۔

(۱۱)۔ حضرت مولانا حافظ عبدالکریم علیہ الرحمۃ۔

(۱۲)۔ مناظر اہل سنت مولانا حشمت علی خاں پیلی بھیتی لکھنوی علیہ الرحمۃ۔

(۱۳)۔ حضرت مولانا منور حسین علیہ الرحمۃ۔

(۱۴)۔ حضرت مولانا عبدالرشید عظیم آبادی علیہ الرحمۃ۔

(۱۵)۔ حضرت مولانا شاہ غلام محمد بہاری علیہ الرحمۃ۔

(۱۶)۔ حضرت مولانا حکیم عزیز غوث علیہ الرحمۃ۔

(۱۷)۔ حضرت مولانا نواب مرزا علیہ الرحمۃ۔

(۱۸)۔ مولانا ابوالیاس حافظ محمد امام الدین رضوی قادری (سیالکوٹی) علیہ الرحمۃ۔

(۱۹)۔ محقق لاہوری مولانا ابوالفیض قلندر علی سہروردی علیہ الرحمۃ۔ [1]

..................☆☆☆..................

۱۔ تذکرہ علماء اہلسنت از محمود احمد کانپوری۔

تذکرہ اکابر اہلسنت از مولانا عبدالحکیم شرف قادری۔

تذکرہ علمائے ہند از رحمان علی مرتبہ محمد ایوب قادری۔

سوانح اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ۔

انوار رضا مطبوعہ لاہور۔

تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ طبع لاہور۔

رفیق العلم، خصوصی ایڈیشن، ۳۰ رجون ۱۹۹۷ء دارالعلوم امجدیہ کراچی۔

سوانح مولانا ابوالفیض قلندر علی سہروردی طبع لاہور ۱۹۸۵ء۔

خلفائے اعلیٰ حضرت مرتب محمد عبدالستار طبع لاہور ۱۹۹۸ء۔

رفیق الاطباء جلد دوم طبع لاہور۔

نزہۃ الخواطر جلد ۸ طبع کراچی

الشاہ احمد رضا از مفتی غلام سرور قادری طبع ۱۹۷۶ء۔

فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں از ڈاکٹر محمد مسعود احمد طبع لاہور۔

تاثرات و جذبات

☆......ڈاکٹر محمد اقبال لاہور

ہندوستان کے دورِ آخر میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا۔

(ہفت روزہ افق کراچی جنوری ۱۹۷۹ء)

☆......ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں سابق صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ اپنے دور کے بے مثل علماء میں شمار ہوتے ہیں۔

(اجالا، صفحہ ۵۴ طبع رضا اکیڈمی لاہور)

☆......علامہ علاؤالدین صدیقی، سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور

فاضل بریلوی کی زندگی کو مشعل راہ بنانا چاہیے۔

(اجالا، صفحہ ۵۴ طبع رضا اکیڈمی لاہور)

☆......ڈاکٹر عبادت بریلوی، پرنسپل اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور

انہوں نے اپنی تصانیف سے علوم اسلامی میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

(اجالا، صفحہ ۵۴ طبع رضا اکیڈمی لاہور)

☆......ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

بلاشبہ وہ عبقری تھے۔

(اجالا، صفحہ ۵۴ طبع رضا اکیڈمی لاہور)

☆......پروفیسر ابرار حسین، شعبہ بنیادی سائنس، علامہ اقبال یونیورسٹی اسلام آباد

ریاضی کے میدان میں اعلیٰ حضرت کا مقام بہت بلند ہے۔

(اجالا، صفحہ ۵۴ طبع رضا اکیڈمی لاہور)

☆...... پروفیسر کرار حسین سابق وائس چانسلر، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

انہوں نے علم وعمل میں عشق رسول کو وہ مرکزی مقام دیا جس کے بغیر تمام دین جسد بے روح ہے۔

(خیابان رضا صفحہ ۸۵ طبع لاہور)

☆...... ڈاکٹر عبدالشکور شاد، کابل یونیورسٹی کابل

علامہ موصوف کی تحقیقی کاوشیں اس قابل ہیں کہ تاریخ ثقافت اسلامی ہندوستان اور پاکستان میں بالتفصیل ثبت ہیں۔

(اجالا، صفحہ ۵۵ طبع رضا اکیڈمی لاہور)

☆...... پروفیسر عبدالفتح ابوغدہ، کلیۃ الشرعیۃ محمد بن سعود یونیورسٹی ریاض

عبارت کی روانی اور کتاب وسنت واقوال سلف سے دلائل کے انبار دیکھ کر میں حیران وششدر رہ گیا۔

(اجالا، صفحہ ۵۵ طبع رضا اکیڈمی لاہور)

☆...... ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کراچی

میں جناب فاضل بریلوی کی دینی خدمات کا مداح اور معترف ہوں۔ اور ان کو اسلام کے مجاہدین ومبلغین کی صف اوّل میں سمجھتا ہوں۔ عشق رسول کا جذبہ ان کی نثر اور نظم میں ہر جگہ موجود ہے۔ اور چونکہ ان کی بنیاد جذبہ کی صداقت اور موضوع

کی لطافت پر ہے اس لئے اس کا اثر آخر تک ہونا قدرتی امر ہے۔

(خیابان رضا صفحہ ۳۷ طبع لاہور)

☆...... ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سابق مرکزی وزیر تعلیم سابق وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی

حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے متعلق میں صرف اس قدر کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ علم دینیہ میں انہیں جو دسترس حاصل تھی۔ وہ فی زمانہ فقید المثال تھی۔ دوسرے علوم میں بھی ید طولیٰ حاصل تھا۔ ان کا دل عشق نبوی میں کباب تھا۔ اس لئے نعت میں خلوص اور سوز ہے۔ جو بغیر عمیق جذبات کے پیدا نہیں ہوسکتا۔ سیاسی بصیرت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ حضرت اس خطرے سے پوری طرح آگاہ تھے جو ہندوستان سے مسلمانوں کو لاحق تھا۔ جس زمانے میں اچھے اچھے ہندو دوستی میں حد سے تجاوز کر رہے تھے۔ حضرت اس خطرے سے امت کو آگاہ فرما رہے تھے۔ ہندو چیرہ دستیوں کا احساس ہی اساس پاکستان تھا۔ اس سے آپ کی سیاسی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل کیلئے دفتر درکار ہیں۔ اور ایک مختصر سی صحبت میں اس سے عہدہ برآ ہونا دشوار ہے۔

(اجالا، صفحہ ۵۶ طبع رضا اکیڈمی لاہور)

☆...... مولانا ابوالاعلیٰ مودودی لاہور

مولانا احمد رضا کے علم وفضل کا میرے دل میں بڑا احترام ہے فی الواقع وہ علوم دینیہ پر بڑی نظر رکھتے تھے۔ اور ان کی اس حقیقت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔

(مقالات یوم رضا صفحہ ۴۰ حصہ دوم طبع لاہور)

☆......ڈاکٹر محی الدین الوائی، ازہر یونیورسٹی مصر

جن علمائے ہند نے مروجہ علوم عربیہ کی خدمات میں اعلیٰ قسم کا حصہ لیا ان میں مولانا احمد رضا خاں صاحب کا نام سرفہرست آتا ہے۔ علوم عربیہ کو آراستہ کرنے میں آپ کا بہترین ریکارڈ ہے۔ آپ نے جس طرح علم فقہ، تفسیر، حدیث، کلام وتصوف وغیرہ اور علوم فروعات میں تصنیف فرمائی ہیں۔ اسی طرح آپ کی بہت سی تصانیف ادب مثلاً صرف، بلاغت، شعر، انشاء میں بھی ہیں۔ نیز علوم عقلیہ مثلاً منطق، ہیئت، حساب وفلاسفہ میں بھی آپ نے قلم اٹھایا ہے۔

آپ دو مرتبہ حج بیت اللہ وزیارت روضہ رسول کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنے دونوں سفروں میں عرب کے اسلامی وعلمی مرکزوں کو دیکھا اور وہاں کے علماء سے ملاقات کی۔ علوم اور معاملات دینیہ میں مشورے بھی کئے۔ مشہور علمائے حدیث کی مخصوص اسانید سے حدیث روایت کرنے کی اجازتیں بھی لیں اور خود بھی اپنی مخصوص اسناد سے وہاں کے علماء کو حدیث روایت کرنے کی اجازت بخشی۔

(صوت الشرق قاہرہ شمارہ فروری ۱۹۷۰ء)

☆......حکیم سعید احمد دہلوی

مولانا احمد رضا بریلوی شریعت وطریقت دونوں کے رموز سے آگاہ تھے۔ اگر ایک طرف ان کے فتاویٰ نے عرب وعجم میں ان کی دینی بصیرت کی دھاک بٹھادی تھی تو دوسری طرف عشق رسول نے ان کی نعتیہ شاعری کو فکر وفن کی بلندیوں تک پہنچادیا۔ (خیابان رضا صفحہ ۹۴ طبع لاہور)

☆☆☆

ضیاء المشائخ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی قدس سرہٗ

موصوف قصبہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ (پاکستان) میں شیخ عبدالعظیم کے ہاں ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے۔ گھرانے کے جد اعلیٰ شیخ قطب الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے اجداد میں حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (محشی خیالی قطبی) بہت مشہور عالم ہوئے ہیں۔

ابتدائی تعلیم مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری رحمۃ اللہ علیہ سے بمقام سیالکوٹ حاصل کی۔ پھر کسی وجہ سے گھر سے نکلنا پڑا۔ اور لاہور آگئے۔ یہاں حضرت مولانا غلام قادر بھیروی علیہ الرحمۃ (خطیب بیگم شاہی مسجد) سے ڈیڑھ سال تک اخذ علوم کیا۔ اور لاہور سے دہلی تشریف لے گئے۔ دہلی میں تحصیل علوم کے لئے چار سال قیام کیا۔ اس کے بعد حصول علم حدیث کیلئے آپ پیلی بھیت (یوپی بھارت) میں حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور تقریباً ۴ سال ان کی خدمت میں رہ کر علوم دینیہ کی تکمیل کی اور دورہ حدیث کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ اور امام اہل سنت مولانا احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے دست مبارک سے دستار بندی کی۔

پیلی بھیت میں دوران تعلیم آپ کے ہم سبق طلباء میں امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے صاحبزادے مولانا سید خادم حسین محدث علی پور

(م ۱۹۵۱ء) اور پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (م ۱۳۵۲ھ) بھی شامل تھے۔

پیلی بھیت میں قیام کے دوران آپ ہر جمعرات کو مولانا وصی احمد محدث سورتی اور مولانا عبدالرحمٰن اعظم گڑھی کے ہمراہ بریلی شریف میں امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ رات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے پاس قیام ہوتا۔ دوسرے دن جمعۃ المبارک کی نماز ادا کر کے واپس پیلی بھیت آجاتے۔ تقریباً ساڑھے تین برس یہ معمول رہا۔ اور اس طرح آپ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ اسی دوران سلسلہ ارادت میں داخل ہوئے۔

۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو سلسلہ قادریہ کی اجازت وخلافت عطا کی۔ سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے علاوہ دیگر سلاسل کی بھی اجازت مرحمت فرمائی مگر آپ نے تمام عمر سلسلہ قادریہ برکاتیہ کی ترویج کیلئے کام کیا۔ اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ علاوہ ازیں آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مولانا وصی احمد محدث سورتی سے اجازت وخلافت حاصل تھی۔ (محدث سورتی علیہ الرحمۃ کو مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمۃ سے خلافت حاصل تھی)

۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں تقریباً چوبیس سال کی عمر میں آپ اپنے شیخ طریقت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی نور اللہ مرقدہ سے رخصت ہو کر کراچی آئے اور کراچی میں مختصر قیام کے بعد بغداد زیارات کی غرض سے بصرہ (عراق) کیلئے روانہ ہوگئے۔

بغداد شریف میں چار سال تک شدت استغراق کے سبب جب آپ پر مجذوبی کیفیت طاری رہی۔ ایک کردستانی بزرگ جن کا اسم گرامی حضرت شیخ سید حسین الحسنی الکردی

تھا، حضرت مدنی پر بہت مہربانی فرماتے تھے۔ جب انہوں نے آپ کے جذب کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو بستی چر چہ قلعہ کردستان لے گئے، حمام میں لے جا کر حجامت بنوائی، غسل کرایا اور خصوصی توجہ سے نوازا۔

حضرت مدنی فرماتے ہیں کہ بس ایک گرہ تھی جو کھل گئی۔ اور پھر اللہ کریم نے حال اچھا کر دیا۔ یہاں آپ نے حضرت سید حسین قدس سرہٗ کی خدمت میں تقریباً ڈیڑھ سال تک قیام کیا۔

بغداد شریف میں آپ کی بہت سے بزرگوں سے ملاقاتیں ہوئی۔ حضرت شیخ مصطفیٰ القادری قدس سرہٗ اور ان کے صاحبزادے حضرت شیخ شرف الدین علیہ الرحمۃ (کلید بردار خانقاہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بھی ملاقات ہوئی اور ان بزرگوں سے سلسلہ طریقت قادریہ میں اجازت بھی ہوئی۔ بغداد شریف میں نو برس کچھ ماہ قیام رہا۔ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۶ء میں جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ دوسرے حج پر تشریف لے گئے تو ان دنوں میں حضرت مدنی علیہ الرحمۃ بغداد شریف میں قایم پذیر تھے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ''حسام الحرمین'' علماء کی تقاریظ کیلئے حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو بغداد شریف بھیجی تھی۔

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو وہیں یہ اشتیاق ہوا کہ دیار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جاؤں۔ آپ نے اس شوق کا اظہار حضرت سید حسین الحسنی علیہ الرحمۃ سے کیا تو انہوں نے رخت سفر تیار کر دیا۔ آپ نے ان سے اجازت حاصل کی اور حجاز مقدس کیلئے روانہ ہوئے۔

۱۳۲۷ھ/۱۹۱۰ء میں آپ بغداد شریف سے براستہ دمشق (شام) بذریعہ

ریل گاڑی مدینہ منورہ پہنچے۔ اس وقت وہاں ترک حکومت تھی۔ ترکوں کے عہد میں اسلامی تہوار بڑے تزک واحتشام سے منائے جاتے تھے۔ حکومت خود بڑی عقیدت مندی سے انتظام کرتی تھی۔ اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھایا جاتا تھا۔ بڑی امن و سکون کی زندگی تھی۔ ترک حکومت بزرگوں کے آثار کو باقی رکھنے کی جدو جہد کرتی تھی۔ لیکن انگریزوں کی فریب کاری نے شریف مکہ کو ابھارا اور اس نے ترک حکومت کے خلاف بغاوت کردی۔ انگریزوں کی مدد سے جنگ ہوئی۔ ترک حرمین شریفین میں خون ریزی سے بچنا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے مزاحمت نہ کی مگر پھر بھی بہت سے مسلمانوں کا خون بہا۔

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس وقت ترک یہاں کے دیندار لوگوں کو ان کی جانوں کی حفاظت کیلئے اپنے ساتھ لے گئے۔ اس طرح مجھے بھی یہاں سے جانا پڑا۔ پھر جب ۱۳۳۴ھ میں شریف مکہ محافظ حرمین شریفین ہوا۔ تو میں پھر مدینہ منورہ حاضر ہو گیا۔

گیارہ بارہ سال تک شریف مکہ کی حکومت رہی اس کے زمانہ میں بھی امن و چین رہا۔ وہ حرمین شریفین کی خدمت کو اپنا فرض تسلیم کرتا تھا۔ عقائد کے جھگڑے بھی اتنے کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ یہ دور ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء تک رہا۔ ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء میں سعودی خاندان اور شریف مکہ کی جنگ ہوئی۔ ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ بلکہ گنبد خضراء پر گولی چلی۔ بہت سے لوگ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے ہجرت کر گئے۔ شریف مکہ کو شکست ہوئی۔ سعودی حکومت برسر اقتدار آئی۔ یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقیدے پر گامزن ہیں۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اس وقت ایک بہت بڑے بزرگ عارف باللہ حضرت شیخ احمد الشمس المالکی القادری المراکشی قدس سرہٗ مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ حضرت مدنی نے ان کی صحبت میں کافی وقت گزرا اور ان کے علاوہ حضرت سید علی حسین اشرفی کچھوچھہ شریف (انڈیا) شیخ محمود المغربی قدس سرہ (مدینہ منورہ) شیخ عبدالباقی فرنگی محلی علیہ الرحمۃ (مدینہ منورہ) شیخ عبدالرحمٰن سراج مکی مفتی حنفیہ (مکہ مکرمہ) حضرت شیخ احمد سنوسی طرابلسی (لیبیا)[1] حضرت شیخ محمد ہاشمی علیہ الرحمۃ، حضرت شیخ سید احمد الحریری علیہ الرحمۃ، شیخ الدلائل علامہ عبدالحق الہٰ آبادی مہاجر مکی علیہ الرحمۃ، علامہ شیخ امین قطبی علیہ الرحمۃ، حضرت شیخ نور سیف علیہ الرحمۃ، حضرت شیخ علوی علیہ الرحمۃ، شیخ الصباغی رحمۃ اللہ علیہ اور لبنان و فلسطین کے مشہور شیخ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سے علمی و روحانی استفادہ کیا۔

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے مدینہ منورہ میں قیام کے بعد حجاج کرام کو دوران حج سہولتیں فراہم کرنے کی جانب خصوصی توجہ دی۔ قیام وطعام سے لے کر آمدو رفت کی دشواریوں کے سدباب کیلئے فنڈز جمع کئے اور تجارت سے حاصل ہونے والی آمدنی اس مقصد کیلئے وقف کر دی۔ خصوصاً حجاز ریلوے لائن کی تعمیر کے سلسلے میں آپ کی خدمات کو عالم اسلام میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے تحمل و بردباری، تواضع وانکساری، ایثار واخلاص، اعتدال و وسعت نظری، جذب وکیف، ضبط و وارفتگی اور علمی تبحر کا ہر سمت چرچا تھا۔ دوست و دشمن سب آپ کے ان صفات عالیہ کے معترف تھے۔ جو شخص بھی آپ کے قریب آتا،

[1] ۔ ان سے طریقہ سنوسیہ کی آپ کو اجازت وخلافت تھی۔

آشنائے درد محبت ہو جاتا، اور آپ کی محبت کیمیا اثر سے ان کی دنیا بدل جاتی ۔ آپ کے مریدین حجاز مقدس کے علاوہ ترکی، شام، مصر، عراق، یمن، لیبیا، الجزائر، سوڈان، جنوبی افریقہ، بنگلہ دیش، پاکستان، بھارت، افغانستان اور انگلینڈ وغیرہ میں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں ۔ جس قدر خلفاء کرام کے اسمائے گرامی ہمیں معلوم ہو سکے ان کی تعداد ۴۷ ہے، صحیح شمار کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے ۔ (خلفاء کے اسماء گرامی معلوم کرنے کیلئے ''قطب مدینہ'' از خلیل احمد رانا صفحہ نمبر ۲۴۱ تا ۲۴۳ کا مطالعہ فرمائیں)۔

آپ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۸۱ء تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے آخر وہ وقت آپہنچا جس کے سوا کسی کو چارہ نہیں ۔ وصال سے دو روز قبل سخت علیل ہوئے ۔ کھانا پینا چھوڑ دیا ۔ ۲/ اکتوبر ۱۹۸۱ء صبح کو طبیعت کچھ بحال ہوئی ۔ تقریباً بارہ بجے دن حضرت غوث الثقلین میراں محی الدین سید عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے حلقہ جیلانیہ کے خطیب شیخ صبیح دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے ۔ حضرت مدنی سے ملاقات کرنے والے یہ آخری شخص تھے ۔ چند لمحے کے بعد جمعہ کی اذان کیلئے مؤذن نے اللہ اکبر کہا اور حضرت مدنی نے کلمہ شریف پڑھ کر جان جان آفرین کے سپرد کر دی ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

غسل اور کفن پہنانے کے بعد بعد نماز عصر درود وسلام اور قصیدہ بردہ شریف کی گونج میں جنازہ اٹھایا گیا ۔ مسجد نبوی میں باب رحمت سے داخلہ ہوا ۔ محراب نبوی میں منبر شریف کے قریب جنازہ رکھا گیا ۔ شیخ علامہ مفتی محمد علی مراد شامی خلیفہ مجاز حضرت مدنی قدس سرہٗ نے نماز جنازہ پڑھائی پھر دعا کی ۔ اس کے بعد تین منٹ تک آپ کا جنازہ مواجہ شریف میں رکھا گیا ۔ اس کے بعد آپ کے جسم مبارک کو جنت

البقیع میں دفن کر دیا گیا ۔ ایک کثیر تعداد افراد نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی ۔

تاثرات

☆ ...... مولانا کوثر نیازی

۱۹۶۵ء میں پہلی بار دیار حبیب کی حاضری نصیب ہوئی ۔ ایک روز عصر کے بعد مولانا ضیاء الدین کی خدمت میں حاضری ہوئی ۔ پاکستانی سفارت خانہ کے ایک متدین کارکن ہمارے وفد کے ہمراہ تھے ۔ شاید منہاس نام تھا بریلوی مسلک اور عشق رسول میں غرق، مجھے روضہ رسول پر روتے بلکتے دیکھا ۔ تو انہی نے مولانا ضیاء الدین کے گھر کا راستہ دکھایا ۔ وہ حضرت سے بیعت بھی تھے، اور آپ کے مقرب بھی، پہنچے تو یہاں محفل جمی ہوئی تھی لوگ ایک نورانی شخصیت کے گرد ہالہ کئے بیٹھے تھے ۔ منہاس صاحب پہلے جا کر تعارف کرا چکے تھے، محبت سے ملے پاکستان سے آئی ہوئی مٹھائیاں منگوائیں چائے پیش فرمائی ۔

مگر ایسی چائے کہ اب تک ذائقہ دعائیں دیتا ہے ۔ فرمایا ہماری اپنی بکری کا دودھ ہے اسی لئے چائے میں خاص مزا ہے ۔ محفل میں ایک نعت خواں بھی موجود تھے حضرت کے اشارے پر انہوں نے نعت سنائی جوار رسول میں، اس لئے بھی کہ مولانا کا گھر روضہ رسول مسجد نبوی سے چند سو گز کے فاصلے پر تھا ۔ اس درد بھری آواز نے محفل کو تڑپا دیا ۔ حضرت کی حالت بھی دیدنی تھی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور یہ ایک صاحب دل کی توجہ کا فیض تھا کہ فضا میں ہر طرف انوار ہی انوار نظر آ رہے تھے ۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۷/ نومبر ۱۹۸۱ء)۔

☆ ...... مفسر قرآن حضرت پیر کرم شاہ الازہری سجادہ نشین بھیرہ شریف رحمۃ اللہ علیہ

جب حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم ہوئی اور ۱۹۸۱ء میں عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد مدینہ طیبہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا تو بارہ گاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی سعادت حاصل کرنے کے بعد میں اس محبوب ہستی کی تلاش میں نکلا جسے حضرت مولانا ضیاء الدین احمد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حرم نبوی کے بالکل قریب ایک گلی میں داخل ہوا۔ اس گلی میں ایک مکان کا پتہ دیا گیا۔ کہ اس میں ایک عاشق رسول قیام فرما ہے۔ جو نہ صرف خود عشق نبوت کے بادۂ گلفام سے مخمور رہتا ہے بلکہ جس کو بھی اس مرد حق کی صحبت نصیب ہوتی ہے اس کے دل میں بھی عشق مصطفوی کا چراغ روشن کر دیتا ہے۔ جب میں اس سادہ سے حجرہ میں داخل ہوا۔ تو مجھے ایک سجادہ پر بیٹھا ہوا مرد خدا نظر آیا۔ جس کے چہرہ پر انوار الٰہی کی تجلیاں بکھر رہی تھیں۔ جس کی سادگی اور پرکاری دلوں کو اپنا متوالہ بنا رہی تھی۔ میری یہ پہلی ملاقات تھی۔ لیکن اس کریم النفس ہستی نے مجھے وہ پذیرائی بخشی کہ ساری اجنبیتیں کافور ہو گئیں۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ میں اس محفل کے دیرینہ حاضر باش لوگوں میں سے ہوں۔ (۱۰ شوال المکرم ۱۴۰۶ھ پیر محمد کرم شاہ)۔

☆.....علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اقدس شیخ العرب والعجم مولانا شاہ ضیاء الدین احمد القادری المدنی نور اللہ مرقدہٗ اپنے وقت کے عظیم المرتبت جامع شریعت وطریقت بزرگ تھے۔ اور جس روحانی منصب پر قطب وقت کی حیثیت سے وہ فائز تھے۔ اس کو اہل بصیرت ہی جانتے ہیں..... حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ اپنے معمولات روزانہ کے بے حد پابند اور

اتباع سنت نبوی (علی صاحبہا الف صلاۃ وسلام) کے پیکر مجسم تھے۔ الخ (۲ رصفر المظفر ۱۴۰۶ھ فقیر شاہ احمد نورانی)۔

☆.....غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی قدس سرہٗ العزیز

ضیاء الملۃ والدین حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں فیضان رسالت کی روشنی اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چمکتا ہوا نمونہ تھے۔ انہیں علم وعمل، تقویٰ وطہارت کا جگمگاتا ہوا مجسمہ کہا جائے تو بعید از صواب نہ ہوگا۔ (۲۴ رجولائی ۱۹۸۵ء)

☆.....پروفیسر محمد طاہر القادری لاہور

عارف دوراں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد القادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عالم اسلام کیلئے سرچشمہ انوار نبوت اور تنویر مہر رسالت تھی۔

☆.....حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی مدظلہ العالی (گوجرانوالہ)

عشق رسول کی جو دولت آپ کو رب تعالیٰ نے ودیعت فرمائی تھی۔ آپ اسے عمر بھر لٹاتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی ضیاء دینی رہتی دنیا تک دنیا کو منور کرتی رہے گی۔

اقوال زریں

(۱)۔ جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کے لائق نہیں۔

(۲)۔ خواہش پرستی مہلک رفیق ہے اور بری عادت زبردست دشمنی ہے۔

(۳)۔ جو شخص اپنے کام کو پسند کرتا ہے اس کی عقل میں فتور آجاتا ہے۔

(۴)۔ دولت کی مستی سے خدا کی پناہ مانگو اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔

(۵)۔ دنیا بہت بری چیز ہے جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا گیا۔ اور جو اس سے دور بھاگتا ہے۔ اس کے قدموں میں ہوتی ہے۔

(۶)۔ کسی نیک عمل کی توفیق ہونا ہی قبولیت کی نشانی ہے۔

(۷)۔ نجد کی مٹی میں خیر نہیں۔

(۸)۔ مدینہ منورہ میں اگر کسی کا خط پڑھا جاتا ہے یا اس کا ذکر کیا جاتا ہے یا اس کا نام لیا جاتا ہے تو یہ اس کی خوش نصیبی ہے۔ [۱]

منقبت

عارفِ حق رہبرِ دوراں ضیاء الدین تھے — کشورِ عرفان کے سلطان ضیاء الدین تھے

کی ودیعت اعلیٰ حضرت نے خلافت آپکو — جانشینِ حضرتِ ذیشاں ضیاء الدین تھے

معتقد ہیں آپ کے اہل حرم اہل عجم — نازِ عربستان و پاکستان ضیاء الدین تھے

گنبدِ خضرا کے سایہ میں رہا جن کا قیام — سید الابرار کے مہماں ضیاء الدین تھے

آخری دم تک مدینہ کو نہ چھوڑا آپ نے — مصطفٰے پہ جان سے قرباں ضیاء الدین تھے

پہلوئے اہل جناں میں مل گئی آرام گاہ — بے بہا دُرِ شہ شاہاں ضیاء الدین تھے

مل گیا انور انہیں قطبِ مدینہ کا خطاب
بے گماں شاہ عرب کی شاں ضیاء الدین تھے

[۱] ۔ قطب مدینہ از خلیل احمد رانا، شائع کردہ مرکزی مجلس رضا لاہور۔

سند

التفسير والحديث والشئون من السدة العالية القادرية الرضوية المنورية الشاذلية السنوسية بالمدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وأحبته وحزبه وبارك وسلم

[illegible]

روزنامہ **جسارت** کراچی

مولانا ضیاء الدین قادری مدنی انتقال کرگئے
جنت البقیع میں سپرد خاک کردیا گیا
آج مولانا نورانی کی رہائش گاہ پر قرآن خوانی ہوگی

کراچی ۲ر اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج ۲ بجے مدینہ منورہ میں انتقال کرگئے مرحوم کی عمر ۱۱۰ سال تھی۔ وہ ۵۰ سال قبل سیالکوٹ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار کرلی مرحوم کا قیام مسجد نبوی کے بالمقابل ایک مکان میں تھا مرحوم شاہ عبدالعلیم صدیقی کے ساتھ پیر بھائی تھے اور شاہ احمد رضا خان کے خلفاء میں ان کا شمار ہوتا تھا مدینہ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق آج دوپہر ڈیڑھ بجے ان کا انتقال ہوا عصر کی نماز کے بعد جنت البقیع میں انہیں سپرد خاک کردیا گیا مرحوم مولانا شاہ احمد نورانی کی اہلیہ کے دادا اور مولانا فضل الرحمٰن کے والد تھے۔ ان کے ایصال ثواب کے لئے آج عصر اور مغرب کے درمیان مولانا شاہ احمد نورانی کی رہائش گاہ پر قرآن خوانی ہوگی۔

حریت کراچی

کراچی ۲ر اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے خلیفہ اور ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین مدنی مدینہ منورہ میں انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مدینہ منورہ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مولانا آج نماز جمعہ کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جاملے ان کی عمر ۱۱۰ سال تھی۔ مولانا مدنی کا آبائی وطن سیالکوٹ تھا لیکن وہ گذشتہ ۷۵ سال سے زائد عرصے سے مدینہ میں مسجد نبوی کے سامنے ایک مکان میں مقیم تھے۔ پی پی آئی کے مطابق مولانا مدنی، مولانا شاہ احمد نورانی کی اہلیہ محترمہ کے دادا جان تھے ان کی وفات کی

کراچی ۳ر اکتوبر (حریت نیوز ڈیسک) پیر طریقت ولیٔ نعمت خلیفۂ امام اہل سنت، علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر ملال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا جارہا ہے اس سلسلے میں مختلف اداروں کی جانب سے تعزیتی اجلاس منعقد ہوئے جن میں دین اسلام کے لیے مرحوم کی اعلیٰ خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ اور انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ دارالعلوم نعیمیہ میں آج ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں ادارے کے اساتذہ طلبہ اور مساجد کے خطباء و ائمہ اور حضرت مدنی کے عقیدتمندوں کے علاوہ مفتی سید شجاعت علی قادری مولانا جمیل احمد نعیمی، مولانا اقبال حسین نعیمی اور جناب حبیب الرحمٰن نے شرکت کی۔

نوائے وقت

مولانا ضیاء الدین مدینہ منورہ میں انتقال کرگئے

راولپنڈی ۲ر اکتوبر (ریڈیو رپورٹ) برصغیر کے ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین آج مدینہ منورہ میں انتقال کرگئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۱۱۰ برس تھی اور وہ ساٹھ برس پہلے سعودی عرب چلے گئے تھے۔ ان کی ساری زندگی اسلام کی خدمت میں گزری تاہم وہ برصغیر کے مسلمانوں کے لئے آزاد وطن کے قیام کے حامی تھے اور اس کے لئے سرگرمی سے کام کرتے رہے۔

اعلیٰ حضرت کے ممتاز خلیفہ مولانا ضیاء الدین مدنی مدینہ منورہ میں وفات پاگئے
انتقال حالت نماز میں ہوا۔ آج اور کل مولانا نورانی کے گھر پر قرآن خوانی ہوگی

کراچی ۲ر اکتوبر (جنگ نیوز) اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی کے ممتاز خلیفہ اور اہل سنت کے مقتدر روحانی پیشوا مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی آج بروز جمعہ نماز کے دوران مدینہ منورہ میں انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی عمر ۱۱۰ سال تھی مولانا کے انتقال کی خبر ملتے ہی تمام اہل سنت علماء اور عوام سکتے میں آگئے۔ مولانا ضیاء الدین، مولانا فضل الرحمٰن مدنی کے والد اور مولانا شاہ احمد نورانی کے دادا خسر تھے۔ مولانا نورانی نے اپنے تمام پروگرام منسوخ کردیئے ہیں اور وہ کل صبح کراچی واپس پہنچ رہے ہیں۔ مولانا ضیاء الدین مرحوم کو ایصال ثواب کے لئے کل ہفتہ ۳ر اکتوبر اور اتوار ۴ر اکتوبر کو بعد عصر نورانی میاں کی قیامگاہ پر قرآن خوانی ہوگی۔ مولانا شیخ ضیاء الدین گزشتہ ۷۵ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے اور حجاز مقدس سے آنے والے مسلمانوں کے لئے مدینہ منورہ میں ان کی ذات نہایت محترم تھی۔ مولانا نے تمام زندگی خدمت دین میں بسر کی۔ مولانا ضیاء الدین نے ۶۰ کے قریب حج کئے ہیں اواخر عمر میں نہایت ضعیفی کے سبب سفر چھوڑ دیا اور گزشتہ دس برس سے مدینہ منورہ سے باہر بھی نہیں جاتے تھے کہ کہیں مجھے مدینہ سے باہر موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی یہ خواہش پوری کی اور ذوالحجہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔

مولانا شیخ ضیاء الدین وفات پاگئے

کراچی ۲ر اکتوبر (نمائندہ جنگ) اعلیٰ حضرت احمد رضا شاہ بریلوی کے ممتاز خلیفہ اور اہل سنت کے مقتدر روحانی پیشوا مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی طویل علالت کے بعد ۱۱۰ برس کی عمر میں آج ایک بجے دن مدینہ منورہ میں انتقال کرگئے۔ مولانا شیخ ضیاء الدین مرحوم ۷۵ برس سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے انہوں نے ۶۰ کے قریب حج کئے لیکن گذشتہ دس برس سے وہ مدینہ منورہ سے ایک میل بھی باہر نہیں جاتے تھے کہ کہیں مدینہ منورہ سے باہر موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کی اور ذوالحجہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔ مولانا ضیاء الدین ۱۲۹۴ھ میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے وہ ۲۲ برس کی عمر میں گھر سے بوجوہ ہجرت کرگئے اور حصول علم دین میں مشغول ہوگئے دوران تعلیم بریلی تشریف لے گئے۔ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی سے بیعت کی اور دورہ حدیث کی تکمیل پر اعلیٰ حضرت نے مولانا ضیاء الدین احمد کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ خلافت پانے کے بعد وہ بغداد گئے پانچ برس وہاں قیام کرنے کے بعد ۱۳۲۷ھ میں حجاز مقدس پہنچے اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ وہیں شادی کی پاکستان میں مولانا کے ایک بھائی اور بہن مقیم ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی جو ان دنوں اندرون سندھ کے دورے پر ہیں کل نواب شاہ سے واپس آرہے ہیں ان کی رہائش گاہ پر ہفتہ اور اتوار کو عصر اور مغرب کے درمیان مولانا مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوگی

روزنامہ **مشرق**

ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین قادری انتقال کرگئے

کراچی ۲ر اکتوبر (پ پ) ممتاز عالم دین حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج مدینہ طیبہ میں ۱۱۰ سال کی عمر میں انتقال کرگئے۔ یہ بات یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتائی گئی ہے۔ مولانا مدنی کا تعلق پاکستان کے شہر سیالکوٹ سے تھا۔ لیکن گزشتہ پچاس سال سے وہ مدینہ میں مسجد نبوی کے بالکل سامنے ایک مکان میں رہائش پذیر تھے مولانا قادری مدنی، مولانا شاہ احمد نورانی کی اہلیہ کے دادا تھے۔ مولانا کے انتقال کی خبر سن کر مولانا شاہ احمد نورانی نوابشاہ سے واپس کراچی آرہے ہیں۔ کل مولانا شاہ احمد نورانی کی رہائش گاہ پر عصر اور مغرب کے درمیان قرآن خوانی ہوگی۔ اس موقع پر پیر زادہ شاہ فریدالحق نے اپنے بیان میں مولانا مدنی کے انتقال پر تعزیت کی ہے۔

روزنامہ **امن** کراچی

حضرت فاضل بریلوی کے خلیفہ مولانا ضیاء الدین مدنی کا مدینہ منورہ میں انتقال

کراچی ۲ر اکتوبر (پ پ) مدینہ منورہ سے ملنے والی اطلاع کے مطابق امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے جید خلیفہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی آج نماز جمعہ کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جاملے ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی سلسلہ قادریہ کے روحانی پیشوا علامہ قاری مصلح الدین صدیقی جماعت اہلسنت کے رہنما علامہ رضا شاہ تراب الحق قادری، مولانا الیاس قادری جناب حنیف حاجی طیب جناب محمد اسلم راہی، جناب محمد حنیف بوٹے تمبد حضرت مدنی کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت کی ہے اور اسے اہلسنت کے لیے عظیم سانحہ قرار دیا ہے۔

ڈیلی مارننگ نیوز کراچی

Hazrat Ziauddin Madani dies

A renowned religious scholar, Hazrat Maulana Ziauddin Qadri Madani, yesterday (Friday) died in Madina Tayyaba at the age of 110, according to information reaching here.

Maulana Madani hailed from Sialkot but he had been living in Madina for the last over 50 years in a house just opposite the Holy Masjid-i-Nabvi.

Maulana Qadri Madani was grandfather of wife of Maulana Shah Ahmad Noorani.

The news of the death of Maulana Madani was conveyed to Maulana Noorani, who is now in Nawabshah. He is now rushing back to Karachi.

Quran Khwani for the departed soul will be held at the residence of Maulana Shah Ahmad Noorani today (Saturday) between Asr and Maghreb prayers.

Prof. Shah Faridul Haq in a statement expressed his grief and sorrow over the death of Maulana Madani and said that he had devoted all his life for the cause of Islam.—PPI.

THE PAKISTAN TIMES

OBITUARY

ISLAMABAD, Oct. 2: Maulana Ziauddin, a religious scholar and teacher, who had migrated to Saudi Arabia about 60 years ago, died today at Madina. He was 110.

Maulana Ziauddin was one of the khalifas of Maulana Ahmad Raza Khan Brailvi. He was grand father of Begum Shah Ahmad Noorani, wife of the chief of defunct Jamiat-e-Ulema-e-Pakistan.—APP.

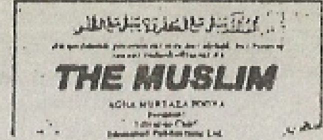

MAULANA ZIAUDDIN DEAD

ISLAMABAD, Oct. 2: Maulana Ziauddin, a 110-year-old religious scholar and teacher, who had migrated to Saudi Arabia about 60 years ago, died today at Madina, according to information received here.

Maulana Ziauddin was one of the Khalifas of Maulana Ahmad Raza Khan Brailvi. He was the grandfather of Begum Shah Ahmad Noorani, wife of the chief of defunct Jamiat-e-Ulema-e-Pakistan.

During the Pakistan Movement, Maulana Ziauddin, worked vigoriously for the propagation of the idea of an independent homeland for the Muslims of the sub-Continent.

Sheikhul Mushaikh Pir Sahib of Dewal Sharif, President of the Central Jamiatul Mashaikh-e-Pakistan has, meanwhile condoled the death of Maulana Ziauddin.—APP

DAWN

Maulana Madani dies in Madina

A renowned religious scholar, Hazrat Maulana Ziauddin Qadri Madani died in Madina yesterday at the age of 110, according to information reaching in Karachi.

Maulana Madani hailed from Sialkot, but he had been living in Madina for the last over 50 years in a house just opposite Masjid-i-Nabavi.

Maulana Qadri Madani was grand father of the wife of Maulana Shah Ahmed Noorani.

Quran Khwani for the departed soul will be held at the residence of Maulana Shah Ahmed Noorani today between Asr and Maghrib prayers.—PPI

WORLD ISLAMIC MISSION (WIM)

اخبار المسلمين في العالم

• كراتشي

وفي كراتشي تجمعت جمعاً كبيراً من العلماء والشيوخ و الشعب لاهل السنة و الجماعة في منزل الداعي الاسلامي الكبير العلامة الشاه احمد النوراني الصديقي رئيس الجمعية الدعوة الاسلامية العالمية و تقدم التعازي الى العلامة النوراني حفظه الله بوفاة الشيخ صاحب الفضيلة والارشاد العلامة ضياء الدين احمد القادري المدني رحمة الله و دعا من مولى القدير ان يتغمد الفقيد بواسع رحمته و بحبوحة جنانه ـ (امين) (ماهنامه "الدعوة" عربي كراچي سن نومبر ١٩٨١ء)

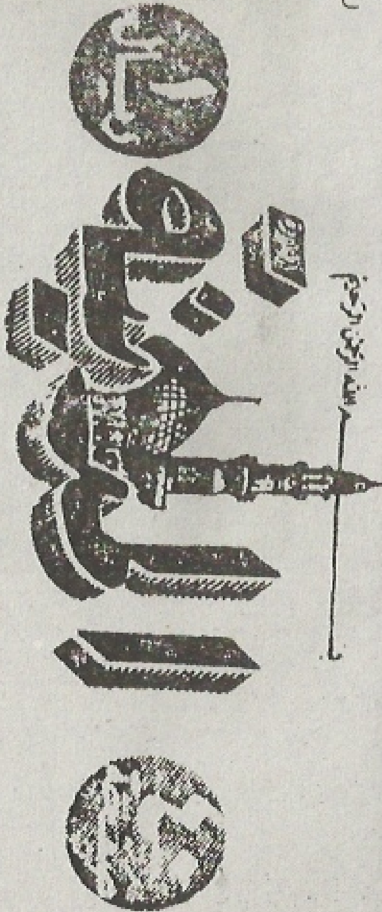

الشيخ القادري الى رحمة الله

• مكتب المدينة :

انتقل الى رحمة الله صباح يوم امس في المدينة المنورة فضيلة الشيخ ضياء الدين عبدالعظيم القادري عن عمر ناهز المائة والثلاثين عاما قضاها في طلب العلم ..

تعازينا لاسرة الشيخ ودعاؤنا بان يتغمد الله الفقيد بواسع رحمته ..

روزنامہ "المدینہ" جدہ (سعودی عرب)

• شمارہ اتوار ۴م اکتوبر ۱۹۸۱ء

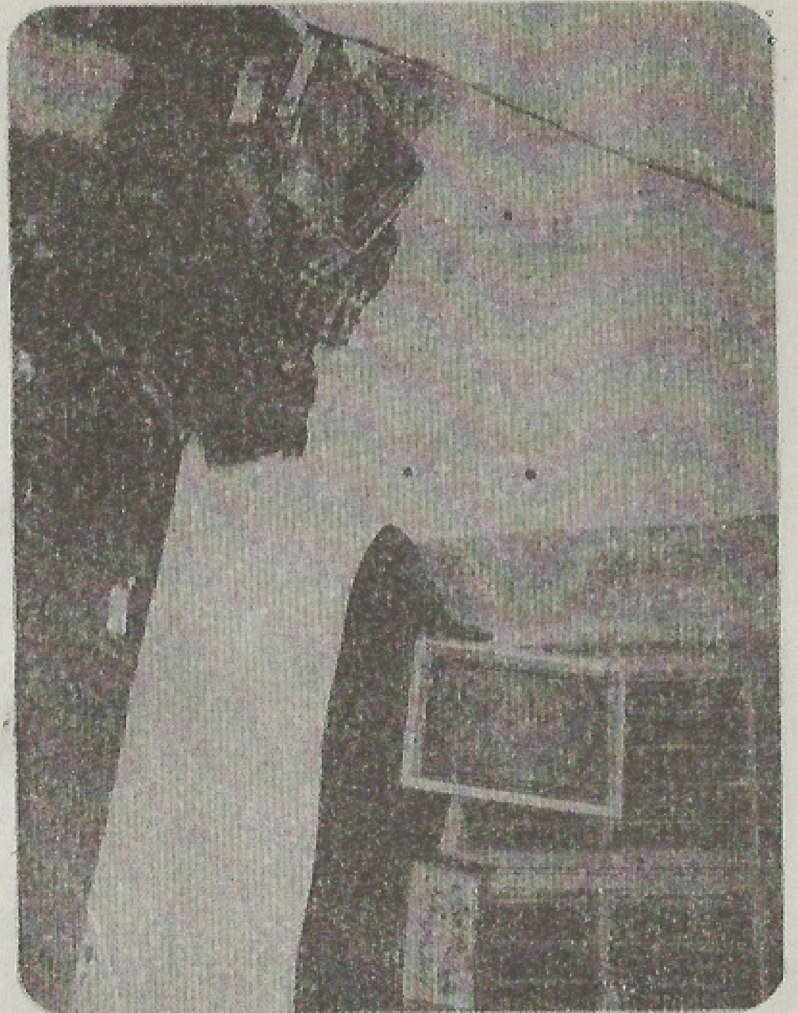

حضرتِ قطبِ مدینہ (قدس سرہٗ) کے مکان کا وہ کمرہ جس میں ہر شب محفلِ میلاد شریف منعقد ہوتی تھی۔

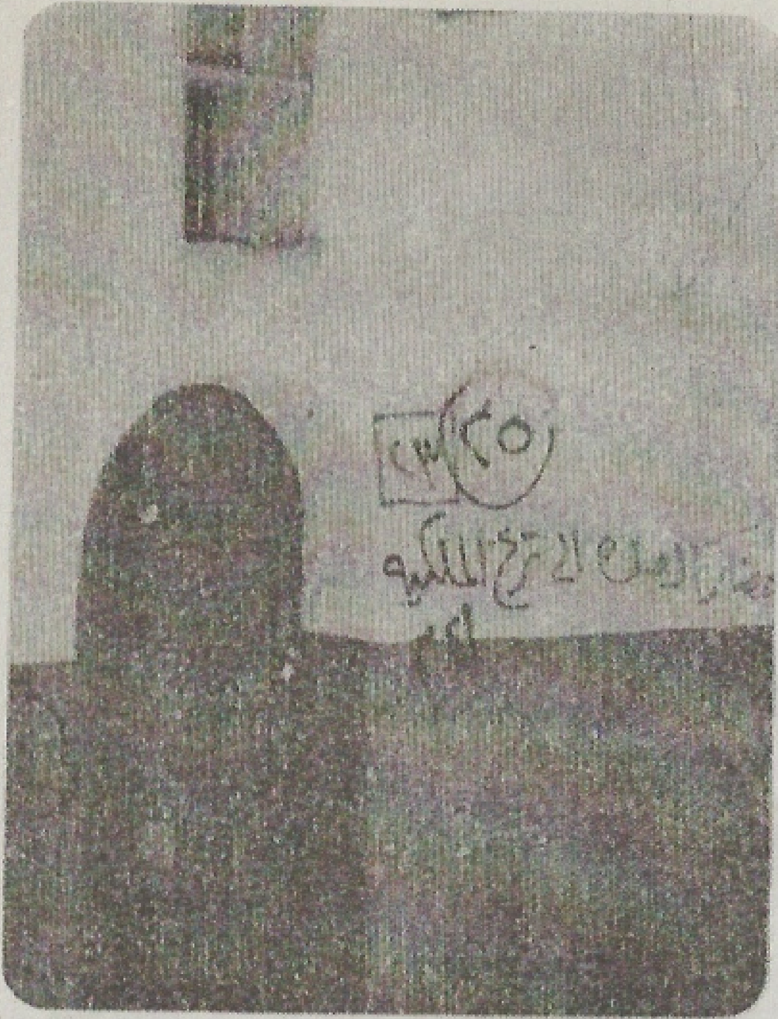

حضرتِ قطبِ مدینہ (قدس سرہٗ) کے مکان شریف کا بڑا دروازہ،
مگر اب یہ یادگار مکان توسیعِ حرم کے منصوبے کے باعث
اپنی ظاہری حالت ختم کر چکا ہے۔

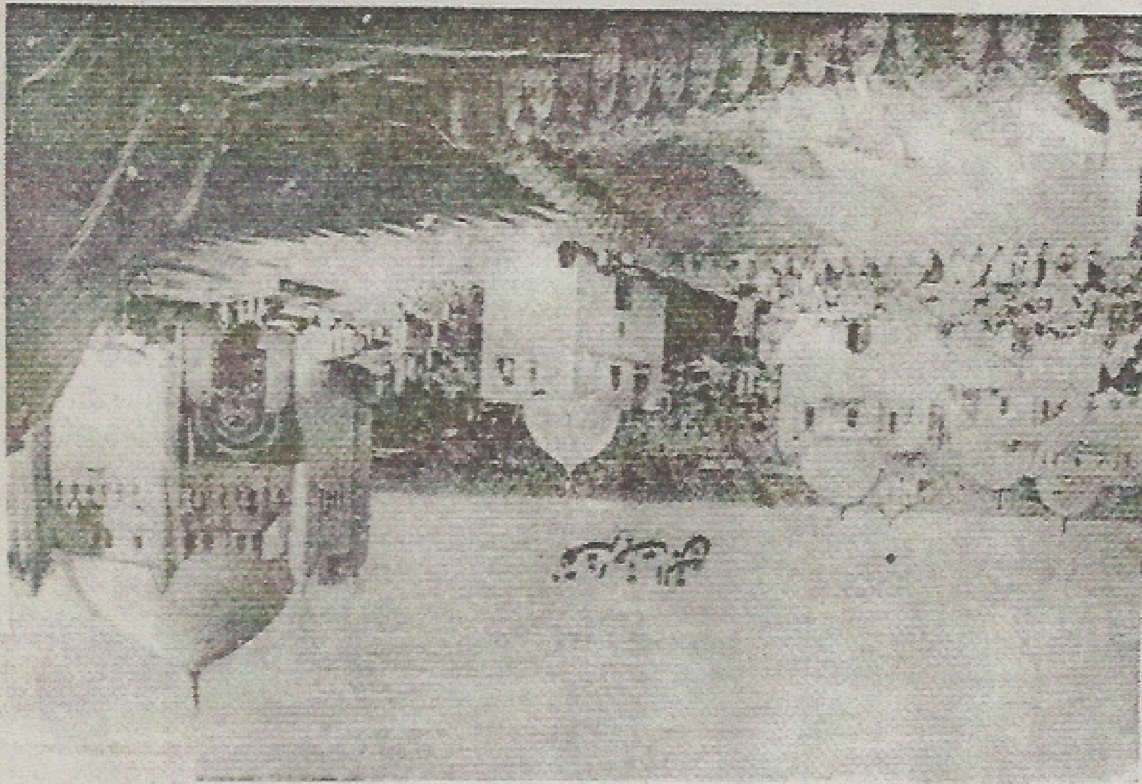

روضۂ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترکی عہد میں

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وتابعيه وحزبه [illegible]

[illegible]

مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی سند اجازت وخلافت جو کہ انہوں نے اپنے فرزند ارجمند مولانا فضل الرحمٰن مدنی علیہ الرحمۃ کو عنایت فرمائی

مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی قدس سرہ،

جامع معقول ومنقول، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمۃ اپنے عہد کے نابغہ روزگار ہستی کے مالک تھے۔ آپ کے والد ماجد حافظ حمید الدین اپنے علاقے کے نیک بزرگ تھے۔

1915ء/١٣٣٣ھ کو پیلی بھیت (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔

پانچویں کلاس تک تعلیم حاصل کی۔ پھر دینی تعلیم کا شوق ہوا تو والد گرامی نے پیلی بھیت ہی میں ایک مدرسہ ''آستانہ شیریہ'' میں دینی تعلیم کے حصول کیلئے داخل کروادیا، اس مدرسہ میں آپ نے مولانا حبیب الرحمٰن شاگرد رشید مولانا وصی احمد محدث سورتی اور مولانا عبدالحق جو کہ انتہائی قابل استاد تھے کے زیرِ نگرانی رہ کر چار سال تک مدرسہ ہذا میں دینی تعلیم حاصل کی۔

اس کے بعد مولانا حبیب الرحمٰن نے ہی آپ کو بریلی شریف کے دار العلوم ''منظر الاسلام'' میں داخل کروادیا۔ منظر الاسلام میں آپ نے درج ذیل علماء کرام سے استفادہ کیا۔

- ☆...... صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمۃ (مصنف بہارِ شریعت)۔
- ☆...... حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ (محدث اعظم پاکستان)۔
- ☆...... حضرت مولانا احسان الٰہی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ☆...... حضرت مولانا سردار علی خان رحمۃ اللہ علیہ (آپ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ

علیہ کے خاندان سے تھے)۔

کچھ عرصہ کے بعد صدر الشریعہ بریلی شریف سے ضلع علی گڑھ کے ایک گاؤں ''دادوں'' چلے گئے۔ اور قبلہ مفتی صاحب بھی کچھ عرصہ کے بعد مزید تعلیم کیلئے وہاں پہنچ گئے۔ تین سال صدر الشریعہ کی خدمت میں رہ کر دینی تعلیم مکمل کی اور دورہ حدیث کیا۔ دورہ حدیث میں آپ کے ساتھیوں میں علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا مصطفیٰ علی اور مولانا خلیل صاحب بھی شامل تھے۔

۱۹۳۸ء میں آپ نے دورہ حدیث مکمل کیا اور اسی سال آپ کی دستار بندی ہوئی۔ صدر الشریعہ مولانا حکیم محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی دستار بندی فرمائی اور سند فراغ عطا کی۔

آغاز تدریس

قبلہ مفتی صاحب نے تقریباً دس سال تک مدرسہ منظر الاسلام بریلی میں تعلیم حاصل کی اور اسی دارالعلوم سے آپ نے اپنی تدریس کا آغاز کیا۔ اس وقت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد اور شیخ الحدیث مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری رحمہا اللہ تعالیٰ بھی ''منظر الاسلام'' میں تدریسی فرائض انجام دے رہے تھے۔ مدرسہ منظر الاسلام میں آپ نے تدریس کے ساتھ ''ناظم تعلیمات'' کی حیثیت سے بھی فرائض انجام دیئے۔ اس طرح تقریباً دس سال تک یعنی ۱۹۳۸ تا ۱۹۴۷ء اس عہدہ پر متمکن رہے۔ اس عرصہ میں سینکڑوں تشنگانِ علوم نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔

نیز جب ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا تو آپ ہجرت فرما کر بنگال یعنی مشرقی پاکستان چلے گئے۔ اور وہاں کے مختلف مدارس میں تدریسی

فرائض انجام دیئے۔

چاٹگانگ کے مدرسہ دارالعلوم احمدیہ سنیہ تدریس کا آغاز کیا۔ مدرسہ کا معیار نہایت ہی پست تھا۔ آپ نے مکمل درس نظامی کورس جو بریلی شریف میں پڑھایا جاتا تھا اس کو دارالعلوم کا نصاب مقرر کیا۔ تاکہ یہاں کے لوگوں کو ہندوستان تعلیم حاصل کرنے کیلئے نہ جانا پڑے۔

پاکستان میں تشریف آوری

مشرقی پاکستان کے حالات خراب ہونے کے بعد آپ ۲۳ رمارچ ۱۹۷۱ء کو مغربی پاکستان کیلئے روانہ ہوئے اور دارالعلوم امجدیہ کراچی میں آکر تدریس کے منصب پر فائز ہوئے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد آپ کو دارالعلوم کا ناظم تعلیمات بنادیا گیا،

ناظم تعلیمات کے ساتھ ساتھ آپ سے دارالافتاء کی سرپرستی کرنے کی بھی درخواست کی گئی، افتاء کے شعبہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مہارت تامہ عطا فرمائی تھی۔ دارالعلوم امجدیہ میں جب آپ نے افتاء کا شعبہ سنبھالا تو سائلین کا ایک ہجوم لگا رہتا تھا اور دنیا کے کونے کونے سے آپ کے پاس سوال آتے تھے اس بات کا اندازہ ''وقار الفتاویٰ'' کے سائلین سے لگا سکتے ہیں۔

بیعت وخلافت

جب آپ بریلی شریف میں بحیثیت مدرس ومنتظم فرائض انجام دے رہے تھے اس عرصہ میں اکثر آپ کی ملاقات حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ سے ہوتی رہتی تھی اور آپ مرید بھی انہیں سے ہوئے۔ لیکن خلافت آپ کو حجۃ الاسلام سے نہیں بلکہ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ سے تھی۔ نیز آپ کو شیخ العرب والعجم مولانا ضیاء

الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ سے بھی خلافت واجازت تھی۔

امیر اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہٗ حضرت مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ کے واحد خلیفہ ہیں۔

تقویٰ اور پرہیز گاری

تقویٰ اور پرہیز گاری کے معاملہ میں آپ کی شخصیت کو آپ کے معاصرین بطور مثال پیش کرتے تھے۔ اور یہ حقیقت تھی کہ تقویٰ میں آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ آپ ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے۔ یقیناً آپ اللہ کریم کے ان برگزیدہ بندوں میں سے تھے جن کیلئے قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون.

تلامذہ

قبلہ مفتی صاحب کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے کیونکہ آپ نے ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان تین ممالک میں بحیثیت ناظم اور مدرس فرائض انجام دیئے۔ اس طرح آپ کے شاگرد ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ یہاں آپ کے صرف ان چند تلامذہ کا ذکر کیا جاتا ہے جنہوں نے دار العلوم امجدیہ میں آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔

(۱)۔ رئیس دارالافتاء مولانا مفتی عبدالعزیز حنفی صاحب (مفتی دارالعلوم امجدیہ)

(۲)۔ مولانا افتخار احمد صاحب قادری (شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ)

(۳)۔ مولانا ابراہیم فیضی صاحب (مفتی دارالعلوم غوثیہ سکھر)

(۴)۔ مناظر اہلسنت مولانا محمد سرفراز صاحب

(۵)۔ مولانا محمد حبیب صاحب (پروفیسر جناح کالج کراچی)

(۶)۔ مولانا احمد میاں دہلوی (۷)۔ قاری مقصود الاسلام

(۸)۔ مولانا سید منظر شاہ (۹)۔ مولانا محمد نذیر

(۱۰)۔ مولانا عزیز احمد۔ (۱۱)۔ مولانا داؤد خان

(۱۲)۔ مولانا محمد مراد (۱۳)۔ مولانا سید جلال

(۱۴)۔ مولانا عبدالرحمٰن صدیقی (۱۵)۔ مولانا سید فضل حسین زہری

(۱۶)۔ مولانا محمد ابراہیم

(۱۷)۔ مولانا فیض الرحمٰن (پشاور حال مقیم افریقہ)

(۱۸)۔ مولانا محمد رمضان انصاری (حیدرآباد)

(۱۹)۔ مولانا حمید الدین قاسمی (کراچی)

(۲۰)۔ مولانا عبدالستار اشرف (کراچی)

(۲۱)۔ مولانا محمد قاسم صاحب (بلوچستان)

(۲۲)۔ مولانا محمد حبیب صاحب (بلوچستان)

(۲۳)۔ مولانا عبدالغفور کرد (بلوچستان)

(۲۴)۔ مولانا ملک بشیر صاحب (پنجاب)

(۲۵)۔ مولانا نذیر احمد صاحب (پنجاب)

(۲۶)۔ مولانا عبدالحلیم (مہتمم دارالعلوم غوثیہ کراچی)

(۲۷)۔ مولانا حبیب اللہ ہزارہ (۲۸)۔ مولانا محمد ضیاء الدین ہزارہ

(۲۹)۔ مولانا محمد صادق قادری (پونچھ آزاد کشمیر)

(۳۰)۔ مولانا محمد حنیف قادری (مہتمم مرکزی دارالعلوم راولاکوٹ، آزاد کشمیر)

(۳۱)۔ مولانا محمد نواز صاحب (پونچھ آزاد کشمیر)

(۳۲)۔ مولانا محمد حسن صاحب (مظفر آباد آزاد کشمیر)

(۳۳)۔ مولانا عبدالرزاق عباسی (باغ آزاد کشمیر)

(۳۴)۔ مولانا محمد رفیق زاہد چشتی، (بدھال، آزاد کشمیر)

(۳۵)۔ مولانا محمد شعیب قادری (آزاد کشمیر، حال مقیم کراچی)

وصال مبارک

علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد آپ شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ۱۹؍ستمبر ۱۹۹۳ء کو کراچی میں آپ کا وصال ہوا۔ نماز جنازہ مولانا مفتی عبدالعزیز حنفی نے پڑھائی۔ آپ کو دارالعلوم امجدیہ کراچی میں علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمۃ کے پہلو میں دفن کیا گیا آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے۔

تاثرات

☆.....مولانا عبدالحکیم شرف قادری (لاہور)

حضرت فقیہ جلیل مولانا علامہ مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ موجودہ دور کے اکابر علماء میں سے تھے۔ علوم دینیہ، خاص طور پر فقہ اور حدیث پر ان کی نظر بہت گہری اور وسیع تھی۔ ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے ان کے تبحر علمی کا پتا چلتا ہے۔ محدث اعظم پاکستان کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔[۱]

.................☆☆☆.................

[۱]۔ عظمتوں کے پاسبان از علامہ عبدالحکیم شرف قادری طبع لاہور۔
امیر اہلسنت اور دعوت اسلامی از سید راشد علی گردیزی طبع راولپنڈی۔
وقار الفتاویٰ (ابتدائیہ) جلد اول طبع کراچی۔

امیر اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ العالی

موصوف ۲۶؍رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۰ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حاجی عبدالرحمٰن ہے جو کہ نہایت شریف النفس، صالح اور پابند شریعت ایسی خوبیوں کے مالک تھے، چہرے پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سنت کے مطابق پوری داڑھی تھی۔ پاکستان معرض وجود میں آنے کے بعد آپ کے والدین گاؤں کتیانہ (جونا گڑھ) سے ہجرت فرما کر پاکستان تشریف لائے اور حیدرآباد (سندھ) میں قیام فرمایا۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد کراچی میں تشریف لائے اور یہیں سکونت اختیار کر لی۔ اور حصول معاش کیلئے والد محترم نے ایک فرم میں ملازمت اختیار کی۔ اس فرم کی ایک شاخ ''سیلون'' کے دارالخلافہ ''کولمبو'' میں بھی تھی۔ لہٰذا آپ کا تبادلہ وہاں کر دیا گیا۔

ابھی آپ عالم شیر گی ہی میں تھے کہ آپ کے والد گرامی زیارت حرمین شریفین کیلئے تشریف لے گئے۔ ایام حج میں کافی گرم ہوا چلی، جس سے کافی اموات واقع ہوئیں۔ آپ کے والد صاحب بھی اس سے متاثر ہوئے، لہٰذا آپ کو جدہ کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا اور وہیں آپ کا ۱۴؍ذوالحجہ ۱۳۷۰ھ میں انتقال ہو گیا۔ نیز آپ کے بڑے بھائی صاحب کا ۱۵؍محرم الحرام ۱۳۷۱ھ کو ٹرین کے حادثہ میں انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد والدہ ماجدہ بھی اس فانی جہاں سے کوچ فرما گئیں۔

آپ نے کثرت مطالعہ، بحث وتمحیص اور اکابر علماء کرام سے تحقیق وتدقیق کے ذریعے مسائل شرعیہ پر جلد ہی عبور حاصل کرلیا اور تقریباً ۲۲ سال تک مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ کی صحبت میں رہے۔ امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی کتب کا مطالعہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے علمی فیضان کا ذریعہ ہے۔ ان کے مسلک پر تصلب، شریعت مطہرہ کی پابندی، روحانی عروج کا سبب ہے۔

مسائل دینیہ کے حل پر آپ کی دسترس اور ملکہ وصلاحیت کو علمِ لدنی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ حج وعمرہ کے مسائل پر آپ کی تحریر کردہ کتاب ''رفیق الحرمین'' اور ''رفیق المعتمرین'' فقہ میں آپ کی تحقیق وتدقیق کی غماز ہیں۔ اصلاح وتربیت کیلئے قول حسن اور مثالی صلاحیت پر ''فیضان سنت'' شاہد عادل ہے۔ علمِ دین سے غایت درجہ کا شغف، باعمل علمائے کرام کے احترام اور مدارسِ دینیہ سے لگاؤ کا موجب ہے۔

جب آپ کے والد گرامی نے انتقال فرمایا اس وقت مولانا محمد الیاس صاحب کی عمر صرف دو سال تھی۔ مولانا کو بچپن ہی سے جھوٹ، چغلی، گالی گلوچ وغیرہ رذائل سے سخت نفرت اور نماز ونعت پڑھنے اور مذہبی کام کرنے کا بے حد شوق تھا۔ اسی جذبے نے آپ کو انجمن خادمانِ اسلام سے منسلک کردیا، جہاں سے آپ کی مذہبی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ پھر کچھ عرصہ تک انجمن طلباء اسلام کے اہم رکن کی حیثیت سے نوجوانوں میں مسلک اہل سنت کی اشاعت میں مصروف رہے۔ اس کے بعد آپ نے چند احباب کے ساتھ مل کر حلقہ جماعت اہل سنت اولڈ ٹاؤن کی بنیاد رکھی، اور کچھ عرصہ تک اس کے ناظم رہے۔ کھارادر اور میٹھادر کے علاقے میں بدمذہبوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکنے اور ان کا مؤثر جواب دینے کیلئے آخرکار چند احباب کے ساتھ مل کر

مرکزی انجمن اشاعت اسلام کی بنیاد رکھی۔ آپ کی مسلسل اور انتھک کوششوں کی بنا پر قلیل عرصہ میں انجمن نے قابل قدر کام کیا۔ آپ کا دل محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی چھوٹی سنتوں پر بھی سختی سے عمل کرتے ہیں۔ اور احباب کو بھی ان پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

بیعت وخلافت

امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ سے چونکہ آپ کو بے پناہ محبت وعقیدت ہے، لہٰذا آپ نے بیعت بھی آپ ہی کے مرید وخلیفہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی نور اللہ مرقدہٗ سے کی۔ اور دیگر بزرگوں سے سلاسل اربعہ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ اور سہروردیہ میں خلافت حاصل کی۔ اور آپ کو اجازت ہے کہ ان چاروں میں سے کسی بھی سلسلے میں تشنگانِ فیوض وبرکات کو سیراب کرسکتے ہیں۔ اور چاہیں تو بیک وقت چاروں سلاسل سے فیض لٹا سکتے ہیں۔

آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مجاز مولانا قاری وقار الدین علیہ الرحمۃ سے شرف خلافت حاصل ہے۔

عاجزی، تواضع وانکساری

آپ کی تواضع وانکساری اور سادگی کا یہ عالم ہے کہ جب اپنے ساتھیوں میں تشریف فرما ہوتے ہیں تو اجنبی شخص عموماً آپ کو پہچان نہیں پاتا۔ بارہا یہ لطیفہ ہوا کہ نووارد نے آپ ہی سے پوچھا کہ مولانا محمد الیاس قادری کون ہیں؟ آپ جب کسی دعوت یا محفل میں شریک ہوتے ہیں تو اپنے طور پر ہرگز یہ خواہش نہیں کرتے کہ میری مسند سٹیج پر ہو یا مجھے نمایاں جگہ دی جائے۔ بلکہ کئی مرتبہ ایسا دیکھا گیا کہ آپ نے مسند

پر بیٹھنے کی بجائے ایک کونے میں بیٹھنا پسند کیا۔

مدینہ منورکا ادب

۱۴۰۶ھ میں دوران حج آپ کی طبیعت ناساز تھی، سخت نزلہ ہوگیا، ناک سے شدت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اس شدت کے باوجود آپ نے کبھی بھی مدینہ پاک کی سرزمین پر ناک نہیں سنکی۔ بلکہ آپ کی ہر ادا سے ادب کا ظہور ہوتا۔ جب تک مدینہ منورہ میں رہے حتی الامکان گنبد خضراء کو پیٹھ نہ ہونے دی۔

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قادری صاحب سالہا سال سے شب میلاد و معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے عرس شریف کی سالانہ گیارہویں شریف کے موقع پر ہر سال اپنی نگرانی میں محفل ذکر و نعت منعقد کراتے ہیں، جس میں ہزاروں آدمی شرکت کرتے ہیں۔ بالخصوص ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی میں نیا لباس، نیا عمامہ، نئی چادر اور ہاتھ کا رومال بھی نیا حتی کہ چپل بھی نئے استعمال کرنا پسند فرماتے ہیں۔ اور جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں آپ غالباً ۱۳۸۵ھ سے بلاناغہ ہر سال شرکت کرتے آرہے ہیں۔

تعظیم سادات کرام

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت امیر اہل سنت عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہیں اور یہ ایک فطری امر ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی انس ہوتا ہے اس ناطے سے آپ سادات کرام کی بے حد تعظیم و توقیر کرتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

امیرِ اہلسنت حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ کی خلافت طریقت کا

تفصیلی نقشہ

★ مولانا ضیاالدین مدنی علیہ الرحمۃ
خلیفہ
مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ

مولانا حامد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ
مرید

★ مولانا ضیاالدین مدنی علیہ الرحمۃ
خلیفہ
مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمۃ
خلیفہ

مولانا امجد علی اعظمی (صاحب بہار شریعت) علیہ الرحمۃ
مرید

★ مفتی اعظم ہند مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا علیہ الرحمۃ
خلیفہ
مولانا شریف الحق امجدی (شارح بخاری) علیہ الرحمۃ
خلیفہ

★ مولانا ضیاالدین مدنی علیہ الرحمۃ
خلیفہ
مولانا فضل الرحمٰن ابن حضرت مدنی علیہ الرحمۃ

★ مولانا ضیاالدین مدنی علیہ الرحمۃ
خلیفہ
مولانا صوفی عبد السلام قادری رضوی فتح پوری
خلیفہ

نوٹ: سری لنکا میں ۱۹۸۰ء میں مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور خلافت سے نوازے گئے

★ خواجہ محمد الدین اویسی
سجادہ نشین خواجہ محکم الدین سیرانی علیہ الرحمۃ
خلیفہ
مولانا فیض احمد اویسی
خلیفہ

★ مفتی اعظم ہند مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا علیہ الرحمۃ
خلیفہ
مولانا فیض احمد اویسی
خلیفہ

★ مفتی اعظم ہند مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا علیہ الرحمۃ
خلیفہ
مولانا غلام محمد ناگپوری علیہ الرحمۃ
خلیفہ

امیر اہل سنت
حضرت مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطار
قادری رضوی
دامت برکاتہم العالیہ
کراچی

---

(۱)......مراجع: عجائب انکشاف از مولانا غلام محمد ناگپوری ابتدائیہ مولانا حسن علی میلسی صفحہ نمبر ۷ طبع کراچی ۱۴۱۷ھ۔

(۲)......مکتوب مولانا فیض احمد اویسی بنام محمد شکیل قادری عطاری کالونی نمبر ا خانیوال محررہ ۸ / شوال ۱۴۲۵ھ۔ (۳)......قطب مدینہ: سوانح مولانا ضیاء الدین مدنی از خلیل احمد رانا طبع لاہور۔

(۴)......عظمتوں کے پاسبان از مولانا شرف قادری طبع لاہور۔ (۵)......نماز کا جائزہ از مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی صفحہ نمبر ۹ طبع لاہور۔

(۶)......تذکرہ علماء اہل سنت از مولانا محمود احمد قادری طبع فیصل آباد۔ (۷)......تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ از مولانا عبد المجتبیٰ طبع لاہور۔

ہیں۔

حقوق العباد کا خوف

قبلہ امیر اہل سنت جہاں حقوق اللہ کے معاملے میں حد درجہ محتاط ہیں۔ وہاں حقوق العباد کے معاملے میں بھی بے حد احتیاط ملحوظ رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ حقوق اللہ تو اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا اپنی رحمت سے معاف فرما بھی دے گا، مگر حقوق العباد کا معاملہ سخت تر ہے کہ جب تک وہ بندہ جس کا حق تلف کیا گیا ہے معاف نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں فرمائے گا۔ اگر چہ یہ بات اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں مگر اس کی مرضی یہی ہے کہ جس کا حق تلف کیا گیا ہے اس مظلوم کو راضی کیا جائے۔

تبلیغ واصلاح

اس پرفتن دور میں بھی خالق کائنات جل جلالہٗ کی زمین پر توحید باری تعالیٰ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جام حیات تقسیم کرنے والے ایسے مرد کامل موجود ہیں جو امریکہ، یورپ اور لندن کے سنہری خواب دیکھنے والوں کو مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین شاہراہوں کی طرف گامزن کرنے کیلئے شب و روز کوشاں ہیں۔ ابھی زمین ایسے نفوس قدسیہ سے خالی نہیں جو فیشن کی آفت میں گرفتار لوگوں کو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کریمہ کا اسیر بنانے کے خواہاں ہیں۔ جو بدنصیب لوگ مسلمان ہونے کے باوجود اغیار سے رشتہ محبت جوڑنے پر پھولے نہیں سماتے، ان کا رشتہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑنے والے ابھی اس جہان میں موجود ہیں۔ ایسے ہی نفوس قدسیہ میں حضرت مولانا محمد الیاس قادری صاحب بھی

ایک ہیں جو بگڑے ہوئے معاشرہ کی اصلاح کیلئے شب وروز سرگرم عمل ہیں۔ ان کی مخلصانہ جدوجہد کی وجہ سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگ برائیوں سے تائب ہوکر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو چکے ہیں۔ آپ کا فیضان صرف مردوں تک ہی محدود نہیں بلکہ خواتین بھی آپ کے فیضان سے فیض یاب ہورہی ہیں۔ آپ خواتین کو پردہ کی سخت تاکید فرماتے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنیں بھی آپ کے بیان سے متاثر ہوکر توفیق خداوندی سے صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو جاتی ہیں۔ نیز بے شمار بے پردہ خواتین اب بے پردگی سے تائب ہوکر پردہ نشین ہو چکی ہیں۔ دعوت اسلامی جو انتہائی سرعت کے ساتھ ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔ اس میں یقیناً امیر اہل سنت کے حسن اخلاق کا بھی بڑا حصہ ہے۔ آپ چھوٹے بڑے سبھی سے نہایت خندہ پیشانی اور پرتپاک طریقے سے ملتے ہیں۔ دعوت اسلامی کے سالانہ اجتماع میں دن بدن ترقی کا راز بھی آپ کے خلوص اور للّٰہیت کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت نازل عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

تاثرات

☆...... مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ (شارح بخاری)

دعوتِ اسلامی خالص سنی جماعت صحیح العقیدہ لوگوں کی جماعت ہے اس جماعت کے بانی مولانا محمد الیاس قادری صاحب مدظلہ العالی سے میں بارہا مل چکا ہوں۔ وہ انتہائی خوش عقیدہ سنی، مسلک اعلیٰ حضرت کے سختی سے پابند انسان ہیں اور وہ اپنے مخصوص طریقے سے اجتماعات کے ذریعہ مسلک اعلیٰ حضرت ہی کی ترویج و اشاعت کرتے ہیں۔ اس لئے تمام سنی مسلمانوں کو چاہیے کہ اس جماعت میں شریک

ہوں۔ اس سے تعاون کریں۔

☆...... مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (مصنف کتب کثیرہ)

فقیر، مولانا ابوبلال محمد الیاس قادری رضوی مدظلہٗ کے متعلق کیا لکھے؟ الحمد للہ! آپ کئی صفات کے حامل ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ عشق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دل میں رچا ہوا ہے اور اعلیٰ حضرت سیدی شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ سے سچی عقیدت ومحبت سے سرشار ہیں۔ تبلیغ کا کام جو انہوں نے تھوڑے عرصے میں انجام دیا ہے یہ ان پر اللہ کا عظیم احسان ہے۔

☆...... مفتی عبدالقیوم ہزاروی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (سابق مہتمم جامعہ نظامیہ لاہور)

مسلک اعلیٰ حضرت (قدس سرہٗ) کی ترویج اور عوام الناس کی اصلاح کے سلسلے میں آپ کی محنت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ آپ کی تحریک سے وابستہ نوجوانوں کا سنت صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈھلا ہوا سانچہ، خود پکار پکار کر مولانا کے اخلاص و استقامت ومحنت اور جہدِ مسلسل کی خبر دے رہا ہے۔

☆...... مفتی محمد اشفاق احمد رضوی مدظلہ العالی (مہتمم مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال)

گانوں کی بجائے زبانوں پر صلوٰۃ وسلام اور نعت کے ترانے ہیں، چہرہ پر سنت مبارکہ اور سر پر عمامہ کا تاج ہے۔ خواتین میں شرم وحیاء اور پردہ کا رجحان ہے۔ ...... یہ مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ العالی کے عمل صادقہ کا عکس ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر بد اور شر حاسد سے بچائے...... اہل سنت وجماعت کی بھلائی کیلئے عمر خضر عطاء فرمائے۔ آمین۔

☆......مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی (سرگودھا)

آپ نے عوام اہل سنت کو تبلیغی جماعت کے جال میں پھنسنے سے بچالیا اور اس جماعت کا مؤثر توڑ کیا اور ان کی پھیلائی جانے والی گمراہی اور ضلالت کے آگے بند باندھ دیا...... آپ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ سنیت کی ترقی اور سربلندی کیلئے کام کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆......حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی مدظلہ العالی (گوجرانوالہ)

(ماشاءاللہ) آپ نے مجموعی طور پر تبلیغ اسلام وخدمت میں مثالی کردار ادا کیا ہے اور نوجوانوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن فرما کر انہیں عاشق مدینہ اور فدائے تاجدار مدینہ بنا دیا ہے...... الحمدللہ! ان کا سالانہ تبلیغی اجتماع بھی بہت اہمیت کا حامل ہے اور دعوت اسلامی کے نوجوانوں کی کارکردگی، مقصد سے لگن اور ڈسپلن بھی قابل داد ہے...... خدا تعالیٰ نظر بد اور شر اعداء واشرار سے محفوظ رکھے اور یہ کاروان مدینہ ہمیشہ رواں دواں رہے۔ آمین

☆......مولانا عبدالستار سعیدی مدظلہ العالی (ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ لاہور)

حضرت مولانا محمد الیاس قادری صاحب بڑے خلوص والے ہیں اور بڑے شفیق ہیں اور ان کی وجہ سے لوگ جوق در جوق سنتوں کو اپنا رہے ہیں۔ اور دنیا بھر میں ان کا فیضان جاری وساری ہے...... اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمر اور فیض میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

☆......مفتی محمد خان قادری مدظلہ العالی (مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور)

بحمداللہ تعالیٰ! ان کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

سنت کے ساتھ ہزاروں، لاکھوں نوجوانوں کو لگن اور محبت عطا فرمائی ہے اور ان کے دلوں میں اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا رشتہ استوار فرمایا ہے...... اللہ تعالیٰ! حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ کے علم وعمل، خدمت دین میں برکات عطاء فرمائے اور انہیں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆......مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی (مدرس جامعہ نظامیہ لاہور)

اس فقیر پر تقصیر کے نزدیک حضرت امیر دعوت اسلامی کی عظمت وشان اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے دین اسلام کے اتنے عظیم انقلاب سے عالم اسلام کے قلب وروح کو منور فرمایا اور عالم ظاہر کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہار عطاء فرمائی۔

☆......مولانا مفتی محمد شوکت علی سیالوی مدظلہ العالی (مدرس غوثیہ جامع العلوم خانیوال)

حضرت مولانا محمد الیاس قادری عطاری مدظلہ العالی یقیناً ہماری نظر میں اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہیں...... الحمدللہ کہ اللہ پاک نے کرم عظیم فرمایا اور مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ العالی کی صورت میں ایک عظیم مصلح پاکستان میں عالم اسلام کو عطا فرمایا۔

☆......مولانا مفتی عبدالحمید چشتی مدظلہ العالی (صدر مدرس غوثیہ جامع العلوم خانیوال)

حضرت موصوف نہ صرف وراثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امین باتمکین ہیں، بلکہ ان کے تزکیہ نفوس وتربیت رجال کا زمانہ معترف ہے۔ جس فیضان نظر سے انہوں نے معصوم سروں میں پرکیف آور زلفیں اور نورانی دستاریں اور اس کے ساتھ

مزید نوجوان چہروں پر سنت کے مطابق داڑھیاں سجوائیں اور قول و فعل میں سنتوں کے دیئے (چراغ) روشن کیئے وہ انہیں کا اس دور میں خاصہ ہے...... اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل امیر اہل سنت اور دعوت اسلامی کو مزید شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

☆...... مولانا محمد منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی (مدرس جامعہ نظامیہ لاہور)

حضرت کی ذات والا برکات ایک کھلی کتاب ہے...... اللہ کرے دعوت اسلامی کا پیغام پھیلتا چلا جائے۔

☆...... حضرت مولانا شفیق احمد قادری صاحب (مہتمم مدرسہ غوثیہ جیلانیہ شکارپور، سندھ)

حضرت مولانا قبلہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ امیر دعوت اسلامی کا وجود مسعود اہل سنت و جماعت کیلئے بہت بڑا سرمایہ ہے۔ حضرت مولانا صاحب ''دعوتِ اسلامی'' کے پلیٹ فارم سے جو خدمت دین سرانجام دے رہے ہیں موجودہ دور میں اس کی مثال ملنا بہت مشکل ہے۔ خصوصاً نوجوانوں میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی اور دیگر احکامات کی پابندی لازوال کارنامہ ہے۔

☆...... مولانا سید عبدالسلام صاحب (ایم اے، ایم ایڈ) خطیب جامع مسجد حیدری صابری گوجر خان

اس افراتفری اور نفسی نفسی کے دور میں امت مسلمہ کی فکر میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہونے کے آثار اس وقت سے نظر آنے لگے ہیں جب سے ایک مرد

درویش علامہ محمد الیاس قادری صاحب عطار مدظلہ العالی نے سرزمین پاکستان میں احیائے سنن نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیڑا اٹھایا ہے۔

☆...... حضرت مولانا مقبول احمد صاحب (ناظم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ عمر خیل شرقی) ڈیرہ اسماعیل خان

امیر اہل سنت کے مبارک ہاتھوں سے لگایا ہوا ''دعوت اسلامی'' کا یہ پودا، اب الحمد للہ! ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اس شجرہ طیبہ کی کائنات میں پھیلی ہوئی شاخیں اب ثمر بار ہو چکی ہیں۔ مادیت، لادینیت اور عصیان وسرکشی میں ڈوبے ہوئے لوگ اس شجر سایہ دار کے خنک سائے میں پناہ لے رہے ہیں۔ ان کی زندگیوں میں غیر معمولی انقلاب آرہا ہے۔ ان کا ظاہر و باطن سنتوں کے نور سے مستفید ہو رہا ہے...... اللہ تعالیٰ اس مرد صالح، درویش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عارف ربانی کے علم و عمل میں مزید برکتیں نازل فرمائے۔ ''دعوت اسلامی'' کا چشمہ فیض ہمیشہ جاری و ساری رہے اور تشنگان معرفت کی تشنگی کا مداوا کرتا رہے۔ آمین [1]

..........☆☆☆..........

[1] ''ہمیں امیر اہل سنت سے پیار ہے''۔ از علامہ محمد اکمل قادری طبع لاہور ۲۰۰۱ء۔
قطب مدینہ از خلیل احمد رانا، ناشر نعمان اکادی، ہسپتال روڈ جہانیاں (خانیوال)۔
ابتدائیہ فیضان سنت طبع کراچی۔ مجلہ فیضان اسلام نومبر ۲۰۰۳ء

سلسلہ قادریہ سنوسیہ کی تفصیل

یہ سلسلہ معمریہ ہے اس میں زیادہ طویل عمروں والے بزرگوں سے بیعت ہونے کے سبب سلسلہ کے واسطے کم ہیں۔

(۱)۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ (متوفی ۵۶۱ھ)

(۲)۔ قطب الآفاق سید عبدالرزاق علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۰۳ھ)

(۳)۔ سید عبدالعزیز الحبش قدس سرہٗ (پیدائش ۵۸۱ھ) (وفات ۱۱۰۶ھ)

عمر مبارک ۵۲۵ سال

(۴)۔ سید محمد بن علی السنوسی قدس سرہٗ بانی سلسلہ سنوسیہ (متوفی ۱۲۷۶ھ)

(۵)۔ سیدی المہدی السنوسی قدس سرہٗ (متوفی ۱۳۲۰ھ)

(۶)۔ سید احمد الشریف السنوسی قدس سرہٗ (متوفی ۱۳۵۱ھ)

(۷)۔ مولانا شیخ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ (متوفی ۱۴۰۱ھ)

مراجع:۔(۱) قطب مدینہ از خلیل احمد رانا۔(۲) معجم المؤمنین از عمر رضا کحالہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۔(۳) فہرس الفہارس والاثبات و معجم المعاجم والمشیخات والمعلسلات صفحہ نمبر ۳۲۹ جلد ۱۔ صفحہ نمبر ۹۲۸ جلد ۲ طبع بیروت ۱۴۰۲ھ۔(۴) تذکرۃ الحفاظ امام ابو عبداللہ شمس الدین محمد الذہبی، صفحہ نمبر ۹۴۰، طبع لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

امیر اہل سنت حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ کی خلافت کا

تفصیلی شجرہ طریقت

سلسلہ قادریہ برکاتیہ

- سید عبدالقادر جیلانی
- سید عبدالرزاق
- سید عبداللہ نصر
- سید ابو نصر محمد
- سید شیخ علی
- سید موسیٰ بغدادی
- سید حسن بغدادی
- سید احمد جیلانی
- شیخ بہاؤالدین شطاری
- شیخ ابراہیم ایرجی
- سید شاہ بھیکا
- شیخ جیاء
- شیخ جمال الاولیاء
- میر سید محمد کالپوی
- میر سید احمد کالپوی
- میر سید فضل اللہ کالپوی

سلسلہ قادریہ

- سید عبدالقادر جیلانی
- سید عبدالرزاق
- سید شرف الدین قتال
- سید عبدالوہاب
- سید بہاؤالدین
- سید عقیل
- شیخ شمس الدین صحرائی
- سید گدا رحمٰن بن سید ابوالحسن
- سید شرف الدین عارف
- سید گدا رحمٰن
- سید فضل
- شیخ کمال
- شیخ عبدالواحد
- شیخ آدم سرہندی
- شیخ آدم بنوری

سلسلہ نقشبندیہ

- خواجہ بہاؤالدین نقشبند
- شیخ یعقوب چرخی
- خواجہ عبیداللہ احرار
- خواجہ محمد زاہد
- خواجہ درویش محمد
- خواجہ امکنگی
- خواجہ باقی باللہ
- شیخ احمد سرہندی
- شیخ آدم بنوری
- سید عبداللہ
- شاہ عبدالرحیم دہلوی

سلسلہ سہروردیہ

- شیخ شہاب الدین عمر سہروردی
- شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی
- شیخ صدرالدین عارف ملتانی
- شیخ رکن الدین ملتانی
- سید جلال الدین مخدوم جہانیاں
- سید صدرالدین راجو قتال
- سید عبدالوہاب بخاری
- شیخ عبدالعزیز
- والد گرامی
- شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی
- شاہ عبدالرحیم دہلوی

سلسلہ چشتیہ

- خواجہ معین الدین چشتی اجمیری
- شیخ قطب الدین بختیار کاکی
- بابا فریدالدین گنج شکر
- خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی
- شیخ سراج الدین عثمان اودھی
- شیخ علاء الحق
- شیخ نور قطب عالم
- شیخ حسام الدین مانکپوری
- شیخ سید راجی حامد شاہ
- شیخ حسن بن طاہر
- شیخ یوسف قاضی خاں
- شیخ عبدالعزیز
- والد گرامی
- والد گرامی

سلسلہ قادریہ رزاقیہ

- سید عبدالقادر جیلانی
- سید عبدالرزاق بغدادی
- سید محمد بن ابی صالح قادری
- میر سید احمد
- سید علی قادری
- حضرت موسیٰ قادری
- میر سید حسن قادری
- شیخ عباس
- شاہ بہاؤالدین
- شاہ میر محمد قادری
- شاہ جلال قادری
- میراں سید بخش فرید بھکری
- شاہ ابراہیم ملتانی
- شاہ ابراہیم بھکری برہانپوری
- شاہ امان اللہ امانی
- شاہ حسین برہانپوری
- شاہ ہدایت اللہ قادری
- میر عبدالصمد احمد آبادی
- سید شاہ عبدالرزاق بانسوی (م ۱۱۳۶ھ)
- مولانا شاہ احمد عبدالحق
- مولانا انوار الحق
- مولانا عبدالوالی

سید برکت اللہ مارہروی
|
سید شاہ آل محمد
|
سید شاہ حمزہ
|
سید شاہ آل احمد
(اچھے میاں)

سید عبد اللہ
|
شاہ عبد الرحیم دہلوی
|
شاہ ولی اللہ دہلوی
|
شاہ عبد العزیز دہلوی

شاہ عبد العزیز دہلوی

شاہ عبد العزیز دہلوی

شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی
|
شاہ عبد الرحیم دہلوی
|
شاہ ولی اللہ دہلوی
|
شاہ عبد العزیز دہلوی

حضرت شاہ آل رسول مارہروی

نوٹ: شاہ عبد العزیز دہلوی نے آپ کو چاروں سلاسل کی اجازت فرمائی

|

اعلیٰ حضرت
مولانا شاہ احمد رضا خاں
فاضل بریلوی

نوٹ: ۱۸۷۷ء میں شاہ آل رسول مارہروی سے بیعت ہوئے اور تمام سلاسل کی اجازت وخلافت پائی۔ چاروں سلاسل کی اجازت کے باوجود آپ سلسلہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت فرماتے تھے اور اپنے خلفاء کو اسی سلسلہ کی ترویج واشاعت کا حکم دیتے تھے

|

مولانا ضیاء الدین مدنی
|
مفتی وقار الدین مرید
|
مولانا محمد الیاس عطار
قادری رضوی مدظلہ

سلسلہ نقشبندیہ معصومیہ

شیخ احمد سرہندی
|
خواجہ محمد معصوم
|
خواجہ محمد نقشبند ثانی
|
خواجہ زبیر
|
خواجہ ضیاء اللہ
|
شاہ محمد آفاق
|
مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی
|
مولانا وصی احمد محدث سورتی

سلسلہ قادریہ کردیہ

سید عبد القادر جیلانی
|
سید عبد الرزاق
|
سیدی عبد العزیز الحبش
|
سید اسماعیل اولیائی
|
سید حسین کردی

سلسلہ قادریہ شمسیہ

سید عبد القادر جیلانی
|
سید عبد الرزاق
|
سیدی عبد العزیز الحبش
|
سیدی مصطفیٰ
|
شیخ احمد شمس المراکشی مدنی

(رحمۃ اللہ علیہم)

سلسلہ قادریہ سراجیہ

سید عبد القادر جیلانی
|
سید عبد الرزاق
|
سیدی عبد العزیز الحبش
|
سید محمد بن علی السنوسی
|
سیدی عبد الرحمٰن سراج مکی

مولانا
حامد رضا بریلوی
علیہ الرحمۃ

بن ابو اکرم
مولانا عبد الرزاق بن
مولانا جمال الدین
مولانا عبد الباقی
فرنگی محلی چشتی المدنی
شیخ محمد علی حسین
خیر آبادی المدنی
مولانا ضیاء الدین مدنی
مفتی وقار الدین

مولانا محمد الیاس عطار
قادری رضوی مدظلہ

سلسلہ قادریہ سنوسیہ

سید عبد القادر جیلانی
|
سید عبد الرزاق
|
سیدی عبد العزیز الحبش
|
سید محمد بن علی السنوسی
(سلسلہ کے بانی)
|
سید مہدی
|
سید احمد شریف السنوسی

(رحمۃ اللہ علیہم)

---

(۱)— مراجع: انتباہ فی سلاسل الاولیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ (۲)— قطب مدینہ از خلیل احمد رانا طبع لاہور۔ (۳)— تذکرہ علمائے اہل سنت از محمود احمد کانپوری طبع پاکستان۔
(۴)— تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ از مولانا عبد المجتبیٰ رضوی طبع لاہور۔ (۵)— تذکرہ علمائے فرنگی محل از مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی (م ۱۹۴۱ء) طبع لکھنؤ ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء۔
(۶)— تذکرہ [illegible] طبع [illegible] (۷)— تذکرہ حضرت سید [illegible] سنوسی از مفتی محمد رضا انصاری فرنگی محلی طبع کراچی ۱۹۸۸ء۔
(۸)— شجرہ طیبہ مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمۃ طبع [illegible]

سلسلہ قادریہ سنوسیہ کی تفصیل

یہ سلسلہ معمریہ ہے اس میں زیادہ طویل عمروں والے بزرگوں سے بیعت ہونے کے سبب سلسلہ کے واسطے کم ہیں۔

(۱)۔	حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ	(متوفی ۵۶۱ھ)
(۲)۔	قطب الآفاق سید عبدالرزاق علیہ الرحمۃ	(متوفی ۶۰۳ھ)
(۳)۔	سید عبدالعزیز الحبش قدس سرہٗ	(پیدائش ۵۸۱ھ)
	عمر مبارک ۵۲۵ سال	(وفات ۱۱۰۶ھ)
(۴)۔	سید محمد بن علی السنوسی قدس سرہٗ بانی سلسلہ سنوسیہ	(متوفی ۱۲۷۶ھ)
(۵)۔	سیدی المہدی السنوسی قدس سرہٗ	(متوفی ۱۳۲۰ھ)
(۶)۔	سید احمد الشریف السنوسی قدس سرہٗ	(متوفی ۱۳۵۱ھ)
(۷)۔	مولانا شیخ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ	(متوفی ۱۴۰۱ھ)

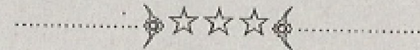

مراجع:۔(۱) قطب مدینہ از خلیل احمد رانا۔(۲) معجم المؤمنین از عمر رضا کحالہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۔(۳) فہرس الفہارس والاثبات و معجم المعاجم والمشیخات والمعلسلات صفحہ نمبر ۳۲۹ جلد ۱۔ صفحہ نمبر ۹۲۸ جلد ۲ طبع بیروت ۱۴۰۲ھ۔(۴) تذکرۃ الحفاظ امام ابو عبداللہ شمس الدین محمد الذہبی، صفحہ نمبر ۹۴۰ طبع لاہور۔

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمد

مبارک رقم پوری
تلمیذ محمود رقم الٰہ...

شگفتہ با نشود دل و بگنجد غم
کہ بے شگاف نہ گیرد قلم سیاہی را

شاہ عبدالرحیم دہلوی
سید شاہ آل محمد
شاہ عبدالرحیم دہلوی
مولانا عبدالرزاق بن
مولانا جمال الدین

شجرہ عالیہ

حضرت مشائخ کرام سلسلہ مبارکہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ

یاالٰہی عزوجل رحم فرما مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرم کیجئے خدا عزوجل کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے

کربلائیں رد شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے

سید سجاد رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے

علم حق دے باقر رحمۃ اللہ علیہ علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق رحمۃ اللہ علیہ کا تصدق صادق الاسلام کر

بےغضب راضی ہو کاظم رضی اللہ عنہ اور رضا رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے

بہر معروف رحمۃ اللہ علیہ و سری معروف دے بیخود سری

جند حق میں گن جنید رحمۃ اللہ علیہ با صفا کے واسطے

بہر شبلی رحمۃ اللہ علیہ شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا

ایک کا رکھ عبد واحد رحمۃ اللہ علیہ بے ریا کے واسطے

بوالفرح رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد

بوالحسن رحمۃ اللہ علیہ اور بوسعید رحمۃ اللہ علیہ سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا

قدر عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ عزوجل لھم رزقاً سے دے رزق حسن

بندۂ رزاق رحمۃ اللہ علیہ تاج الاصفیاء کے واسطے

نصرابی رحمۃ اللہ علیہ صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ

دے حیات دین محی رحمۃ اللہ علیہ جانفزا کے واسطے

طورِ عرفاں و علو و حمد و حسنیٰ و بہا

دے علی موسیٰ حسن احمد بہا رحمہم اللہ کے واسطے

بہرِ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ مجھ پر نار غم گلزار کر

بھیک دے داتا رحمۃ اللہ علیہ بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال

شہ ضیاء رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ جمال رحمۃ اللہ علیہ الاولیاء کے واسطے

دے محمد رحمۃ اللہ علیہ کیلئے روزی کر احمد کیلئے

خوان فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے

عشق حق دے عشقی رحمۃ اللہ علیہ عشق انتما کے واسطے

حب اہل بیت دے آل محمد رحمۃ اللہ علیہ کیلئے

کر شہید عشق حمزہ رحمۃ اللہ علیہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن ستھرا جان کو پُر نور کر

اچھے پیارے رحمۃ اللہ علیہ شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر

حضرت آل رسول رحمۃ اللہ علیہ مقتدا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم مجھے

میرے مولیٰ حضرت احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے

پُر ضیاء کر سب کا چہرہ حشر میں اے کبریا عزوجل

شہ ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ پیر با صفا کے واسطے

اپنے اچھوں کی محبت دولت علم و عمل

دے وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ عبد مصطفٰے کے واسطے

عشق احمد میں عطا کر چشم تر سوز جگر

پیر الیاس مدظلہ العالی عاشق خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عزو علم و عمل

عفو ، عرفاں ، عافیت مجھ بے نوا کے واسطے

عالمگیر دعوتِ اسلامی اپنے آئینے میں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

۱۹۸۱ء میں باب المدینہ کراچی (پاکستان) کے اندر تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کا آغاز ہوا، امیر اہل سنت، عاشق اعلیٰ حضرت، مرید قطب مدینہ حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی مدظلہ العالی نے کچھ اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر اس مدنی تحریک کا مدنی کام شروع کیا اللہ عزوجل کی رحمتوں اور اسی کی عطا سے، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایتوں، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی برکتوں، اولیاء عظام کی نسبتوں اور علماء ومشائخ اہلسنت کی شفقتوں کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں نے شہر بہ شہر، قریہ بہ قریہ سنتوں بھرا سفر شروع کر دیا، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چھلکتے جام تقسیم ہونے لگے اور الحمد للہ عزوجل علماء ومشائخ اہلسنت بالخصوص اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے فیوضات اور مبلغین کے خوف خدا عزوجل اور محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبے ہوئے سنتوں بھرے بیانات سن کر لاکھوں مسلمان نمازی بنے، بے شمار چور، ڈاکو، زانی، شرابی و دیگر جرائم پیشہ افراد عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جام پی کر تائب ہو کر میٹھے مدینے کے دیوانے اور با کردار مسلمان بن کر معاشرہ میں ابھرے۔

دعوت اسلامی ۵۱ ممالک میں

اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وکرم سے دیکھتے ہی دیکھتے دعوت اسلامی دنیا میں عام ہونے لگی، الحمد للہ رب العالمین امام اہلسنت کے فیضان، علماء ومشائخ اہلسنت کے تعاون اور مدنی قافلوں کی برکتوں اور عاشقان رسول کی انفرادی کوششوں کے

نتیجے میں مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام تاحال (یعنی ۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۴ھ تک) دنیا کے تقریباً ۵۱ ممالک میں پہنچ چکا ہے اور الحمدللہ عزوجل مزید آگے کوچ جاری ہے۔

کفار میں تبلیغ

الحمدللہ عزوجل مبلغین دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں کفار کی اسلام آوری کی خبریں وقتاً فوقتاً موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اسی سال یعنی ۱۴۲۴ھ کے آخری دو تین ماہ میں ساؤتھ افریقہ کے اندر دعوتِ اسلامی کے مبلغین کی انفرادی کوششوں کے نتیجے میں الحمدللہ عزوجل کم وبیش ۱۰۰ کفار نے اسلام قبول کیا۔ اللہ عزوجل سب نومسلموں کو اور ان کے صدقے ہم سب کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔

فیضانِ مدینہ

الحمدللہ عزوجل متعدد مدنی مراکز بنام فیضانِ مدینہ قائم کیے جاچکے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کی اجازت سے مزید سلسلہ ابھی جاری ہے۔

اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب

لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی اور فحاشی وعریانی سے سرشار معاشرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دلدل سے نکل کر امہات المؤمنین رضی اللہ عنہا اور شہزادی کونین بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سینما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عفت مآب شہزادیوں رضی اللہ عنہا کی شرم وحیا کی وہ برکتیں نصیب ہوئیں کہ مدنی برقع ان کے لباس کا جزو لاینفک بن گیا۔ الحمدللہ عزوجل آج صدہا مقامات پر اسلامی بہنوں

کے سنتوں بھرے اجتماعات جاری ہیں۔ اسلامی بہنوں کے جامعات بھی قائم ہیں۔ متعدد اسلامی بہنیں بھی الحمدللہ عزوجل عالمات بننے کی سعادت حاصل کرچکی ہیں۔ نیز مدنی منوں اور مدنی منیوں کیلئے بے شمار مدارس مدرسۃ المدینہ کے نام سے قائم ہیں جہاں حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

عالم ومفتی کورس

الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں متعدد جامعات کا بنام جامعۃ المدینہ قیام عمل میں لایا گیا، جہاں سے کثیر تعداد میں مبلغین درس نظامی (عالم کورس) کرکے دستارِ فضیلت باندھ کر دنیا کے مختلف ممالک میں سنتوں کی بہاریں لٹا رہے ہیں۔

دارالافتاؤں کا قیام

الحمدللہ عزوجل کئی علماء ''مفتی'' بننے کی سعادت پاکر دعوتِ اسلامی کی جانب سے قائم شدہ دارالافتاؤں میں بالمشافہ اور ٹیلیفون کے ذریعے نیز بذریعہ ڈاک مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے فتاویٰ کمپیوٹر کے ذریعے کمپوز کرکے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان مدنی علماء کے فتاویٰ کے اب تک کئی مجموعے طبع ہوکر منظر عام پر آچکے ہیں۔

انٹرنیٹ کے ذریعہ دین کی خدمت

انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذریعہ دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کا پیغام عام کیا جارہا ہے اور دعوتِ اسلامی کی website میں

ASK THE IMAM

(www.dawateislami.net/services/imam/default.asp)

پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حل، کفار کے اسلام پر

اعتراضات کے جوابات اور ان کو اسلام کی دعوت پیش کرنے کی بھی الحمدللہ عزوجل سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

جدید مسائل کی تحقیق کیلئے

بزرگانِ دین، ائمہ مجتہدین اور امام اہلسنت علیہم الرضوان کے بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں امت کو پیش آمدہ جدید مسائل کے حل کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ علماء ومفتیان کرام پرمشتمل ''مجلس تحقیقات شرعیہ'' قائم کی گئی ہے

مطالعہ کتب کے شوق میں اضافہ

الحمدللہ عزوجل علمائے اہلسنت بالخصوص حضور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی کتب مبارکہ کی تسہیل اور غیر مطبوعہ کتب کو منظر عام پر لانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ علمائے اہلسنت کی ایک مجلس بنام المدینۃ العلمیہ قائم کی گئی ہے۔ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام جوں جوں ترقی کرتا جارہا ہے توں توں مسلمانوں میں دینی مطالعہ کا شوق بڑھتا جارہا ہے۔

مساجد کی تعمیرات

مساجد کی تعمیرات کے سلسلے میں ''تنظیم خدام المساجد'' کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو کروڑوں روپے خرچ کرکے تعمیرات مساجد کے مدنی کام میں مشغول ہے۔ الحمدللہ عزوجل دو یا تین سال کی مختصری مدت میں تادمِ (تحریر ۶ ذوالحجہ الحرام ۱۴۲۴ھ تک) کم و بیش ۱۰۰ مساجد کی تعمیر کی گئی ہے۔

حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع

الحمدللہ عزوجل مدینۃ الاولیاء ملتان شریف (پاکستان) میں ''صحرائے مدینہ'' کے کثیر رقبے پر سالانہ تین روزہ بین الاقوامی اجتماع منعقد ہوتا ہے، اس میں پاکستان کے

لاکھوں عاشقان رسول کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک سے بھی عاشقان رسول کے مدنی قافلے تشریف لاتے ہیں، حج وزیارتِ مدینہ کی بہاروں کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دعوت اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع نفری کے اعتبار سے حج کے بعد مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اجتماع کے اختتام پر ۳۰ دن، ۱۲ دن، ۸ دن اور ۳، ۳ دن کیلئے بے شمار سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔

موزمبیق کے نومسلم وزیر خارجہ کے مشیر نے بھی اسلام قبول کرلیا

تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کی کوششوں سے حال ہی میں موزمبیق کے اسلام قبول کرنے والے وزیر خارجہ مارشل جن کا اسلامی نام اویس رضا رکھا گیا ہے ان کے مشیر نے بھی اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا ہے جبکہ وزیر خارجہ اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کی تعلیمات سیکھنے اور سنتوں کی تربیت حاصل کرنے کیلئے مدنی قافلہ میں سفر پر روانہ ہوگئے ہیں دعوتِ اسلامی کے ترجمان حاجی محمد علی عطاری کے اعلامیہ کے مطابق موزمبیق کے وزیر اور ان کے مشیر کے اسلام قبول کرنے کے بعد وہاں کی حکومت مبلغین پر دباؤ ڈال رہی ہے کہ نیکی کی دعوت کے مدنی کام کو ختم یا کم کردیا جائے۔ اس کیلئے مختلف حربے استعمال کئے جارہے ہیں۔ قرآن وسنت کی غیر سیاسی عالمی تحریک ہے۔ جس کا پیغام الحمدللہ عزوجل اس وقت دنیا کے ۵۵ سے زائد ممالک میں پھیل چکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی پالیسیوں میں یہ بات شامل ہے کہ دعوت اسلامی کسی بھی ملک کے داخلی اور خارجی معاملات میں کسی بھی قسم کی مداخلت کئے بغیر نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے سرگرم عمل رہتی ہے اور ہر اس اقدام اور منفی سرگرمی سے گریز کرتی ہے جس سے کسی بھی ملک میں بے چینی اور انتشار کی کیفیت پیدا ہو دعوتِ اسلامی کا شاندار ماضی اس کا عملی ثبوت ہے ترجمان نے کہا کہ انشاء اللہ دنیا بھر میں موجودہ حکومتوں کے ارباب حل وعقد کو چاہئے کہ اس نیکی کی دعوت کے اصلاحی پیغام کو عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کے ساتھ تعاون کریں۔

ماہنامہ ''تحفظ'' کراچی، جنوری ۲۰۰۵ صفحہ نمبر ۲۱

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے وکلاء آپ کے مشن کی اشاعت و ترویج کے لیے شب و روز کوشاں ہیں۔ خدا کرے یہ سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو حاسد کی نظرِ بد سے بچائے۔ (آمین)